بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امابعد اضعف العباد الملتجی بحرم ربہ الہادی **محمد عبدالحق** ابن مولانا المولوی الشیخ شاہ محمد الشیخ یار محمد الہ آبادی عاملہم اللہ بفضلہ العمیم تلمیذ مولانا العلامہ واکبر الفہامہ المرحوم ابی البرکات رکن الدین المدعو تراب علی تغمد اللہ بغفرانہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ۔ بخدمت برادران مومنین از راہ خیر خواہی کے عرض کرتا ہی کہ بعضے لوگ میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے نہایت ہی چڑھتے ہیں اور اسکو برا سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ لفظ میلاد نبی نہ کہنا چاہئے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ اس ذکر کو خاص کرنا بیان میں نہ چاہئے۔ سو جاننا چاہئے کہ یہ انکا چڑھنا اور برا سمجھنا اسکو نہایت ہی برا ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔ اور یہ کہنا کہ لفظ میلاد نبی نہ کہنا چاہئے اور یہ کہنا کہ اس ذکر میلاد شریف کو خاص کرنا بیان میں نہ چاہئے صحیح نہیں ہی۔ محض غلط ہی جامع ترمذی جو صحاح ستہ میں سے ہی اُسمیں ایک باب خاص اسی ذکر میں ہی اسطرح پر باب ما جاء فی میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم سو اسمیں دیکھئے کہ لفظ میلاد النبی ذکر ہی اگر یہ لفظ کہنا منع ہوتا تو ہرگز وہ اسکو ذکر نفرماتے۔ اور اسمیں دیکھئے کہ بیان ذکر میلاد شریف کو خاص ایک باب میں نام لیکے ذکر فرمایا ہی اگر یہ ناجائز ہوتا تو وہ اسطرح ہرگز نہ کرتے جامع ترمذی میں اس باب میں بیان ہی کہ قیس بن مخرمہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کا ذکر بیان فرمایا ہی اسطرح ولدت انا ورسول اللہ [illegible] علیہ وسلم عام الفیل
اورحضرت عثمان رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے قباث ابن اشیم صحابی [illegible] تعالیٰ عنہ سے پوچھا
کہ انت اکبرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو انھوں نے کہا [illegible] صلی اللہ علیہ
وسلم اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد اور جانتا چاہیئے کہ لوگ [illegible] صلے اللہ
علیہ وسلم کے نام سے نہایت ہی جلتے ہیں اور اسکو بہت ہی برا سمجھتے ہیں کہ [illegible]
یہ کہنا چاہیئے سو یہ جلنا انکا اور یہ فہم اسمجھنا انکا نہایت ہی برا ہے نعوذ باللہ [illegible]
کہنا انکا صحیح نہیں ہی. ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے روایت کی
حضرت امام ابی جعفر صادق بن محمد بن علی رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اُنھوں نے فرمایا
کان قدوم اصحاب الفیل للنصف من المحرم فبین الفیل وبین مولد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خمس وخمسون لیلۃ سواس روایت میں موجود ہی کہ حضرت امام ابی جعفر
صادق رضے اللہ عنہ نے وقت بیان مولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مولد رسول کا
[illegible] اگر یہ کہنا منع ہوتا تو آپ اُنکو وقت بیان مولد شریف کے ہرگز نہ فرماتے۔
جاننا چاہیئے کہ بعضے لوگوں میں بیان مولد شریف میں نزاع ورد وکد واقع ہی اور
کلمات ناشائستہ اُنسے سنے گئے ہیں کہ اُنکو کیا یہاں ذکر کریں. نعوذ باللہ منہ اور یہ بھی
سنا گیا ہی کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اسکے بیان سے کیا فائدہ ہی ہم تو ایک دفعہ پیدا
ہو چکے ہیں ہمارے اختیار میں تو اسطرح پیدا ہونا نہیں ہی اگر کوئی دوسرا بیان آپکے
حال شریف کا ہوگا تو ہم اسطرح اُسپر عمل کرینگے. مثلاً حال کھانے پینے سونے وغیرہ کا
اور یہ بھی سنا ہی کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بھلا آپنے بھی کبھی اپنا حال مولد شریف کا اور
حال اپنے پیدائش مبارک کا بیان فرمایا ہی یا آپ نے کبھی حال پیدائش کسی نبی کا انبیا
علیہ الصلوۃ والسلام میں سے بیان فرمایا ہو کہ تم لوگ اسکو خلاف آپکے بیان کرتے ہو
یا کسی خلیفہ نے خلفائے راشدین میں سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا اور کسی بقیہ صحابہ میں سے

یا تابعین یا تبع تابعین سے حال مولد شریف کا اور آپکے پیدایش مبارک کا بیان کیا ہو
اور جب قرون ثلثہ میں پایا نہ گیا تو یہ بیان کرنا بدعت سیئہ ہو۔ اور بعضوں سے سنا
گیا ہو کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ بیان مولد شریف تو مستحسن ہو بلکہ مستحب ہو مگر اسکا بیان تنہا
پڑھ لیوے لوگوں میں نہ پڑھے اور اس بیان شریف کو تکرار نہ کرے اس بیان مولد
شریف کو اگر بہ تکرار پڑھیگا تو منع اور بدعت سیئہ ہو جاییگا اور اس بیان مولد شریف کو
شعروں میں بھی نہ پڑھے اور چوکی و منبر پر بھی نہ پڑھے ورنہ بدعت سیئہ ہو جاییگا سو جاننا
چاہیے کہ یہ جو وہ کہتے ہیں تو وہ اسطرح نہیں ہو۔ کیونکہ وارد ہو عند ذکر اولیاء اللہ
تنزل الرحمۃ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہو تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کے وقت بطریق اولیٰ نزول رحمت الٰہی ہوے ہو
چنانچہ بہ تصریح وارد ہو کہ آپکے اس ذکر کرنیوالوں میں سے دروازے لکھوے جاتے
ہیں اور تمام ملائکہ اُنکے واسطے استغفار کرتے ہیں اور نجات عذاب دنیا و آخرت سے
اُنکے واسطے ہوتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اُنکے واسطے
ہوتی ہو تو اس بیان مولد شریف میں بڑا فائدہ ہو۔ رزقنا اللہ سبحانہٗ تعالیٰ
اور بروایات احادیث صحیحہ سے ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
خود اپنا حال ولادت باسعادت اپنے آپ یا بہ سبب مذمت و برائی بیان کرنے
منکرین کے یا بخواہش و درخواست کسی کے صحابہ کرام رضے اللہ تعالیٰ عنہم میں سے
بکرات و مرات بیان فرمایا ہو اور یہ بھی بروایات صحیحہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حال پیدائش انبیا علیہم الصلوٰۃ والسّلام کا کبھی اپنے حال پیدائش کیساتھ
بیان فرمایا ہو اور کبھی آپنے حال پیدائش کسی نبی کا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسّلام میں سے
علیحدہ بھی بیان فرمایا ہو۔ اور اسیطرح صحابہ اور تابعین میں سے بھی رضی اللہ
تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی ا[illegible]

اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کیساتھ بھی بیان فرمایا ہی اور صحابۂ
کرام رضے اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی آپ کی مدح کرنیکے واسطے آپسے اجازت واذن لیکے
آپکے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعروں میں بیان کیا ہی۔ اور آپنے اُنکے حق میں
وقت طلب اذن کے اذن دیکر دعا فرمائی ہی۔ کہ قل لا یفضض اللہ فاک یعنی مدح بیان کرو
نہ توڑے اللہ تمھارے منھ کو مراد اس سے دعا اُنکے واسطے ہی واسطے حفاظت اُنکے منھ کے
کل خلل سے۔ نہ فقط دانتوں کے گرنیسے اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسکا
بیان کرنا ثابت ہی۔ اور غیر سے امر اسکو کرکے اس بیان شریف کو لوگوں کے سامنے سناہی
اور بقیہ عشرہ مبشرہ اور بعض بقیہ صحابہ اور صحابیات وامہات المومنین وغیرہا سے۔ اور
تابعین اور تبع تابعین میں سے بھی بروایات صحیحہ اسکا بیان کرنا ثابت ہی۔ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین۔ اور شعروں میں بھی اس بیان شریف کو آپکے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین
میں سے پڑھا ہی کھڑے ہوکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منبر پر کھڑے ہوکر
اپنا نسب شریف اور حال پیدائش مبارک بیان فرمایا ہی۔ چنانچہ بیان اسکا بہ تفصیل
احادیث صحیحہ سے کتب معتبرہ سے عنقریب کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ سو یہ بیان مولد
شریف ہرگز منع اور بدعت سیئہ نہیں ہی۔ اور بعضے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم بیان مولد شریف
کا انکار نہیں کرتے ہیں ہم تو اُسکو مستحسن بلکہ مستحب کہتے ہیں مگر اسکا بیان بطور روایت
کرے جسطرح کتب احادیث شریفہ میں بطور روایت ہی اور بغیر روایت کے طور پر علیحدہ
یہ بیان نہ کرے کیونکہ اسطرح بیان درست نہیں ہی سو جاننا چاہئے کہ یہ کہنا اُنکا صحیح نہیں
ہی دونوں طور سے حالات ولادت باکرامت کا بیان کرنا کتب احادیث شریفہ سے ثابت ہی
چاہے بطور روایت چاہے بطور احادیث شریفہ کے بیان کرے اور یا چاہے احوال شریف
ولادت باکرامت کو علیحدہ جو کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہوئے ہیں اُنکو بغیر اسناد کے بیان
کئے بیان کرے چنانچہ صحابہ اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے بھی کبھی

بے اسناد ذکر کئے حالات ولادت باسعادت کو علیحدہ بھی بیان فرمایا ہی جیسا کہ اُسکا حال روایات
صحیحہ سے جو کہ ذکر کیجاینگی معلوم ہو جایگا انشاء اللہ تعالی آور جاننا چاہیے کہ بعضے لوگ
عمل مولد شریف کو جو کہ مروج ہی کہ جسکا بیان عنقریب ہوگا جبکہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ
سے ہو اور اسمیں تعین و تخصیص روز بھی نہو بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ سو یہ بھی اسطرح نہیں ہی
بلکہ یہ بدعت حسنہ ہی۔ بلکہ بعضے اکابر علمانے فضائل و معجزات کے ذکر کو خصوصاً وقت
ظہور فساد و ضعف اعتقاد کے اور پھیلانے منکرین کے مطاعن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوپر اور عوام کے ذہنوں میں شبہے و شکوک ڈالتے وقت واجب علی الکفایہ
فرمایا ہی بلکہ بعضے اکابر علمانے یہ فرمایا ہی کہ اگر مسلمان دین کے دشمنوں کا حال بدیدہ حمیت
اسلامی ملاحظہ فرماویں خصوصاً اس زمانے میں تو ہر جگہہ وہ نشر و فضائل اپنے پیغمبر کا اپنے
دین کی ترویج کے واسطے اور لوگوں کو ترغیب دینے کیواسطے کرتے ہیں تو انعقاد مجلس
مولد شریف کہ موجب نشر و فضائل و معجزات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات ہی
ربیع الاول میں بلکہ ہر مہینہ میں لازم و واجب جانیں چنانچہ بیان اسکا بھی بتصریح ہوگا
انشاء اللہ تعالی۔ آور بعضے لوگ اس عمل مولد شریف کو جو ہر برس اُسدن میں ہو کہ جو
دن ولادت باسعادت ہی اور وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو بدعت سیئہ کہتے
ہیں۔ سو یہ بھی اسطرح نہیں ہی۔ بلکہ یہ بھی بدعت حسنہ ہی۔ اس تعین کی اصل بھی شرع
شریف سے ثابت ہی۔ اسکا بیان بھی اور جو اسپر لوگوں کا اعتراض ہی اسکا بیان بھی اور اسکا
جواب بھی بہ تفصیل بیان ہوگا۔ اور جاننا چاہیے کہ اگر عمل مولد شریف بہ تعین و تخصیص
روز ہو یا بلا تعین و تخصیص روز ہو مگر اسمیں ادخال محرمات و منکرات ہو تو تمام اکابر علما
محققین متفق ہیں اس بات پر کہ انعقاد مجلس مولود شریف با دخال محرمات و منکرات شرعیہ
ناجائز ہی۔ اسطرح کی مجلس کرنے کو وہ بھی نہیں تجویز فرماتے ہیں۔ بلکہ اسطرح کی مجلس کرنے کو
منع فرماتے ہیں سو اسمیں تمام علما محققین متفق ہیں۔ نزاع و اختلاف اسمیں کسی کو نہیں ہی

باقی رہی یہ بات کہ بعضے علما اسطرح کی مجلس مولود شریف کی صورت اجماعیہ میں نفس مولود شریف کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام کہتے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اصل مولود شریف ہی سے منع کرنا بہت لائق ہی کیونکہ مفاسد حاصل ہوتے ہیں اور جو اکابر علما محققین ہیں وہ اُسکی رد میں یہ فرماتے ہیں کہ تحریم تو اسمیں آئی ہی حرام چیزوں کی جہت سے کہ وہ اسمیں داخل کیگئی ہیں نہ باعتبار اجتماع کیواسطے اظہار شعار مولد شریف کے اگر مثل ایسے امور کے واقع ہوا اجتماع میں نماز جمعہ کیواسطے مثلاً وہ البتہ ہوگا قبیح برا۔ اور اس سے لازم نہیں آتا ہی حرمت اجتماع کی نماز جمعہ کیلئے جیسا کہ یہ ظاہر ہی اور ہمنے تو بیشک دیکھا ہی بعضے ان امور کو رمضان شریف کی راتوں میں نزدیک اجتماع لوگوں کے نماز تراویح کیواسطے کیا حرام ہو جایگا اجتماع بسبب ان امور کے وہ جو ملے ہیں اُسکے ساتھ۔ کلا یعنی ہرگز نہیں یوں بلکہ ہم کہتے ہیں اصل اجتماع نماز تراویح کے واسطے حسن ہی اور سنت ہے اور قربت ہو۔ اور جو بُرے امور ملائے گئے ہیں اُسمیں وہ قبیح ہیں بُرے ہیں۔ اسیطرح ہم کہتے ہیں کہ اصل اجتماع واسطے اظہار شعار مولد شریف کے مندوب ہی اور قربت ہی اور امور قبیحہ جو ملائے گئے ہیں اُسکی طرف وہ بُرے ہیں ممنوع ہیں۔ اِن امور کو بُرا سمجھنا چاہئے اور وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ مولد النبی میں تعظیم مضاف کی ہی۔ صلے اللہ علیہ وسلم مانند بیت اللہ زاد اللہ مجدہ تعالیٰ تعظیماً و تشریفاً۔ یعنی جب کسی چیز کی نسبت بڑے کیطرف کرتے ہیں یعنی جب کسی چیز کا علاقہ بڑی چیز سے لگاتے ہیں تب اُس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہی۔ جیسے مولد نبی کا اور آپکا موے مبارک اور نعلین شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام میں گھر کی تعظیم اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہی اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہی جب کسی چیز کی نسبت چھوٹے اور حقیر اور ذلیل چیز کیطرف کرتے ہیں جیسے ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا۔ تو مولد کی حقارت کرنا درست نہوگا۔ یہ لفظ کہکے کہ مولود بدعت مذمومہ ہی یا گمراہی یا حرام ہی یا مکروہ ہی یہ کہنا بھی درست نہوگا کہ یہ رسالہ مولد کے

باطل کرنیکے واسطے ہو عمل مولد شریف جوکہ مستحسن ہو اُسکو ہم بدعت سیئہ و بدعت ضلالت
وحرام ومکروہ اور ممنوع ہرگز نہیں کہتے ہیں بلکہ جو کوئی اُسمیں محرمات وممنوعات شرعیہ
کرے اُسے منع کرتے ہیں اور اُس محرمات وممنوعات شرعیہ کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت
وحرام ومکروہ وممنوع البتہ کہتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اُنکو مجلس مولود شریف میں نکرنا
چاہیئے۔ اور پاک وصاف اس مجلس شریف کو اُنسے رکھنا چاہیئے۔ اور بدعات عوام نے
نکالے ہیں یعنی اور اسباب محرمہ ومنکرات سے اُسکو اس سے خالی رکھنا چاہیئے تاکہ
باعث حرمان طریقہ اتباع سے نہو چنانچہ ان سب کا بیان بھی بسند کتب معتبرہ کیا جائیگا
انشاء اللہ تعالی۔ اور جاننا چاہیئے کہ یہ جو بعضے لوگ کہتے ہیں کہ عمل مولود شریف
منع ہو اسواسطے کہ تعین اسمیں کسی وقت کا دن ہو یا رات کو لوگ کرتے ہیں اور تعیین
اپنی طرف سے کرنا منع ہو اور بے تعیین ہرگز مولود شریف ہوتا نہیں ہو۔ اسی واسطے یہ بدعت
سیئہ ہو۔ سو یہ اسطرح نہیں ہو بلکہ تعیین وہ ممنوع وباطل ہو کہ جسمیں یہ لحاظ ہو کہ فلانے روز
معین بجالانا اسکا درست ہو اور اسکے سوا ناجائز ہو کیونکہ اس صورت میں تشریع شرع
جدید اور تغییر حدود اللہ ہو۔ اور اگر تعیین بغیر اس لحاظ کے ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہو
جیساکہ تذکیر وموعظت واسطے نفع وہدایت لوگوں کے جمیع وقتوں میں ہو کرد مستحب ہے
اور تعیین کرنا کسی روز کا روزوں میں سے اور تاریخ کا تاریخوں سے اسکے واسطے ہو جیسا
کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے پنجشنبہ کا روز واسطے موعظت کے مقرر
فرمایا تھا۔ صحیح بخاری میں ہو عن ابی وائل کان عبد اللہ یذکر الناس فی کل خمیس
انتہی اس بیان کو خوب تفصیل سے جناب حضرت مولانا واستاذنا ابو البرکات رکن الدین
المدعو تراب علی قدس سرہ نے رسالہ ہدایۃ النجدین فی مسائل العیدین میں رقیم فرمایا ہو جو
چاہے اسمیں ملاحظہ فرمائے۔ اور جاننا چاہیئے کہ جو لوگ قیام وقت ذکر ولادت
باسعادت کے کرتے ہیں اور اُنکو بعضے لوگ مشرکین میں شمار کرتے ہیں اور قیام کو شرک

کہتے ہیں اور حرام اور بدعت سیئہ سو یہ اسطرح نہیں ہی قیام تعظیماً وقت ذکر ولادت با
سعادت کے علما محدثین محققین نے مستحسن فرمایا ہی اور بدعت حسنہ چنانچہ اسکا بیان بھی
تفصیل سے ہوگا۔ سو اب بحولہ و قوتہ بیان امور مذکورہ شروع کرتا ہی اور اس رسالہ کو آٹھ
باب پر مرتب کرتا ہی۔ **پہلا باب** بیان میں اسکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا
حال ولادت باکرامت اپنے آپ یا بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش
و درخواست کسی کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بکرات و مرات بیان فرمایا ہی اور اس
باب میں سات فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں بیان ہی اُن احادیث صحیحہ کا کہ جسمیں ذکر ہی کہ آپنے
اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہی اور اسمیں مذمت و برائی منکرین کا ذکر نہیں ہی اور کسیکی
درخواست کا بھی اُسمیں ذکر نہیں ہی۔ **دوسری فصل** مین بیان ہی اُن روایات صیحہ کا
کہ جسمیں ذکر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کے اپنا نسب شریف اور
پیدائش کا حال بیان فرمایا ہی بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر
اس سبب کے بھی **تیسری فصل** میں بیان ہی اُن احادیث شریفہ کا کہ جسمیں ذکر ہی کہ کسیکی
درخواست کرنے سے آپنے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہی۔ **چوتھی فصل** اس
بیان میں ہی کہ کبھی آپنے اپنے حال پیدائش مبارک کیساتھ حال پیدائش انبیا علیہم
الصلوٰۃ والسلام کا بھی بیان فرمایا ہی۔ **پانچویں فصل** اس بیان میں ہی کہ کبھی آپنے حال
پیدائش کسی انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہی اور اسی طرح
صحابہ اور تابعین میں سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام میں سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہی۔ **چھٹی فصل** اس بیان میں ہی کہ کبھی آپنے اپنے
حال پیدائش مبارک کیساتھ حال پیدائش خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی بیان فرمایا
ہی اور کبھی اپنے حال پیدائش مبارک کیساتھ حال پیدائش بعض ہی خلیفہ کا بیان فرمایا
ہی **ساتویں فصل** اس بیان میں ہی کہ کبھی آپنے حال پیدائش خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اجمعین کا علیحدہ بھی بیان فرمایا ہی اور اس بیان میں ہی کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
میں بھی خلفاء راشدین کی پیدائش کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش مبارک
کیساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہی۔ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین **دوسرا باب**
اس بیان میں ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے کسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو بیان فرمایا ہی اور اس باب میں تین فصل
ہیں۔ **پہلی فصل** اس بیان میں ہی کہ بعض صحابہ کرام رضے اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت و اذن لیکے مدح بیان کرنیکا آپکے سامنے اس حال ولادت
باسعادت کو شعروں میں بیان کیا ہی اور آپنے انکے حق میں وقت طلب اذن کے اذن
فرماکے دعا فرمائی ہی قل لا یفضض اللہ فاك مدح بیان کرو نہ توڑے اللہ تمھارے منھ کو مراد
اس سے دعا انکے واسطے ہی واسطے حفاظت انکے منھ کے کل خلل سے نہ فقط دانتو نکے گرنے سے
دوسری فصل اس بیان میں ہی کہ آپنے خود بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مدح و مکارم
بیان کرنیکو فرمایا ہی اور اُنھوں نے اُس مدح شریف میں ولادت باسعادت کا بھی ذکر
فرمایا ہی شعروں میں کھڑے ہوکے اور اس بیان میں ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے منبر رکھنے کے واسطے فرماتے مسجد میں وہ اُسپر
خوب کھڑے ہوکر آپکی مدح اور مشرکوں کی ہجو بیان فرماتے تھے **تیسری فصل** میں
بیان ہی اسکا کہ آپکے سامنے آپکی مدح بغیر طلب اذن اور بغیر آپکے فرمائے شعروں میں عورتوں
نے اور لڑکوں نے اور لونڈیوں نے بیان کیا ہی اور آپنے اُنکو منع نہیں فرمایا ہی اور اسکا
بیان ہی کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا نے آپکی مدح میں آپکے سامنے اشعار
پڑھے اور آپنے اُنکو دعا فرمائی کہ جزاك اللہ یا عائشۃ خیرا اور یہ فرمایا کہ فما ذکرنی سرورت
کسروری بکلامك یعنی پس میں نہیں یاد رکھتا ہوں کہ میں خوش کیا گیا اور مسرور ہوا ہوں
مثل اپنی خوشی و سرور کے تمھارے کلام کیساتھ۔ **تیسرا باب** اس بیان میں ہی

کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضے اللہ تعالیٰ عنہم اُن سے بھی اسکا بیان کرنا
ثابت ہے اور غیرے بھی امر اسکو کرکے اس بیان شریف کو سنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ سے
بھی رضے اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور اس باب میں دس فصلیں ہیں ع
بعدہٗ عشرہ مبشرہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین - **پہلی فصل** میں ہے بیان حضرت ابوبکر صدیق
رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **دوسری فصل** میں ہے بیان حضرت عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **تیسری
فصل** میں ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا. **چوتھی فصل** میں ہے بیان حضرت
علی رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **پانچویں فصل** میں بیان حضرت طلحہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **چھٹی
فصل** میں بیان ہے حضرت زبیر رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **ساتویں فصل** میں بیان ہے حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **آٹھویں فصل** میں ہے بیان حضرت سعد بن ابی
وقاص رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **نویں فصل** میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضے اللہ تعالیٰ
عنہ کا **دسویں فصل** میں بیان ہے حضرت ابو عبیدۃ بن الجراح رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

چوتھا باب بیان میں ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اس باب میں ہے بقیہ صحابہ
اور صحابیات ام المومنین وغیرہا رضے اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مگر بنظر اختصار ذکر بعض
صحابہ اور بعض صحابیات رضے اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر اکتفا کرتا ہوں اور اس بیان میں
بتیس فصلیں ہیں - **پہلی فصل** میں بیان ہے حضرت عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **دوسری
فصل** میں ہے بیان حضرت عبداللہ ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا **تیسری فصل** میں
ہے بیان حضرت عبداللہ بن مسعود رضے اللہ تعالیٰ عنہما کا **چوتھی فصل** میں ہے بیان حضرت
عبداللہ ابن عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہما کا **پانچویں فصل** میں بیان ہے حضرت عبداللہ بن
عمرو بن العاص رضے اللہ تعالیٰ عنہما کا **چھٹی فصل** میں ہے بیان حضرت حسان بن ثابت
رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا. **ساتویں فصل** میں ہے بیان حضرت عثمان بن ابی العاص رضے
اللہ تعالیٰ عنہ کا **آٹھویں فصل** میں ہے بیان حضرت زیاد بن لبید رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا

نویں فصل میں بیان ہے حضرت بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دسویں فصل میں ہے
بیان حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گیارہویں فصل میں ہے بیان حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارہویں فصل میں ہے بیان حضرت عرباض بن ساریہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کا تیرہویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چودہویں
فصل میں ہے بیان حضرت ابوجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پندرہویں فصل میں ہے بیان حضرت
سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سولھویں فصل میں ہے بیان حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا سترہویں فصل میں ہے بیان حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اٹھارہویں
فصل میں ہے بیان حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انیسویں فصل میں ہے
بیان حضرت ابومریم غسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوصخر عقیلی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اکیسویں فصل میں ہے بیان حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
بائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیئسویں
فصل میں ہے بیان حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چوبیسویں فصل میں
ہے بیان حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پچیسویں فصل میں ہے بیان حضرت
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چھبیسویں فصل میں ہے بیان حضرت خویصہ بن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا ستائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
اٹھائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتیسویں
فصل میں ہے بیان حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تیسویں فصل میں ہے بیان
حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اکتیسویں فصل میں ہے بیان حضرت
فاطمہ بنت عبداللہ الثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بتیسویں فصل میں ہے بیان حضرت حلیمہ سعدیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔ **پانچواں باب** بیان میں ہے اُن روایات صحیحہ کے جو کہ
اس باب میں ہیں تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مگر بنظر اختصار ذکر بعض تابعین رضی

اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہوں اور اس باب میں اکیس فصلیں ہیں پہلی فصل
میں ہے بیان حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسری فصل میں ہے بیان حضرت
سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیسری فصل میں ہے بیان حضرت امام علی بن الحسین رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت امام ابو جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
پانچویں فصل میں ہے بیان حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت
مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ ساتویں فصل میں ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
آٹھویں فصل میں ہے بیان حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نویں فصل میں ہے
بیان حضرت ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
دسویں فصل میں ہے بیان حضرت اسحٰق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گیارہویں فصل
میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن القبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارہویں فصل میں بیان ہے
حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیرہویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو العجفاءؒ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چودہویں فصل میں ہے بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا پندرہویں فصل میں ہے بیان حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سولہویں
فصل میں ہے بیان حضرت ابو یزید المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سترہویں فصل میں ہے بیان
حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اٹھارہویں فصل میں ہے بیان حضرت عطاء بن
یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انیسویں فصل میں ہے بیان حضرت داؤد بن ابی ہند رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا بیسویں فصل میں ہے بیان حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ عنہ کا اکیسویں
فصل میں ہے بیان حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چھٹا باب بیان میں ہے روایات
صحیحہ کے جو کہ اس باب میں مروی ہیں تبع تابعین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مگر بنظر اختصار
ذکر بعض تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہوں اور اس باب میں
چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوسری فصل میں ہی بیان حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیسری فصل میں
ہی بیان حضرت موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چوتھی فصل میں بیان ہی حضرت وہب
بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا. ساتواں باب. بیان میں ہی حقیقت عمل مولد شریف
مروج کے اور اس باب میں بھی چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں بیان ہی حقیقت عمل مولد شریف
اور حکم عمل مولد شریف مروج کا جو خالی ہو محرمات اور منکرات شرعیہ سے اور بلا تعین و تخصیص دن کے ہو دوسری
فصل میں ہی بیان حکم مولد شریف کا جو کہ ہر برس اُس دن میں ہو جو کہ موافق دن ولادت
باکرامت کے ہو اور خالی ہو بدعات اور منکرات شرعیہ سے تیسری فصل میں بیان ہی
اصول تعین اور اسمیں بیان ہی اُن اعتراضات کا جو کہ لوگوں نے اسپر کئے ہیں اور
بیان اُسکے جوابات صحیحہ کا چوتھی فصل میں بیان ہی حکم عمل مولود شریف کا جو کہ بتعیین و
تخصیص یا بلا تعیین و تخصیص ہو اور اُسمیں ادخال محرمات و منکرات شرعیہ ہو آٹھواں
باب بیان میں ہی قیام کے وقت ذکر ولادت باکرامت کے اور اس رسالہ کا نام الدر
المنتظم فی بیان حکم عمل مولد النبی الاعظم رکھا خدائے غفور الرحیم قبول فرماوے اور جو اسکو
پڑھے سنے دیکھے لکھے اور اسکو رواج دے اُسکو بخشدے اور جو اسکے لکھنے کے باعث ہوے
ہیں جزائے خیر اُنکو عطا فرماوے اور سبکو بلا حساب و عتاب و عذاب جنت الفردوس میں داخل
فرماوے اور مرافقت اپنے رسول حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عنایت فرماوے۔ بمنہ وکرمہ

پہلا باب

بیان میں ہی اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت باکرامت اپنے آپ بایں سبب اظہار
و برائی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش و درخواست کسی کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
میں سے بکرات و مرات بیان فرمایا ہی اور اس باب میں سات فصلیں ہیں۔
پہلی فصل میں بیان ہی اُن احادیث صحیحہ کا کہ جسمیں ذکر ہو کہ آپنے اپنی ولادت باسعادت کا

ذکر فرمایا ہی اور اسمیں مذمت وبرائی منکرین کا ذکر نہیں ہی اور کسی کی درخواست کا بھی کچھ
ذکر نہیں ہی۔ اخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال بعثت من خیر قرون بنی ادم
قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ ترجمہ امام بخاری نے تخریج کی ہی ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہا ابوہریرہؓ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پیدائش
آدم کے بہترین زمانوں میں ہوئی ہی اور ہر زمانہ کی فضیلت حضرت کے وجود سے لیکر وقتاً
فوقتاً علی سبیل الترقی چلی آئی ہی یہانتک کہ جس زمانہ میں میری پیدائش ہوئی وہ زمانہ
سب سے افضل تھا بلکہ حضرتؐ کے پیدائش کا وقت تمام ازل اور ابد کے اوقات میں
افضل ہی کیونکہ آپ محبوب کردگار باعث ایجاد کائنات رحمۃ للعالمین خاتم النبیین ہیں
چونکہ حکم الٰہی میں وہ وقت آنحضرتؐ مجموعہ فضائل کے ظہور دنیوی کا مقرر ہو چکا تھا
اس انتساب سے اُسکو فضیلت حاصل ہو گئی ورنہ اُسوقت میں باعتبار اُسکی ذات کے کچھ
فضیلت نہ تھی اور اسی لئے کہ کوئی شاید گمان کر جاوے کہ حضرتؐ کو اُس روز ظہور کے سبب
فضل حاصل ہوا آپکو کسی ایسے روز میں پیدا نفرمایا جو لوگوں کے نزدیک مکرم گنا جاتا ہو۔
واخرج مسلم عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفے
من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفے من ولد اسمعیل بنی کنانۃ واصطفے من بنی کنانۃ قریشا
واصطفے من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم وکذا اخرجہ الترمذی وقال
ہذا حدیث حسن صحیح ترجمہ اور تخریج کی ہی امام مسلم نے واثلہ ابن الاسقع سے کہا واثلہ نے
فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اولاد میں سے اسمعیل کو برگزیدہ فرمایا اور اسمعیل
کی اولاد میں سے اولاد کنانہ کو اور اولاد کنانہ سے قریش کو اور قریش سے اولاد ہاشم کو
اور اولاد ہاشم سے مجھکو برگزیدہ فرمایا اور ایسے ہی امام ترمذی نے تخریج کی ہی اور اس حدیث کو
حسن صحیح کہا ہی۔ واخرج البیہقی والطبرانی وابو نعیم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق واختار بنی ادم واختار من بنی ادم العرب

واختار من العرب مضر واختار من المضر قریشا واختار من قریش بنی ہاشم واختارنی
من بنی ہاشم فانا من خیار الی خیار ترجمہ اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے عبد اللہ
بن عمر سے تخریج کی ہو کہ فرمایا رسول اللہ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام خلقت کو پیدا فرما کر
انھیں سے اولاد آدم کو پسند فرمایا اور اولاد آدم سے عرب کو اور عرب سے قبیلہ مضر کو اور
مضر سے قریش کو اور قریش سے اولاد ہاشم کو اور اولاد ہاشم سے مجھکو سو میں نسلا بعد
نسل تمام خلقت سے بہتر ہوں۔ **واخرج** ابن سعد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیر العرب مضر وخیر مضر بنو عبد مناف وخیر بنی عبد مناف
بنو ہاشم وخیر بنی ہاشم بنو عبد المطلب واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم
الا کنت فی خیرہما ترجمہ تخریج کی ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول
خدا نے کہ بہترین عرب کا قبیلہ مضر ہو اور مضر سے قبیلہ عبد مناف کا اور عبد مناف سے
قبیلہ ہاشم کا اور قبیلہ ہاشم سے گھرانا عبد المطلب کا بہتر ہو اور جس جگہ اللہ تعالیٰ نے
نسب کی شاخیں جدی کیں مجھکو اول شاخ میں رکھا ہو۔ **واخرج** ابن عمر العدنی
فی مسندہ عن ابن عباس ان قریشا کانت نورا من بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق
آدم بالفی عام یسبح ذلک النور ویسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور
فی صلبہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاہبطنی اللہ الی الارض فی صلب آدم وجعلنی
فی صلب نوح وقذفنی فی صلب ابرہیم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ والارحام
الطاہرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط ترجمہ اور تخریج کی ابن عمر عدنی
نے اپنی سند میں ابن عباس سے کہ قریش قبل از پیدائش آدم دو ہزار برس پیشتر اللہ تعالیٰ
کے سامنے ایک نور تھا اور اللہ جل شانہ کی تسبیح کیا کرتا تھا فرشتے بھی وہی تسبیح کرنے لگے
پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کرکے وہ نور انکی پشت میں رکھا زمین پر اتار کر درجہ
بدرجہ نوح کی پشت میں پہونچایا اسی طرح پشت در پشت نقل کرکے ابراہیم کی پشت میں رکھا

الحاصل اللہ تعالی مجھکو بزرگ پشتوں سے پاک رحموں میں مدام منتقل فرماتا رہا حتی کہ مجھکو میرے والدین سے
پیدا کیا اور اُنسے کبھی زنا و توع میں نہیں آیا۔ **وفی احکام ابن القطان** فیما ذکرہ ابن
مرزوق عن علی بن الحسین (ابن علی بن ابی طالب الملقب بزین العابدین التابعی) عن ابیہ
عن جدہ (علی کرم اللہ وجہہ) ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کنت نورا بین یدی ربی
(ای فی غایۃ القرب المعنوی منہ) قبل خلق ادم باربعۃ عشر الف عام (قال ابن القطان یجتمع
من ھذا امع ما فی حدیث علی ان النور النبوی جسم قبل خلقہ باثنی عشر الف عام وزید
فیہ سائر قریش وانطق بالتسبیح) **ترجمہ** اور کتاب احکام ابن القطان میں ہی کہ ابن مرزوق نے
ذکر کیا علی تابعی بن الحسین (بن علی بن ابی طالب کہ جنکا لقب زین العابدین ہی) فقط علی جو تابعی ہیں
روایت کرتے ہیں اپنے باپ حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ علی کے دادا سے) جو علی کرم اللہ وجہہ
ہیں یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قبل از پیدائش آدم چودہ ہزار برس پیشتر
پروردگار کے سامنے نور تھا یعنی مجھکو ایک قسم کا قرب معنوی حاصل تھا ابن القطان نے کہا کہ جو یہ روایت
علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے ملائی جاوے تو یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ نور محمدی قبل از پیدائش آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس پیشتر جسم تھا اور اُسی نور سے قریش پیدا ہوے اور وہی نور تسبیح کہتا تھا
واخرج ابن سعد وابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خرجت من لدن ادم من نکاح غیر سفاح **ترجمہ** اور تخریج کی ہی ابن سعد نے اور ابن عساکر نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدم کے پشت سے لیکر اپنے
باپ کی پشت سے نکلنے تک نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ زنا سے **واخرج** الطبرانی عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما ولدنی من سفاح الجاھلیۃ شئی وما ولدنی
الا نکاح الاسلام ای نکاح کنکاحہ فی کونہ بعقد صحیح یبیح الوطاء وان لم یجمع شرائط
الاسلام الآن اذ المقصود نفی الفجور فشمل الزواج وغیرہ ودخل فیہ ام اسمعیل فانہا
کانت ملکا لابراھیم باتفاق المورخین وھبتہا سارۃ اور طبرانی نے ابن عباس سے تخریج
کی ہی کہ میری پیدائش زنائی جاہلیت سے فقط نہیں ہی بلکہ میری پیدائش شرعی نکاح سے ہی یعنی ایسے نکاح
سے ہی جو عقد صحیح کے ساتھ کہ جس سے صحبت جائز ہو جائے اگرچہ اسمیں اسلامی نکاح کے شرائط

تمام وکمال کیساتھ نہ پائی جائیں اس لئے کہ غرض اس عبارت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقوع زنا سے نسب میں ابتری ہو سو یہ شامل ہو نکاح اور غیر نکاح کو سو اس معنی پر حضرت اسمعیل کی والدہ حلال ہونیکے حکم میں داخل ہو گئیں کیونکہ وہ حضرت ابراہیم کے ملک میں سارہ کے طرف سے باعتبار ہبہ کے آئی تھیں چنانچہ اسی پر مورخین کا اتفاق ہے۔ **واخرج** ابن سعد وابن عساکر عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من نکاح غیر سفاح **ترجمہ** تخریج کی ابن سعد اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا زنا سے میری پیدائش نہیں **واخرج** ابن سعد وابن ابی شیبۃ فی المصنف عن محمد بن علی بن الحسین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم لم یصبنی من سفاح الجاھلیۃ شئ لم اخرج الا من طھرۃ **ترجمہ** تخریج کی ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالی عنہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ پیدا ہوا ہوں میں نکاح سے نہ زنا سے آدم کے زمانہ سے لیکر مجھکو کسی زمانہ میں بدفعلی جاہلیت کی نہیں لگی میری پیدائش ازبس پاکیزہ ہے۔ **واخرج** العدنی فی مسندہ والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم وابن عساکر عن علی ابن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولدنی ابی وامی لم یصبنی من سفاح الجاھلیۃ شئ **ترجمہ** اور تخریج کی عدنی نے اپنی سند میں اور طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے علی ابن ابی طالب سے کہ تحقیق فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ زنا سے حضرت آدمؑ کے وقت سے لیکر تا وقتیکہ میں اپنے ماں باپ سے پیدا ہوا نہیں پہونچا مجھکو زنا جاہلیت کا ذرا بھی۔ **واخرج** ابو نعیم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یلتق ابوای قط علی سفاح لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاھرۃ مصفی مھذبا لا یتشعب شعبتان الا کنت فی خیرھما **ترجمہ** تخریج کی ابو نعیم نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے ماں باپ سے کبھی زنا سرزد نہیں ہوا اللہ تعالی مجھکو ہمیشہ اصلاب بزرگ سے ارحام طاہرہ کیطرف نقل فرماتا رہا درانحالیکہ میں پاکیزہ اور صاف تھا اور نسب جسجگہ دو شاخہ ہوتا گیا اللہ تعالی نے مجھکو افضل شاخ میں رکھا وفی حدیث انس [illegible] ان اللہ

خلق الخلق بعث جبرئیل فقسم الناس قسمین فقسم العرب قسما وقسم العجم قسما وکان خیرة
اللہ من فی العرب ثم قسم العرب فقسم الیمن قسما وقسم مضر قسما وقریشا قسما وکانت خیرة اللہ
فی قریش ثم اخرجنی من خیر من انا منهم رواه الطبرانی وحسن العراقی اسناده ترجمہ
اور ابو ہریرہ سے مرفوعاً یہ حدیث ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا فرمایا حضرت جبرئیل کو زمین میں
بھیجا انھوں نے آدمیوں کی دو ٹکڑیاں کیں ایک عرب دوسری عجم ان میں سے اللہ تعالیٰ نے عرب کو
پسند فرمایا پھر عرب کے تین حصے کئے ایک یمن دوسرا قبیلہ مضر اور تیسرا قریش انمیں بھی اللہ تعالیٰ نے
قریش کو پسند فرمایا پھر ان لوگوں کو جنمیں سے مجھکو پیدا فرمایا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور عراقی نے
اسکی سند کو حسن کہا ہے - واخرج ابن عساکر عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما ولدنی بغی قط منذ خرجت من صلب ادم ولم تزل تنازعنی الامم کابرا عن کابر حتی
خرجت من افضل حیین من العرب هاشم وزهرة ترجمہ اور تخریج کی ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جنا مجھکو کبھی زانیہ نے جب سے نکلا میں آدم کی پشت سے
اور ہمیشہ پیدا ہوتا رہا میں بڑی سے بڑی قوم میں حتی کہ پیدا ہوا میں افضل دو قبیلوں عرب سے
کہ ہاشم اور زہرہ ہیں واخرج الطبرانی فی الاوسط عن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اختار خلقه فاختار منهم بنی ادم ثم اختار من بنی آدم العرب ثم اختار
من العرب فلم ازل خیارا من خیار الا من احب العرب فبحبی احبهم ومن ابغض العرب
فببغضی ابغضهم ترجمہ تخریج کی طبرانی نے اوسط میں عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے بنی آدم کو پسند فرمایا پھر بنی آدم سے عرب کو
پھر عرب سے مجھکو برگزیدہ فرمایا بس ہمیشہ رہا میں افضلوں سے افضل آگاہ ہو جو عرب کو دوست
رکھتا ہے سو میری محبت سے دوست رکھتا ہے اور جو عرب سے دشمنی رکھتا ہے تو وہ بسبب میری دشمنی کے
عرب سے دشمنی رکھتا ہے - وفی الدلائل لابی نعیم عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنها عنه صلی اللہ
علیہ وسلم عن جبرئیل قال قلبت مشارق الارض ومغاربها فلم ار رجلا افضل من محمد علیه
الصلوة والسلام ولم ار بنی اب افضل من بنی هاشم وکذا اخرجه الطبرانی فی الاوسط و
الامام احمد والبیهقی والدیلمی وابن لال وغیرهم قال الحافظ ابن الحجر العسقلانی لوائح الصبح

لائحۃ علی صفحات ھذا الملتن ترجمہ اور ابونعیم کے دلائل میں ہو کہ عائشہ رضے اللہ عنہا روایت
کرتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آنحضرت جبرئیل سے روائت فرماتے ہیں کہ جبرئیل نے
کہا کہ میں تمام زمین کو شرقاً غرباً دیکھ پھرا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا
اور نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے افضل پایا۔ ایسے ہی تخریج کی ہو اوسط میں طبرانی نے اور امام احمد نے
اور بیہقی اور دیلمی اور ابن لال وغیرہم نے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ اس روایت کے
صحیح ہونے کی دلیلیں خود بخود اسکے متن کے صفحات پر روشن ہیں۔ واخرج البیہقی عن عمر بن
الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اقترف (ای اتی وفعل)
آدم الخطیئۃ قال یارب اسئلك بحق محمد الا غفرت لی وفی نسخۃ لما بفتح اللام وشد المیم بمعنی
الا فقال اللہ تعالی یاادم وکیف عرفت محمدا ولم اخلقہ (ای جسدہ فلاینافی انہ خلق نورہ
صلے اللہ علیہ وسلم قبل جمیع الکائنات) قال یارب لانك لما خلقتنی بیدك (ای من غیر
واسطۃ کام واب) ونفخت فی من روحك رفعت راسی فرائت علی قوائم العرش مکتوبا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انك لاتضیف الی اسمك الا احب الخلق الیك
فقال اللہ تعالی صدقت یاادم انہ لاحب الخلق الیّ واذ سالتنی (تعلیلیۃ ای وفی بسؤالك
ایای) بحقہ قد غفرت لك ولولا محمد ماخلقتك رواہ الحاکم وصححہ وذکرہ الطبرانی
وزادفی اخرہ وھو اخر الانبیاء من ذریتك ترجمہ اور تخریج کی ہو بیہقی نے عمر بن الخطاب نے
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی کہا اے پروردگار
سوال کرتا ہوں میں تجھسے کہ بحق محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرا گناہ بخشدے فرمایا اللہ تعالی نے اے
آدم کیونکر جانا تونے محمد کو حالانکہ اُسکو میں نے ابھی پیدا نہیں کیا (یعنی اُسکے بدن کو پس یہ روایت
اُس روایت کے منافی نہیں کہ آپکے نور کو تمام کائنات سے پیشتر پیدا فرمایا تھا) کہا آدم نے جبکہ
تونے مجھکو پیدا کیا تھا اپنے ہاتھ سے (یعنی بلا واسطہ ماں باپکے) اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تھی
تو اُسوقت جو میں نے سر کو اوپر اُٹھایا تو میں نے دیکھا عرش کے پایہ پر لکھا ہوا لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ سو جان گیا میں کہ یہ شخص تجھکو سب سے پیارا ہو کیونکہ اسکا نام اپنے نام کے ساتھ تونے
ملایا ہو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے آدم تونے ٹھیک سوچا اور چونکہ تونے مغفرت کے لئے محمد کا

واسطہ دیا منے تجھکو بخشدیا اور محمد ہی کے باعث تیرا وجود ہوا ہی روایت کیا ہی اسکو حاکم نے اور تصحیح بھی کیا ہی اور طبرانی نے بھی اسکو ذکر کیا ہی مگر اُنسے یہ عبارت زیادہ بیان کی ہی کہ محمد تیری اولاد میں خاتم الانبیا ہی۔ واخرج ابن مردویہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح الفاء وقال انا انفسکم نسبا وصهرا (ای جہت الاباء و الامہات) وحسبا (ای شرفا) لیس فی ابائی من لدن ادم سفاح کلنا (ای انا وابائی) نکاح (ای ذو نکاح) ترجمہ اور تخریج کی ہی ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیہ لقد جاءکم رسول من انفسکم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفسکم کی فا کے زبر سے پڑھا اور فرمایا کہ میں سبے زیادہ تم میں سے نفیس ہوں نسب اور دامادی میں یعنی ماں باپ کیطرف سے اور بڑھکر ہوں حسب میں یعنی شرف میں کیونکہ نہیں ہوا ہی حضرت آدم سے لیکر میرے آبا واجداد سے زنا۔ ہم سب یعنی تمام آبا میرے نکاح کی پیدائش ہیں واخرج ابن سعد عن قتادة مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول الناس فی الخلق واخرہم فی البعث ترجمہ اور تخریج کی ابن سعد نے قتادہ سے مرسل کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں پیدائش میں سبے سابق ہوں اور مبعوث ہونے میں سبے پیچھے واخرج ابن لال عن قتادة عن الحسن عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول النبیین فی الخلق واخرہم فی البعث ترجمہ اور تخریج کی ابن لال نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں پیدائش میں سب انبیاؤں سے اول ہوں اور منادی احکام کرنے میں سبے پیچھے واخرج احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیہقی وابو نعیم عن العرباض بن ساریة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی عبد اللہ وخاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم عن ذلک انی دعوة ابی ابراہیم وبشارة عیسی ورؤیا امی التی رأت وکذلک امہات النبیین یرین وان ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأت حین وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام ترجمہ اور تخریج کی احمد اور بزار اور طبرانی نے اور حاکم اور بیہقی اور نعیم نے عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں عبد اللہ اور خاتم الانبیا ہوں اُسوقت سے کہ آدم ہنوز مٹی میں ملے ہوے تھے اور دیکھو میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور عیسی کی خوشخبری ہوں اور اپنے ماں کا خواب ہوں

اسیطرح اور انبیاء کی مائیں خواب دیکھا کیں اور میری ماں نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا کہ جس سے ملک شام کے محل نظر آنے لگے۔ واخرج ابن سعد من طریق ثور بن یزید عن ابی العجفاء عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال رأت امی حین وضعتنی سطع منہا نور اضاءت لہ قصور بصری اور تخریج کی ہو ابن سعد نے ثور بن یزید کے طریق سے اور انھوں نے ابو العجفاء سے اور انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری والدہ ماجدہ بوقت ولادت کیا دیکھتی ہیں کہ اُنسے ایک نور ایسا چمکا جس سے بصرے کے محل روشن ہوگئے۔ واخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم والخطیب وابن عساکر من طرق عن انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوأتی وصححہ الضیاء فی المختارۃ ترجمہ اور تخریج کی طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم اور خطیب اور ابن عساکر نے طرق متعددہ کے ساتھ انس رضے اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی کے نزدیک میں ایسا مکرم ہوں کہ مجھکو ختنہ کیا ہوا پیدا فرمایا اور میری شرمگاہ کسی نے نہیں دیکھی تصحیح کی ہو اسکی ضیاء نے مختارہ میں۔ واخرج الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد فانی یاتینی اللحن ترجمہ اور طبرانی نے تخریج کی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں افصح العرب ہوں کیونکہ قریش میں پیدا ہوا اور بنی سعد میں پرورش پائی پھر غلط کلامی مجھسے کہاں ہوسکے۔ وفی المواھب اللدنیہ عن ابی قتادۃ الانصاری الخزرجی انہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صیام یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ وانزلت علی فیہ النبوۃ ای انہ اول یوم اوحی الیہ فیہ رواہ مسلم ولفظہ سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت فیہ او انزل علی فیہ فالمصنف نقلہ بمعناہ انتہت مع شرحہا للعلامۃ الزرقانی باختصار ترجمہ اور مواہب لدنیہ میں ابو قتادہ انصاری خزرجی سے مروی ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دوشنبہ کے روزہ رکھنے کو دریافت کیا آپنے فرمایا کہ وہ دن اسی قابل ہو کیونکہ اُسی روز میں پیدا ہوا ہوں اور اُسی روز اول مجھپر نزول وحی ہوا یہ روایت مسلم میں ہو اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

سے کسی نے سوال دوشنبہ کے روزہ رکھنے کا کیا آپنے فرمایا کہ وہ ایسا روز ہی کہ اُسی روز میں پیدا
ہوا ہوں اور اُسی روز مبعوث ہوا ہوں اور اُسی روز مجھپر وحی نازل ہوئی ہی سو مصنف نے
اُسکو بالمعنی نقل کر دیا یہاں خاتمہ ہوا مواہب لدنیہ کا مع اُسکے شرح کے جو زرقانی کی ہی اور
یہ اُسمیں اختصار کر کے لکھا گیا۔ الحمختصر اسیطرح بہت سے احادیث صحیحہ ہیں اس باب میں یہاں تو
بطور نمونہ کچھ ذکر اُنکا کر دیا ہی کتب معتبرہ سے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

دوسری فصل میں بیان ہی اُن روایات صحیحہ کا کہ جسمیں ذکر ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا نسب شریف اور پیدائش مبارک کا حال بیان
فرمایا ہی بسبب مذمت وبرائی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر اس سبب کے اخرج الترمذی عن
المطلب بن ابی وداعۃ قال جاء العباس الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکانہ
سمع شیئاً فقام النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ
علیک السلام قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی
خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم
جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا وخیرھم نفساً قال ھذا حدیث حسن ترجمہ تخریج کی ہی
ترمذی نے مطلب ابن ابی وداعہ سے کہ حضرت عباس کچھ مذمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
کفار سے سُنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے سو حضرت ممبر پر چڑھے اور فرمایا کہ میں کون
ہوں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ علیک السلام ہیں آپنے فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب ہوں تحقیق اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا فرمایا اور بہترین خلق سے مجھکو بنایا پھر
دو گروہ کئے سو مجھکو بہترین گروہ میں رکھا پھر قبائل بنائے اور مجھکو افضل قبیلہ میں پیدا فرمایا
پھر گھرانے جُدے کئے سو مجھکو اللہ تعالیٰ نے باعتبار گھرانے کے افضل کیا ہی اور ذاتی شرافت
بھی عطا فرمائی ہی۔ کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی واخرج ایضا عن العباس بن عبد المطلب
قال قلت یا رسول اللہ ان قریشا جلسوا فتذکروا احسابھم بینھم فجعلوا مثلک مثل نخلۃ
فی کبوۃ من الارض (وھی الکناسۃ والتراب الذی یکنس من البیت) فقال النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقھم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی

من خیر القبیلة ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتہم فانا خیرہم نفسا وخیرہم بیتا وقال ھذا
حدیث حسن ترجمہ اور تخریج کی ترمذی ہی نے عباس بن عبد المطلب سے کہا عباس نے کہا میں نے
یا رسول اللہ قریش بیٹھے ہوئے آپس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کر رہے تھے سو آپ کی ایسی مثال
انھوں نے بیان کی کہ جیسے ایک درخت کھجور کا گھر کے کوڑے جمع کئے ہوئے میں نکل اوے پس
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو پیدا فرما کر گروہ میں چھانٹیں
مجھکو اعلے گروہ میں رکھا پھر کنبے چھانٹے اور مجھکو افضل کنبے میں رکھا پھر گھرانے چھانٹے اور مجھکو
برگزیدہ گھرانے میں پیدا کیا سو میں بہتر ہوں سب سے باعتبار اپنی ذات کے بھی اور گھرانے کے بھی
کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔ واخرج البیھقی فی الدلائل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال خطب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد
مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن
کنانة بن خزاعة بن مدرکة بن الیاس بن مضر بن نزار وما افترق الناس فرقتین
الا جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شئ من عھد الجاھلیة
وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی وامی فانا خیرکم
نفسا وخیرکم ابا واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم ترجمہ اور تخریج کی دلائل میں بیہقی نے انس
رضی اللہ عنہ سے کہا خطبہ پڑھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن
عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن
مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں اور جسجگہ آدمی فرقے ہوئے ہیں
اللہ تعالیٰ نے مجھکو افضل فرقہ میں رکھا سو پیدا ہوا میں ماں باپ اپنے سے اور مجھکو جاہلیت کی بے احتیاطی
نے ذرا بھی نہ چھوا اور زمانہ آدم سے میرے ماں باپ تک میری پیدائش نکاح سے ہے نہ زنا سے
سو میں بہتر ہوں اپنی ذات سے بھی اور باعتبار نسب کے بھی اللہ پاک برتر زیادہ جاننے والا ہے اور اُسکا
علم کامل تر ہے **تیسری فصل** میں ہے بیان اُن احادیث شریفہ کا کہ جسمیں ذکر ہے کہ کسی کی درخواست
کرنے سے آپنے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے۔ روی عبد الرزاق بسندہ عن جابر
بن عبد اللہ الانصاری (الصحابی ابن الصحابی) قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی

وامی اخبرنی عن اول شئ خلق اللہ تعالی قبل الاشیاء فقال یا جابر ان اللہ تعالی قد
خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ (اضافت تشریف واشعار بانہ خلق عجیب
وان لہ شانا لہ مناسبتہ ما الی الحضرۃ الربوبیۃ علی حد قولہ تعالی ونفخ فیہ من روحہ
وھی بیانیۃ ای من نور ھو ذاتہ لا بمعنی انھا مادۃ خلق نورہ منھا بل بمعنی تعلق الارادۃ
بہ بلا واسطہ شئ فی وجودہ اھ شرح المواھب اللدنیہ للعلامۃ الزرقانی ؒ) فجعل ذلک
النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملک
ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم
ذلک النور اربعۃ اجزاء (ای زاد فیہ لا انہ قسم ذلک النور الذی ھو نور المصطفی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوالظاھر انہ حیث صورہ بصورۃ مماثلۃ لصورۃ التی سیصیر
علیھا لا یقسم الیہ ولا الی غیرہ آہ شرح المواھب اللدنیہ للعلامۃ الزرقانی ؒ) فخلق من
جزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعۃ
اجزاء فخلق من الاول حملۃ العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث بقیۃ الملائکۃ ثم قسم
الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنۃ
والنار ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول نور الابصار المومنین (بمعنی بصائر
او الاعم منھا ومن الحسیۃ ولم یعتبر الابصار الکفار لانھم لما فقدوا نفعھا کانت
مفقودۃ علیھم (منتفیۃ لھم) اہ شرح المواھب للعلامۃ الزرقانی ؒ) ومن الثانی نور قلوبھم
وھی المعرفۃ باللہ ومن الثالث نور السنتھم وھو التوحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
الحدیث قال العلامۃ القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فی رسالۃ المورد الروی فی
مولد النبوی بعد نقل ھذا الحدیث الشریف قلت ویشیر الی ھذا المعنی قولہ تعالی اللہ نور
السموات والارض مثل نورہ ای نور محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کمشکوۃ فیھا
مصباح الایۃ اھ ترجمہ روایت کیا عبد الرزاق نے اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ انصاری سے
جو خود صحابی ہیں اور صحابی کے بیٹے کہا جابر ؓ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ؐ اپنے ماں باپ کو
آپ کے اوپر نثار کر دوں یہ تو فرمایئے کہ سب سے پہلے کیا چیز پیدا ہوئی فرمایا کہ اے جابر سب سے اول

اللہ تعالیٰ نے تیرے نبیؐ کے نور کو پیدا فرمایا اپنے نور سے) اور یہ اضافت نور کی ذات خداوندی کیطرف
اضافت تشریفی ہی کہ جس سے آنحضرتؐ کی بزرگی ثابت ہوتی ہی کہ حضرتؐ کو درگاہ خداوندی میں
کسی قسم کی مناسبت ہی اور آپکی پیدائش ایک عجیب چیز ہی جیسے کہ آیۃ ونفخ فیہ من روحہ میں
اضافہ تشریفی ہی خلاصہ یہ کہ مقصود اس اضافت سے بیان کرنا اس امر کا ہی کہ حضرتؐ کو نور سے
پیدا فرمایا ہی اور یہ مراد نہیں کہ ارادہ الٰہی کا تعلق آپکے وجود سے بلا واسطہ ہوا یہ کلام علامہ زرقانی
شارح مواہب اللدنیہ کا ہی) سو یہ نور قدرت الٰہی سے پھرتا رہا مشیت ایزدی کے موافق اور
اُسوقت لوح وقلم جنت و دوزخ فرشتہ زمین وآسمان سورج چاند جن وانس کچھ نہ تھا جبکہ اللہ
تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا اُس نور کو چار حصہ کیا ایک جزو سے قلم دوسرے سے
لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے جزو کے چار حصے کرکے ایک جزو سے حاملان عرش دوسرے سے
کرسی تیسرے جزو سے باقی فرشتے بنائے پھر چوتھے جزو کے چار حصے کئے اول جزو سے آسمانوں کو
دوسرے جزو سے زمینوں کو اور تیسرے جزو سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔ پھر چوتھے
جزو کے چار حصے کرکے اول حصہ سے مومنوں کے آنکھوں کی بینائی بنائی اور دوسرے سے
اُنکے دلوں میں نور معرفت الٰہی کا بخشا۔ اور تیسرے حصے سے اُنکی زبانوں کو نور عطا فرمایا کہ کلمہ
توحید ہی آخر حدیث تک اور علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نقل کرنے اس حدیث کے یہ کہا کہ آیہ
اللہ نور السموات والارض کے مثل نورہ میں ضمیر نورہ کی آنحضرتؐ کیطرف اشارہ پایا جاتا ہی۔
وعن میسرۃ الضبی قال قلت یارسول اللہ متی کنت نبیا قال وادم بین الروح والجسد
هذا اللفظ روایۃ الامام احمد ورواہ البخاری فی تاریخہ الکبیر وابو نعیم وصححہ الحاکم
وفی الاصابۃ سندہ قوی وقال العلامۃ الحافظ ابن رجب الحنبلی فی اللطائف وبعضہم یرویہ
ای حدیث میسرۃ متی کتبت نبیا ای متی کتبت نبوتک ای ثبتت وحصلت من الکتابۃ لامن
الکون انتہی قلت وکذا رویناہ فی جزء من حدیث ابی عمرو واسمعیل بن نجید ولفظہ یعنی
باسنادہ الی میسرۃ متی کتبت نبیا قال کتبت نبیا وادم بین الروح والجسد ترجمہ اور روایت ہی
میسرہ ضبی سے کہ میں نے دریافت کیا یارسول اللہ آپ کب نبی ہوئے فرمایا جبکہ آدم درمیان
روح اور جسد کے تھے یعنی آدم کی روح کو جسد سے علاقہ نہ تھا اور یہ الفاظ احمد کی روایت کے ہیں

اور بخاری نے اپنے تاریخ کبیر میں اسکی روایت کی اور ابو نعیم بھی اسکو اپنی تاریخ میں لائے اور
حاکم نے اسکی تصحیح کی اور اصابہ میں یہ کہا کہ اسکی سند قوی ہے۔ اور علامہ حافظ ابن رجب حنبلی نے
لطائف میں کہا کہ بعضوں نے میسرہ کی حدیث میں لفظ کنت کی جگہہ کتبت نبیا کا روایت کیا ہے
یعنی کب حاصل اور ثابت ہوئی نبوت اور یہ کتبت کتابت سے ہے کون سے نہیں انتہی میں کہتا ہوں
ایسے ہی ہمکو ابو عمرو اسمعیل میں بجید کی حدیث کے ٹکڑہ میں روایت ملی ہے اور اسکی سند میسرہ تک ہے
کہ کب لکھے گئے آپ نبی؟ فرمایا کہ لکھا گیا میں نبی اس حال میں کہ آدمؑ روح اور جسد میں تھے
وعن ابی ھریرۃ انھم قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ۔ ای حصلت وثبتت
قال وادم بین الروح والجسد رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ترجمہ اور ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ آپکو نبوت کب واجب ہوئی یعنی کب نبوت حاصل ہوئی فرمایا کہ جب آدم درمیان
روح اور جسد کے تھے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے وعن الشعبی عامر
بن شراحیل الکوفی ابی عمر التابعی قال رجل لعلہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ متی
استنبئت قال وادم بین الروح والجسد حین اخذ منی المیثاق وعند ابی نعیم عن الشعبی
عن عمر بن الخطاب انہ قال یا رسول اللہ متی جعلت نبیا قال وادم بین الروح والجسد رواہ
ابو عبد اللہ محمد بن سعد من روایۃ جابر الجعفی ضعیف شیعی ترکہ الحفاظ ووثقہ شعبۃ فشذ
قال ابو داود ولیس لہ فی کتابی سوی حدیث السھو فیما ذکرہ ابن رجب فھذا ای مرسل الشعبی
علی ضعف المعتضد بحدیث عمر السابق یدل علی انہ من حین صور آدم طینا استخرج منہ صلی اللہ
علیہ وسلم نبی واخذ منہ المیثاق ثم اعید الی ظھر ادم حتی یخرج وقت خروجہ الذی قدر اللہ
خروجہ فیہ فھو اولھم خلقا اھ المواھب اللدنیہ بالتقاط واختصار مع شرحھا للعلامۃ تلمیذ زرقانی
ترجمہ اور روایت ہے شعبی سے جو عامر بن شراحیل کوفی تابعی ہے کہ جنکی کنیت ابو عمر ہے کہا کہ حضرت کے
خدمت میں ایک شخص آیا (شاید کہ عمرؓ تھے) اور آکر پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کب نبی ہوے آپنے
فرمایا کہ جب آدمؑ درمیان روح اور جسد کے تھے اور اسی وقت مجھسے میثاق لیا گیا اور ابو نعیم
جو شعبی سے روایت رکھتا ہے اسمیں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ
کب نبی کئے گئے کہا کہ جبکہ آدم روح اور جسد کے اندر ہی تھے روایت کیا ہے اسکو ابو عبد اللہ

محمد بن سعد نے بروائت جابر جعفی کے اور ضعیف اور شیعی ہے اور حفاظ نے اُسکو ترک کر رکھا ہے
لیکن شعبہ نے اُسکی توثیق کی ہے سو شاذ کے درجہ میں ہو گیا۔ اور ابو داؤد نے کہا کہ میری کتاب میں
سوائے حدیث سہو کے اور کوئی جابر جعفی سے نہیں۔ چنانچہ ابن رجب نے اس روایت کو ذکر کیا ہے
سو یہ یعنی حدیث مرسل شعبی کی باوجود ضعف کے حدیث عمرؓ سے قوت پاکر اس امر پر دلالت کرتی ہے
کہ جب آدمؑ کا پتلا بنایا حضرت رسول اللہ کو اُس پتلے سے نکالکر نبی بنایا اور میثاق لیا گیا پھر
آدمؑ کی پشت ہی میں لوٹائے گئے پھر اپنے وقت پر پیدا ہوئے کہ جو اللہ تعالیٰ نے وقت معین
فرما رکھا تھا۔ سو حضرتؐ اس معنی کر پیدائش میں بھی سب سے اوّل ہیں یہ مضمون مواہب لدنیہ اور
اُسکی شرح سے مختصر طور پر خلاصہ کرکے لکھا گیا۔ وایضا فیہا وعن شداد بن اوس الصحابی ابن
الصحابی ابن اخی حسان بن ثابت ان رجلا من بنی عامر سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لہ ما حقیقت امرک فقال بدو شانی ظہور امری انی دعوۃ ابراہیم وبشری
اخی عیسی وانی کنت بکر ابی وامی ای اول اولادہما وانہا حملت بی کاثقل ما تحمل النساء
وجعلت تشکو الی صواحبہا ثقل ما تجد من ذلک الحمل ثم ان امی رأت فی منامہا ان
الذی فی بطنہا نور الحدیث ففیہ تصریح ان امہ علیہ الصلوۃ والسلام وجدت الثقل
فی حملہ وفی سائر الاحادیث انہا لم تجد ثقلا فحصل التعارض وجمع ابو نعیم الحافظ بینہما
بان الثقل بہ کان فی ابتداء علوقہا بہ والخفۃ عند استمرار الحمل فیکون علی الحالین خارجا
عن المعتاد المعروف عند النساء اھ ترجمہ اور یہ روائت بھی اُسمیں ہے کہ شداد بن اوس جو صحابی
بیٹا صحابی کا ہے اور بھتیجا حسان بن ثابت شاعر کا روایت کرتا ہے کہ بنی عامر کے قبیلہ سے ایک شخص نے
آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ یا حضرت آپکی اصلیت کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اوّل کیفیت میری یہ ہے
کہ میں ابراہیم کی دعا ہوں اور بشارت ہوں بھائی عیسیٰ کی اور میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا
ہوں اور حمل میں ایسا بوجھل تھا کہ میری والدہ اپنی سہیلیوں سے اسکی شکایت کیا کرتی تھیں پھر
میری والدہ نے یہ خواب دیکھا کہ میرے پیٹ میں ایک نور ہے آخر حدیث تک سو اسمیں اس امر کی تصریح ہے
کہ حضرتؐ کی والدہ کو حمل کا بوجھ معلوم ہوتا تھا اور باقی تمام احادیث میں یہ مذکور ہے کہ حضرتؐ کی
والدہ شریفہ کو حمل مطلق معلوم نہوتا تھا یہ کھلم کھلا روایات میں تعارض ہوا اس روایت کو حافظ ابو نعیم نے

اسطرح جمع کیاہی کہ جب آپ حمل میں آئے تو اُسوقت آپکی والدہ شریفہ کو بہت گرانی معلوم ہوتی تھی
حالانکہ اور مستورات کو ابتدائے حمل کی خبر تک نہیں ہوتی اور جسقدر ایام بڑہتے جاتے ہیں تو عورتونکو
اُسی قدر گرانی کی شکایت ہوتی جاتی ہی سو بعد قرار حمل جسوقت کہ اور مستورات کو حمل کا بوجھ معلوم
ہوتاہی اور قریب وضع نشست و برخاست دشوار ہو جاتی ہی آپکی والدہ شریفہ کو خبر بھی نہ تھی خلاصہ
یہ کہ آپکے دونوں حال یعنی ابتدائے حمل اور انتہائی حمل قابل تعجب ہے۔ واخرج ابن سعد واحمد و
الطبرانی والبیھقی وابونعیم عن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ما کان بدء امرک قال انی
دعوۃ ابی ابراھیم وبشری عیسی ورات امی کانہ خرج منھا نور اضاءت بہ قصور الشام
ترجمہ اور تخریج کی ابن سعد اور احمد اور طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوامامہ سے کہا کہ کسی نے
آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی ابتدا کیفیت کسطرح ہی آپنے فرمایا کہ میں اپنے
باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور عیسی کی بشارت اور میری والدہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا
انمیں سے ایک ایسا نور نکلا جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے۔ واخرج الحاکم وصححہ
البیھقی عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا
یا رسول اللہ اخبرنا عن نفسک فقال دعوۃ ابی ابراھیم وبشری اخی عیسی ورات
امی حین حملت بی کانہ خرج منھا نور اضاءت لہ قصور بصری من ارض الشام واللہ
سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ترجمہ اور حاکم نے تخریج کی ہی کہ جسکی بیہقی نے تصحیح کی روایت
ہی خالد بن معدان سے اور وہ روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ کے صحابہؓ کہ انھوں نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ آپ ہمکو اپنی کیفیت ذاتی سے خبردار فرمائیے آپنے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیم
کی دعا ہوں اور بھائی عیسی کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے وقت ولادت دیکھا کہ
اُنسے ایک نور نکلا کہ جس سے ملک شام میں بصرے کے محل روشن ہو گئے اللہ پاک اور برتر ہی
زیادہ جاننے والا ہی اور اُسی کا علم پیدا پورا ہی۔ **فصل چوتھی** اس بیان میں ہی کہ آپنے اپنے
حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیدائش انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی بیان فرمایا ہی
واخرج احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیھقی وابونعیم عن العرباض ابن ساریۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی عبد اللہ خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینتہ

فی طینتہ (ای مطروح علی الارض فی طینتہ) وساخبرکم عن ذلک انی دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسی ورویا امی التی رأت کذلک امہات النبیین یرین وان ام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رأت حین وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام وقال الحافظ ابن حجر صححہ ابن حبان وفی حدیث ابی امامۃ عند احمد واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ترجمہ اور تخریج کی احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم نے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہؐ نے کہا کہ میں بندہ اللہ کا ہوں اور مجھپر سلسلہ نبوت کا ختم ہو چکا تھا حالانکہ آدم ہنوز مٹی ہی میں ملے ہوے تھے یعنی زمین پر اُنکا پتلا بنا ہوا پڑا تھا اور دیکھو اب میں تمکو یہ بتلاتا ہوں کہ میں ابراہیمؑ کی دعا اور عیسیٰؑ کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جو اُنھوں نے دیکھا اور اسیطرح تمام انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی چلی آئیں اور آنحضرتؐ کی والدہ شریفہ نے وقت ولادت ایک ایسا نور دیکھا تھا جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے اور حافظ ابن حجر نے کہا ہی کہ اسکی تصریح ابن حبان نے کی ہی اور امام احمد کو بھی امامہ کے حدیث سے یہ مضمون پہونچا ہی اور اللہ پاک برتر زیادہ جاننے والا ہی۔

فصل

پانچویں اس بیان میں ہی کہ کبھی آپنے حال پیدائش کسی نبی کا انبیا علیہم الصلوۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہی اور اسیطرح صحابہ وتابعین میں سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی اور آنحضرتؐ کی پیدائش مبارک کیساتھ بھی بیان فرمایا ہی۔ ا خرج البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی ادم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی ابن مریم ذھب یطعن فی الحجاب وھو المشیمۃ ای الجلدۃ التی یکون فیھا الجنین فلم یصل طعنہ الی جسدہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ترجمہ امام بخاری اور امام مسلم نے تخریج کی ہی ابو ہریرہؓ سے اُنہنے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کوئی آدمی زاد پیدا ہوتا ہی تو اُسوقت شیطان اُسکے ایک کوچا مار دیتا ہی لیکن عیسیٰؑ اُس سے محفوظ ہے مگر اُنکے قبل از پیدائش کوچا مارنا چاہا پردہ بچہ دان ہی پر رک گیا عیسیٰؑ تک نہ پہونچا ف اخرج الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما ولد عیسی لم یبق فی الارض

صنم الا خر لوجہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام ترجمہ اور حاکم نے تخریج کی ابن مسعودؓ سے کہ جب
عیسیٰ پیدا ہوئے تو کوئی بت ایسا باقی نرہا جو سجدہ میں نہ جا پڑا ہو۔ واخرج الزبیر ابن بکار و ابن
عساکر عن معروف بن خربوذ قال کان ابلیس یخترق السموات السبع فلما ولد عیسیٰ حجب
من ثلاث السموات فکان یصل الی اربع فلما ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجب
من السبع قال ولد یوم الاثنین حین طلع الفجر واللہ سبحانہ و تعالی اعلم ترجمہ اور تخریج
کی زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے جو ابن خربوذ مشہور ہو کہا کہ شیطان کا اول سب آسمانوں پر
گذر ہوتا تھا لیکن جب عیسیٰؑ پیدا ہوے تو تین آسمانوں پر نہ جا سکتا تھا چار ہی آسمانوں پر
چلا جاتا تھا سو جب آنحضرتؐ کی پیدائش ہوئی تو جب سے مطلقاً کسی پر نہیں جا سکتا تھا سب آسمانوں
آسمانوں کے جانے کی بندش ہو گئی۔ فصل چھٹی اس بیان میں ہو کہ کبھی آپنے اپنے حال پیدائش
مبارک کیساتھ حال پیدائش خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم کا بھی بیان فرمایا ہو اور کبھی اپنے حال
پیدائش مبارک کیساتھ حال پیدائش بعض ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہو عن انس رضی اللہ تعالی عنہ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اخبرنی جبرئیل ان اللہ لما خلق ادم و
ادخل الروح فی جسدہ امرنی ان اخذ تفاحۃ من الجنۃ فاعصرہا فی فیہ فعصرتہا فی فیہ
فخلقک اللہ من النطفۃ الاولی انت یا محمد ومن الثانیۃ ابابکر ومن الثالثۃ عمر ومن الرابعۃ
عثمان ومن الخامسۃ علیا فقال ادم من ھؤلاء الذین اکرمتہم فقال اللہ تعالی ھؤلاء
خمسۃ اشباح من ذریتک وقال ھؤلاء اکرم عندی من جمیع خلقی قال فلما عصی ادم ربہ
قال یا رب بحرمۃ اولئک الاشباح الخمسۃ الذین فضلتہم تب علی فتاب اللہ علیہ کذا فی
کتاب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ للعلامۃ محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد الطبری
الشافعی المکی رحمۃ اللہ علیہ وایضا فیہ عن محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ بسندہ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت انا وابوبکر وعمر وعثمان وعلی انوارا علی یمین العرش قبل
ان یخلق ادم بالف عام فلما خلق اسکنا ظہرہ ولم نزل ننتقل فی الاصلاب الطاہرۃ الی ان نقلنی
اللہ الی صلب عبد اللہ ونقل ابابکر الی صلب ابی قحافۃ ونقل عمر الی صلب الخطاب ونقل عثمان الی
صلب عفان ونقل علی الی صلب ابی طالب ثم اختارہم لی اصحابا فجعل ابابکر صدیقا

وعمر فاروقا وعثمان ذی النورین وعلیا رضیا وفی نسخۃ وصیا فمن سب اصحابی فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ اکبہ فی النار علی منخرہ خرجہ الملاء فی سیرۃ اہ وایضا فیہ عن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت انا وعلی نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق ادم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ ادم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی خرجہ احمد فی المناقب اہ بحروفہ ترجمہ روایت ہے انسؓ سے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مجھکو جبریلؑ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم میں روح ڈالی تو مجھے فرمایا کہ اسکے منہ میں ایک جنت کا بہ نچوڑ دے سو میں نے نچوڑ دیا تو اسکے اول قطرہ سے اللہ نے تمکو پیدا کیا ہے دوسرے سے ابوبکرؓ کو تیسرے سے عمرؓ کو چوتھے سے عثمانؓ کو پانچویں سے علیؓ کو حضرت آدمؑ نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ پانچوں شکلیں تیرے اولاد کی ہیں اور یہ مجھکو تمام خلقت سے زیادہ عزیز ہیں۔ جب آدمؑ سے گناہ سرزد ہوا تو اسکی معافی کے لئے ان پانچوں کا واسطہ دیا کہ الٰہی ان پانچوں کی حرمت کے سبب سے تو میرا گناہ بخشدے کہ جنکو تونے تمام عالم پر فضیلت دی ہے ایسے ہی علامہ محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد طبری شافعی کی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ میں ہے اور اسی کتاب میں محمد بن ادریس شافعیؓ کی سند سے یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل از پیدائش آدم ہزار برس پیشتر میرے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علی کرمؑ کے نور کو عرش معلی کے دائیں جانب جگہ دے رکھی تھی جب آدم کو پیدا فرمایا تو اسکی پشت میں ہمکو رکھا اور ہمکو برابر بزرگ پشتوں سے پاک رحموں کیطرف منتقل فرماتا رہا یہانتک کہ مجھکو عبد اللہ کی پشت میں اور ابوبکر کو ابو قحافہ کی پشت میں اور عمر کو خطاب کی اور عثمان کو عفان کی اور علی کو ابو طالب کی پشت میں منتقل فرمایا پھر انکو میرا اگر اور دوست بنایا ابوبکر کو صدیق اور عمر کو فاروق اور عثمان کو ذی النورین اور علی کو رضی کا لقب مرحمت فرمایا اور ایک نسخہ میں بجائے رضی کے وصی ہے سو جسنے میرے دوستوں کو برا کہا اسنے مجھے برا کہا اور جسنے مجھے برا کہا اسنے اللہ تعالیٰ کو برا کہا اور جسنے اللہ کو برا کہا وہ دوزخ میں اوندھا گرا اور تخریج کی ملا علی قاریؒ نے اپنے کتاب سیر میں اور اسی میں یہ بھی روایت سلمان سے ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے چودہ ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے میرا اور علی کا ایک نور تھا جب آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو

اُس نور کے دو حصے کرکے ایک حصہ سے محمدؐ کو دوسرے سے علیؓ کو بنایا **فصل ساتویں** اس
بیان میں ہو کہ کبھی آپنے حال پیدائش خلفائی اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم علیحدہ بھی بیان فرمایا ہو اور
اس بیان میں ہو کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین میں سے بھی اور خلفای راشدین کی پیدائش کا
حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پیدائش مبارک کیساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہو۔
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خلق ابوبکر و عمر من طین واحد وخلق عثمان و علی من طین واحد اھ کذا فی کتاب
الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ ترجمہ اور کتاب ریاض النضرہ فی فضائل العشرۃ میں ابوذرؓ
سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر اور عمر کو ایک مٹی سے پیدا کیا ہو اور
عثمان اور علی کو ایک مٹی سے۔ وایضا فیہ عن سوار بن عبد اللہ بن سوار رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبر یحفر فقال قبر من ھذا قالوا قبر فلان الحبشی قال
سبحان اللہ سیق من ارضہ وسمائہ الی التربۃ التی خلق منہا وقال لی ابی یا سوار انی لا اعلم لابی
بکر و عمر فضیلۃ افضل من ان یکونا خلقا من تربۃ خلق منہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ خرجہ
العومری اھ بحروفہ وایضا فیہ وعن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بعینی ھاتین والا فعمیا وسمعۃ باذنی ھاتین والا فصمتا یقول ما ولد فی الاسلام مولود
ازکی واطہر من ابی بکر ثم عمر خرجہ ابو القاسم بن حبابہ اھ بحروفہ وقد تقدم حدیث
الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم ترجمہ اور اسی کتاب میں
یہ بھی روایت ہو سوار بن عبد اللہ بن سوارؓ سے کہ رسول اللہ صلعم کسی جگہ تشریف لئے جاتے تھے کہ
اثناء راہ میں دیکھا کہ قبر کھودی جارہی ہو آپنے دریافت فرمایا کہ یہ قبر کسکے لئے تیار ہوتی ہو لوگوں نے
عرض کیا کہ فلانے شخص حبشی کے لئے آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ کیا قدرت خداوندی ہو کہ اب
وہ اپنے زمین و آسمان سے رخصت ہوکر اُس جگہ جائیگا جسجگہ سے اُسکے پیدائش کی مٹی لیگئی تھی
راوی کہتا ہو کہ اس روایت کے بعد میرے باپنے کہا ای سوار ابوبکرؓ اور عمرؓ کی بڑی فضیلت میرے
نزدیک اس باعث سے بھی ہو کہ وہ اُس جگہ کی مٹی سے پیدا ہوے کہ جسجا کی مٹی سے رسول اللہ صلعم
پیدا ہوے تھے اور اسی میں یہ بھی روایت ہو علیؓ سے کہا علی نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلعم کو

ان اپنی دونوں آنکھوں سے اور سنا میں نے اپنے دونوں کانوں سے اور اگر میں نے نہ دیکھا اور سنا ہو تو میری آنکھیں اندھی اور کان بہرے ہو جاویں فرماتے تھے رسول اللہ صلعم کہ مسلمانوں میں کوئی بچہ ابو بکرؓ اور عمرؓ سے پاک وصاف پیدا نہیں ہوا تخریج کی ہو اسکی ابوالقاسم بن حبابہ نے اور اس سے پیشتر گذر چکی ہو وہ روایت جو امام شافعی سے مروی ہو۔

دوسرا باب

اس بیان میں ہو کہ صحابہ کرام رضے اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حال ولادت باسعادت کو بیان کیا ہو اور اس باب میں تین فصلیں ہیں فصل پہلی اس بیان میں ہو کہ بعضے صحابہ کرام رضے اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت واذن لیکے مدح بیان کرنے کا آپکے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعروں میں بیان کیا ہو اور آپنے اُنکے حق میں بعد طلب اذن کے اذن فرما کر دعا فرمائی ہو کہ قل لا یفضض اللہ فاک یعنی مدح بیان کرو نہ توڑے اللہ تمھارے منھ کو مراد اس سے دعا اُنکے واسطے ہو واسطے حفاظت اُنکے منھ کے کل خلل سے نہ فقط دانتوں کے گرنے سے اخرج الحاکم والطبرانی عن خریم بن اوس قال ھاجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منصرفہ من تبوک فسمعت العباس یقول یا رسول اللہ انی ارید ان امدحک قال قل لا یفضض اللہ فاک فقال قصیدۃ

من قبلها طبت فی الظلال وفی	مستودع حیث یخصف الورق	ثم ھبطت البلاد لا بشر
انت ولا مضغۃ ولا علق	بل نطفۃ ترکب السفین وقد	الجم نسرا واھلہ الغرق
منتقل من صالب الی رحم	اذا مضی عالم بدا طبق	وانت لما ولدت اشرقت
الارض وضاءت بنورک الافق	حتی احتوی بیتک المھیمن من	خندف علیاء تحتھا النطق
فنحن فی ذلک الضیاء وفی النور	وسبل الرشاد نخترق	وردت نار الخلیل مکتتما
فی صلبہ انت کیف یحترق		

کذا فی الخصائص الکبری للعلامۃ جلال الدین سیوطی رح

ترجمہ تخریج کی حاکم اور طبرانی نے خریم ابن اوس سے کہ میں ہجرت کرکے آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے تو میں نے سنا کہ حضرت عباس حضرت رسول اللہ صلعم سے عرض کر رہے تھے کہ میرا دل چاہتا ہو کہ میں بھی آپ کی مدح میں کچھ نظم کہوں

له من بحر المنسرح وزنه مستفعلن مفعولات مستفعلن مرتین

آپنے فرمایا کہو اللہ تمہارے منھ کو ہر آفت سے بچاوے. سو انھوں نے ایک قصیدہ پڑھا کہ جسکا یہ ترجمہ ہے کہ
آپ پیدائش دنیا سے پیشتر پاک وصاف تھے درختوں کے سایہ میں اور جنتی مکان میں جبکہ حلہ بہشتی اُترجانیسے
آدم اور حوا اپنے ستر عورت کے لئے پتے لپیٹے تھے پھر آپ زمین پر اُترے اور اُسوقت آپ نہ جامۂ
بشری میں تھے اور نہ آپ گوشت کا ٹکڑا یا خون لبستہ تھے بلکہ نطفہ تھے اور اسی حالت میں نوح کی
کشتی پر سوار ہوے جبکہ نسر بت کے لگام دیا گیا اور اُسکے پوجنے والے غرق ہوگئے اور آپ
باپوں کی پشت سے ماؤں کے رحم کیطرف منتقل ہوتے رہے جب ایک قرن آپکو ختم ہوا دوسرا شروع ہوگیا
جب آپ پیدا ہوے تو آپکے نور سے زمین و آسمان منور ہوگیا اور آپکی بزرگی یہانتک ہے کہ آپ کا
شرف حاوی ہوگیا بڑے بڑے عالی نسب والوں کو. سو ہم آپکی اُسی روشنی اور نور میں ہیں اور اُسی
نور کے بدولت ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں. آپ ابراہیم خلیل اللہ کی پشت میں پوشیدہ
تھے جبکہ اُنکو آگ میں ڈالا پھر بھلا وہ کیونکر جل سکتے تھے ایسے ہی کتاب خصائص کبری میں ہے
جو علامہ جلال الدین سیوطی کی ہے. وفی شرح المواهب اللدنیه للعلامة الزرقانی رح

ولما دخل المدینة فی رمضان عند ابن سعد وتبعه مغلطائی وقال بعضهم فی شعبان وبدا بالمسجد
فصلی فیه رکعتین ثم جلس للناس کما فی حدیث کعب بن مالک فی الصحیح قال العباس بن عبد المطلب کما
رواه الطبرانی وغیره یا رسول الله انی ارید ان امتدحك ائذن لی فی ان امتدحك قال قل لا یفضض
الله فاك المراد الدعاء له لصیانة فیه عن کل خلل لا عن نثر الاسنان فقط فقال من قبلها ای الارض
او الدنیا او الولادة طبت کنت طیبا فی الظلال ای ظلال الجنة فی صلب آدم وفی * مستودع بفتح الدال
ای الموضع کان ادم وحواء به فی الجنة حیث یخصف یلزق الورق * ثم هبطت انزلت فی صلب آدم
البلاد والارض لا بشر انت ولا مضغة ولا علق * بل نطفة ترکب السفن اسم جنس لسفینة جمع
لضرورة الشعر او هو مفرد مرخم وقد * الجم نسرا احد الاصنام عبدها قوم نوح واهله الغرق *
تنتقل من صالب ای صلب الی رحم * اذا مضی عالم بدا طبق * عالم اخر وردت نار الخلیل
مکتتما مختفیا فی صلبه ظهره انت توکید الضمیر فی وردت کیف یحترق * ای لا یحترق بعد کیتیك
وانت فی صلبه حتی احتوی بیتك المهیمن ای المحفوظ من کل نقص من خندف علیاء تحتها النطق
باقی شرحه وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت بنورك الافق * فنحن الان فی ذلك الضیاء

وفی النور وسبل الرشاد تخترق * والبیتان من المدیح عند العروضیین الذی ادرج عجز بیتها
التی فیها اخر الصدر فلم ینفرد احدهما عن الاخر تخصه ویمتاز بها وقوله حتی احتوی بیتک
المهیمن الخ النطق جمع نطاق وهی اعراض جبال بعضها فوق بعض ای نواح واوساط منها
شبهت بالنطق التی تشد بها اوساط الناس ضرب مثلا فی ارتفاعه وتوسطه فی عشیرته وجعلهم
تحته بمنزلة اوساط الجبال واراد ببیته شرفه والمهیمن لغتنا ای احتوی شرفک الشاهد علی فضلک
اعلی مکان مفعول مطلق صفته الفضلا المحذوف من نسب خندف فهو ای هذا اللفظ بکسر الخاء
وکسر الدال المهملة فی الاصل المشی بهرولة ثم جعل علما علی مرأة الیاس بن مضر وهی لیلی القضاعیة
لما خرجت تهرول خلف بنیها الثلاثة عمرو وعامر وعمیر حین ندلهما ابل فطلبوها فابطئوا علیها
ثم ضرب مثلا النسب العالی فی کل شیء لانها کانت ذات نسب انتهی باختصار وزیادة من محل
آخر والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم دوسری فصل اس بیان میں ہی کہ آپنے خود بعض صحابہ
کو مدح ومکارم بیان کرنے کو فرمایا اور انھوں نے اُس مدح شریف میں ولادت باسعادت کا
بھی ذکر فرمایا شعروں میں کھڑے ہوکے بعد اس بیان میں ہی کہ آنحضرت صلعم بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کیواسطے
منبر رکھتے تھے مسجد میں وہ اُسپر خوب کھڑے ہوکے آپکی مدح اور مشرکوں کی ہجو بیان فرماتے تھے
فی شرح المواہب اللدنیة للعلامة الزرقانی رحمة الله علیه فامر النبی صلی الله
علیه وسلم حسانا یجیبهم فقام فقال قصیدہ

هل المجد الا السودد العود والندی
وجاه الملوک واحتمال العظائم
نصرنا وآوینا النبی محمدا
علی انف راض من معد وراغم
الی ان قال ونحن ولدنا فی قریش عظیمها
ولدنا نبی الخیر من آل هاشم
بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم
یعود وبالا عند ذکر المکارم

انتهی باختصار ترجمہ اور مواہب اللدنیہ کی شرح میں ہی جو علامہ
زرقانی کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ جو کفار ہجو کرتے
ہیں اُنکو جواب دو۔ اُنھوں نے یہ کہا کہ نہیں ہی بزرگی مگر سیادت اور عمدگی طبیعت اور بخشش اور
دبدبہ بادشاہی اور امور عظام کی برداشت کرنے سے ہمنے مدد کی اور جگہ دی نبی کریم محمد صلعم کو
قبیلہ معد سے خواہ کوئی رضی ہو یا ناراض بہانتک کہ حضرت کیطرف کے یہ اشعار کہے کہ جاری پیدا
قریش کے اعلی درجہ میں ہی جو نہایت عمدہ گھرانا ہاشم کا ہی۔ اے اولاد دارم کی تمکو فخر کا موقع نہیں اسلیے

کہ تمہارا فخر کرنا بزرگیوں کے ذکر کے وقت تمپر وبال ہو جائیگا۔ یہ قصیدہ مختصر طور پر لکھا گیا۔ و
اخرج البخاری عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد
یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم ترجمہ اور امام بخاری نے تخریج کی ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہ حسان کیواسطے
مسجد میں منبر بچھوایا کرتے تھے کہ حضرت کیطرف سے اوسپر کھڑے ہو کر کفار کے ہجو کا جواب دیں اور حضرت
فرمایا کرتے تھے کہ اللہ حسان کی مدد روح القدس سے کرتا ہے جبتک وہ رسول اللہ صلعم کیطرف سے جواب
دیتا ہے۔ تیسری **فصل** میں بیان ہے اسکا کہ آپکے سامنے آپکی مدح شریف بغیر طلب واذن اور بغیر
آپکے فرمائے شعر و نثر میں عورتوں نے اور لڑکوں اور لونڈیوں نے بیان کیا ہے اور آپنے اُن کو
منع نہیں فرمایا ہے اور اسکا بیان ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضے اللہ تعالی عنہا نے آپ کی
مدح میں آپکے سامنے شعر پڑھیں اور آپنے اُنکو دعا فرمائی کہ جزاک اللہ یا عائشۃ خیرا۔ اور یہ
فرمایا کہ فما ذکرانی سرت کسروری بکلامک یعنی پس میں یاد نہیں رکھتا ہوں کہ میں خوش کیا گیا
اور مسرور ہوا ہوں مثل اپنی خوشی و سرور کے تمہارے کلام کیساتھ فی شرح المواھب اللدنیۃ
للعلامۃ الزرقانی رح فی بیان غزوۃ تبوک ولما دنا ای قرب صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ خرج الناس
الرجال الکاملون لانھم الذین جرت العادۃ بخروجھم للقاء الامیر لتلقیہ تعظیما لہ واکراما ولطول
غیبتہ وتحدث المنافقین علیہ ما تسوء وخرج النساء والصبیان والولائد لاماء فالعطف مباین
ان ارید بالناس ما یشمل الرجال وغیرھم فافترقوا ولا باس بالذکر لبیان خروجھم حال کونھم یقدر غلبۃ
النساء والولائد علی ذکور الصبیان لکثرتھن وانما خرج الجمیع فرحا وسرورا بضد ما ارجف
بھا المنافقون ولا نقص النفسہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف الھجرۃ فضعفۃ المخدرات علی
الاسطح لانقص لم یکن رأینہ وان نشأن فیھم الاسلام۔ طلع البدر علینا * من ثنیات الوداع *
وجب الشکر علینا * ما دعا للہ داع * ویعد ھا فیما یروی۔ ایھا المبعوث فینا * جئت بالامر
المطاع * انتھی باختصار۔ ترجمہ علامہ زرقانی نے مواھب اللدنیہ کی شرح میں لکھا ہے کہ جب
رسول اللہ صلعم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے تو آپکے تشریف آوری کی خبر سنکر بہ

آدمی پیشوائی کو گئے جسطرح کہ ہمیشہ سے وہ لوگ حکام اور امرا کی پیشوائی تعظیما کیا کرتے تھے اور نیز
آنحضرت بہت دنوں میں بھی تشریف لائے تھے علاوہ بریں منافقین کی ایذارسانی کے مشورہ
کی خبر پا چکے تھے اور عورتیں اور بچے اور باندیاں لونڈیاں حضرت کی رونق افروزی کی خوشی
میں نکل پڑی تھیں اور پردہ نشین کوٹھوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کو چڑھ
گئی تھیں کہ وہ آنحضرت کے زیارت سے مشرف ہوے تھے اگرچہ اسلام کا چرچا انمیں پیشتر سے تھا۔
وہ ہر ایک کے زبان پر یہ اشعار تھے کہ ہمارے اوپر پورا چاند ثنیات الوداع کی طرف سے نکلا ہے
ہمارے اوپر اس چاند کے طلوع ہونے کا ہمیشہ شکر واجب ہے اور بعد ان اشعار کے یہ شعر ہے۔
اے وہ شخص کہ ہمارے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے آپ فرمان واجب الاطاعت لیکر آئے ہیں۔ یہ
قصیدہ بھی مختصر طور پر نقل کیا گیا ہے۔ واخرج الخطیب ابن عساکر وابو نعیم والدیلمی من
طریقین عن محمد اسماعیل البخاری عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنت قاعدۃ اغزل
والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ فجعل جبینہ یعرق وجعل عرقہ یتولد نورا فبہت فقال
مالک بہت قلت جعل جبینک یعرق وجعل عرقک یتولد نورا ولو راک ابو کبیر الہذلی یعلم
انک احق بشعرہ حیث یقول شعر ومبرأ من کل غبر حیضۃ ✽ وفساد
مرضعۃ وداء مغیل ✽ واذا نظرت الی اسرۃ وجہہ ✽ برقت بروق العارض المتہلل ✽
فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان فی یدہ وقام الی فقبل بین عینی وقال
جزاک اللہ یا عائشہ خیرا فما ذکرانی سررت کسروری بکلامک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم
وعلمہ اتم ترجمہ اور تخریج کی ہے خطیب اور ابن عساکر اور ابو نعیم اور دیلمی نے دو طریقوں کے ساتھ
محمد اسمعیل اور بخاری سے کہ عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی کات رہی تھی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی جوتی گانٹھ رہے تھے سو آپ کی پیشانی پر پسینا آگیا اور اسمیں سے نور پیدا ہوا
یہ دیکھکر میں حیران ہو گئی جب حضرت نے مجھکو بہوت سا دیکھا تو فرمایا کہ تو کس لئے بہوت
سی ہو رہی ہے میں نے عرض کیا کہ اسوقت آپکی پیشانی پر پسینہ آرہا ہے اور اسمیں سے نور
نکلتا ہے اگر اس حال میں آپکو شاعر ابو کبیر ہذلی دیکھ لیتا تو یقینا جان لیتا کہ آپ ہی اسکے شعر
کے مصداق ہیں جو اسنے یہ کہا ہے یہ ہی ہے ہر ایک آلودگی حیض سے اور دودھ پلانیوالی کی

خرابی سے اور مرض صحبت کرنے سے جو زمانہ شیر نوشی میں ہوتا ہی اور جب میں اُنکی پیشانی کے
بل دیکھتا ہوں تو ایسی چمکتی معلوم ہوتی ہی کہ گویا پتلے ابر میں چاند چمکتا ہی اس شعر کے سنتے ہی
جو کچھ تاری وغیرہ آپکے ہاتھ میں تھا رکھدیا اور میرے پاس آکر میری پیشانی چوم لی۔ اور
فرمایا کہ اے عائشہ اللہ تعالیٰ تجھکو جزائے خیر دے مجھکو یاد نہیں پڑتا کہ میں کبھی ایسا خوش ہوا
ہوں واللہ اعلم۔

تیسرا باب

اس بیان میں ہی کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضے اللہ عنہم اُنسے بھی اس کا
بیان کرنا ثابت ہی اور غیر سے بھی امر اسکو کرکے اس بیان شریف کو سنا ہی اور بقیہ عشرہ مبشرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسکا بیان کرنا ثابت ہی اور اس باب میں دس فصلیں ہیں۔ بعدہٗ
عشرہ مبشرہؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے اُنمیں تھوڑا سا تبرکاً
وتیمناً ذکر ہوتا ہی۔ **پہلی فصل** میں ہی بیان حضرت ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

اخرج ابن عساکر فی تاریخ دمشق عن عیسی بن وھب قال قال ابو بکر الصدیق کنت جالسا
بفناء الکعبة و زید بن عمرو بن نفیل قاعد فمر بہ امیة بن ابی الصلت فقال اما ان ھذا
النبی الذی ینتظر منا ومنکم او من اھل فلسطین قال ولم اکن سمعت قبل ذلک نبی ینتظر
ولا یبعث فخرجت ارید ورقة بن نوفل فقصصت علیہ الحدیث فقال نعم یا ابن اخی
اخبرنا اھل الکتاب العلماء ان ھذا النبی الذی ینتظر من اوسط العرب نسبا ولی علم بالنسب وقومك اوسط
العرب نسبا قلت یا عم وما یقول النبی قال یقول ما قیل لہ الا انہ لا یظلم ولا یظالم قال فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امنت وصدقت ترجمہ تخریج کی ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں عیسیٰ بن وہب سے کہا عیسیٰ
نے کہ ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں کعبۃ اللہ کے صحن میں بیٹھا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل وہاں
کھڑا تھا سو امیہ بن ابی الصلت نے وہاں آکر زید سے دریافت کیا کہ جس نبی کے مبعوث ہونیکا
انتظار ہو رہا ہی ہم تم میں سے ہوگا یا فلسطین والونمیں سے زید نے کہا کہ مجھکو یہ بھی خبر نہیں
کہ کسی نبی کے مبعوث ہونے کا انتظار ہی یہ گفتگو اُن دونونمیں سنکر میں ورقہ بن نوفل
کے پاس گیا۔ اور یہ سب قصہ اُنکی گفتگو کا بیان کیا اُنے کہا اے میرے بھتیجے سچ ہی جس نبی کے

مبعوث ہونے کا انتظار ہی مجھکو یہ خبر اہل کتاب اور علمارسے تحقیق ہو چکی ہی کہ اہل عرب کے اعلے درجہ کے
لوگونمیں پیدا ہوگا اور میں نسب بھی خوب جانتا ہوں اور تیرا نسب عربونمیں بڑھکر ہی پھر میں نے
اُس سے کہا کہ وہ نبی کیا کہیگا کہا کہ جیسا مشہور ہی وہ ہدایت کی باتیں کہیگا لیکن وہ ظلم نہ کریگا۔
اور نہ ظلم کیا جائیگا سو جب رسول اللہ مبعوث ہوے تو میں حضرتؐ کے رسالت کی تصدیق کر کے فوراً
ایمان لے آیا۔ واخرج ابن عساکر فی تاریخ دمشق عن کعب قال کان اسلام ابی بکر الصدیق
سببہ وحی من السماء وذالک انہ کان تاجرا بالشام فرأی رویا فقصہا علی بحیرا الراہب فقال لہ
من این انت قال من مکۃ قال من ایہا قال من قریش قال فایش انت قال تاجر قال صدق اللہ
رویاک فانہ یبعث نبی من قومک تکون وزیرہ فی حیاتہ وخلیفتہ بعد موتہ فاسرہا ابوبکر حتی
بعث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجاءہ فقال یا محمد ما الدلیل علی ما تدعی قال الرویا التی رأیت
بالشام فعانقہ وقبل ما بین عینیہ وقال اشہد انک رسول اللہ ترجمہ اور تخریج کی ابن عساکر
نے تاریخ دمشق میں کعب سے کہ ابوبکر کا اسلام لانا وحی کے سبب سے تھا اور قصہ اسکا یوں ہی کہ ملک
شام میں بحالت تاجری ابوبکر نے ایک خواب دیکھا تھا تو اثنا راہ میں بحیرا راہب سے اوس خواب کا
ذکر کیا بحیرا نے دریافت کیا کہ تو کہاں کا رہنے والا ہی کہا کہ مکہ کا کہا قریشی ہی کہاں پھر کہا
کیا پیشہ کرتا ہی کہا تاجر ہوں کہا بحیرا نے کہ اللہ تعالیٰ تیرا خواب سچا کرے تیری ہی قوم میں ایک
نبی مبعوث ہوگا کہ تو زندگانی بھر اُسکا وزیر ہوگا اور بعد میں خلیفہ ہوگا سو ابوبکر نے حضرتؐ کے
مبعوث ہونے تک اس خواب وتعبیر کو اپنے دل میں رکھا جب آپ مبعوث ہوے تو حضرتؐ سے آکر
کہا کہ آپ کے نبوت میں کیا دلیل ہی آپنے فرمایا کہ جو خواب تو نے ملک شام میں دیکھی تھی یہ
سنتے ہی ابوبکر نے اُنکو گلے لگا لیا اور پیشانی چوم لی اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تم
اللہ کے رسول ہو۔ واخرج ابن عساکر عن محمد بن عبد الرحمن البیاضی عن ابیہ عن جدہ
قیل لابی بکر ہل رأیت قبل الاسلام شیئا من دلائل النبوۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم قال
نعم وہل بقی احد من قریش او من غیر قریش لم یجعل اللہ لمحمد فی نبوتہ حجۃ بینا
انا قاعد فی شجرۃ فی الجاہلیۃ اذ تدنی علی غصن من اغصانہا حتی صار علی راسی فجعلت
انظر الیہ واقول ما ہذا فسمعت صوتا من الشجرۃ ہذا النبی یخرج فی وقت کذا وکذا فکون انت من

اسعد الناس به ترجمہ اور تخریج کی ہو ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمن بیاضی سے اور محمد نے اپنے باپ سے
اور باپ نے اُنکے دادا سے کہا کہ کسی نے ابوبکر سے دریافت کیا کہ تمنے اسلام لانیسے پیشتر کچھ حضرت کے نبی حق
ہونے کی دلیل دیکھی تھی اُنھوں نے کہا کہ قریش میں وہ کونسا شخص باقی رہگیا ہو جسکے اوپر حضرت کے نبوت
کی حجت ثابت نہیں ہو چکی پھر ابوبکر نے یہ قصہ بیان کیا کہ میں درخت کے نیچے بیٹھا تھا اُسکی شاخوں میں سے
ایک شاخ اسقدر جھکی کہ میرے سر کو لگ گئی پھر اُسمیں سے یہ آواز آئی کہ جس نبی کا انتظار ہو فلانے
سن اور فلانے ماہ میں مبعوث ہوگا تو اُسکی تصدیق کر کے سب سے بڑھکر سعادت حاصل کیجئے واخرج
ابونعیم عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ قال کان وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کدائرۃ القمر واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ترجمہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہو کہ ابوبکر صدیقؓ سے
کہا ابوبکرؓ نے کہ آنحضرت صلعم کا چہرہ مثل چاند کے گردہ کے تھا واللہ اعلم **دوسری فصل** میں ہی
بیان حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ کا۔ اخرج ابوموسی المدافعی فی الذیل عن ابن الکلبی عن عوانۃ قال
قال عمر لجلسائہ هل فیکم احد اوقع لنخبر من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجاهلیة
فقال طفیل بن زید الحارثی وکان قد اتت علیہ ستون ومائۃ سنۃ نعم یا امیر المومنین کان لما
بن معاویة علی ما بلغنا من کهانت فذکر الحدیث فی انذاره بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقوله
یا لیت انی الحقه * ولیتنی لا اسبقه * قال طفیل فاتانا خبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن
بتهامة فقلت یا نفس هذا ذاک الذی انذر به المامون قال وتراخت الایام الی ان وفد
فاسلمت ترجمہ تخریج کی ہو ابوموسی مدافعی نے ذیل میں ابن کلبی سے اُسنے عوانہ سے کہا کہ فرمایا عمرؓ نے
اپنے ہمنشینوں سے کہ جسکو حضرت صلعم کی نسبت کوئی بات یاد ہو تو کہو طفیل بن زید حارثی نے کہا کہ اچھا
اور اُنکی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی کہ آپکو خبر ہو کہ مامون بن معاویہ کیا کچھ غیب کے اخبار دیا کرتا وہ
لوگوں کو حضرت کی بعثت کی خبر وعظ میں ڈرایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ تمکو آکر ٹھیک کرینگے اور یہ
بھی کہتا تھا کہ اے کاش میں اُنسے ملوں اور اُنکی بعثت سے پہلے نہ مرجاؤں طفیل نے کہا کہ پھر مجھکو حضرت کے
مبعوث ہونے کی خبر ملی اُسوقت میں تہامہ میں تھا میں نے اپنی دل میں کہا کہ یہ وہی نبی ہیں کہ جنکے مبعوث
ہونیکا مامون ذکر کیا کرتا تھا۔ پھر کچھ دن گذرے جب حضرت کے پاس جماعتیں کی جماعتیں مشرف
بہ اسلام ہونیکو جانے لگیں تو اُسوقت میں بھی مسلمان ہو گیا۔ واخرج ابن عساکر من طریق الحسن عن

سلمان قال فقال عمر بن الخطاب لکعب اخبرنا من فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مولدہ
فقال نعم یا امیر المومنین قرأت فیما قرأت ان ابراھیم الخلیل وجد حجرا مکتوبا علیہ اربعۃ اسطر
الاول انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی والثانی انا اللہ لا الہ الا انا محمد رسولی طوبی لمن امن بہ واتبعہ
والثالث انی انا اللہ لا الہ الا انا من اعتصم بی نجا والرابع انی انا اللہ لا الہ الا انا الحرم لی والکعبۃ
بیتی من دخل بیتی امن عذابی **ترجمہ** اور تخریج کی ابن عساکر نے حسن کے طریق سابقہ سلمان سے کہ حضرت
عمرؓ نے کعب سے فرمایا کہ حضرت صلعم کے فضائل جو آپکی پیدائش سے پیشتر کی کتب سابقہ میں ہیں بیان کیجیے
کعب نے کہا کہ مینے اگلی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ کو ایک ایسا پتھر پایا تھا کہ جسمیں چار
سطریں لکھی ہوئی تھیں اول سطر یہ تھا کہ سوائے خدا تعالی کے کوئی معبود نہیں اللہ میں ہوں میری
عبادت کرو۔ دوسری سطر یہ تھا کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد میرا رسول ہے خوبی ہے اسکے لیے جو اسپر
ایمان لاوے اور اسکی اتباع کرے تیسری سطر یہ تھا کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو میرا حکم پکڑیگا وہ نجات پایگا چوتھی
سطر یہ تھا کہ میں ہی اللہ ہوں اور حرم میری ملک ہے اور کعبہ میرا گھر ہے جو میرے گھر میں آجائیگا میرے عذاب سے محفوظ
واخرج الطبرانی فی الاوسط والصغیر وابن عدی والحاکم فی المعجزات والبیھقی وابو نعیم وابن
عساکر عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی محفل من اصحابہ اذا جاء
اعرابی من بنی سلیم قد صاد ضبا فقال واللات والعزی لا امنت بک حتی یومن بک ھذا الضب
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ضب فقال الضب بلسان عربی مبین یفھمہ القوم جمیعا لبیک
وسعدیک یا رسول رب العالمین قال من تعبد فقال الذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ
وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النار عذابہ قال فمن انا قال انت رسول رب العلمین و
خاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک فاسلم الاعرابی لیس فی اسنادہ من ینظر
فی حالہ سوی محمد بن علی بن ولید البصری السلمی شیخ الطبرانی وابن عدی فقال البیھقی
الحمل فی ھذا الحدیث علیہ قال واقدی من طرق اخری عن عائشۃ وابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہما
وقد ذھب ابن دحیۃ ان ھذا الحدیث موضوع ولکن الذی قلت لحدیث عمر طریق اخر
لیس فیہ محمد بن علی ابن الولید اخرجہ ابو نعیم وقد ورد ایضا من حدیث علی اخرجہ ابن عساکر
لکن افادہ العلامہ جلال الدین سیوطی فی الخصائص الکبری **ترجمہ** اور تخریج کی ہے طبرانی نے اوسط اور

صغیر میں اور ابن عدی اور حاکم نے معجزات میں اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمر بن خطاب سے کہ آنحضرت
اپنے صحابہ کے مجمع میں بیٹھے تھے کہ یکایک ایک جنگلی آدمی ایک گوہ کو پکڑ لایا اور کہا اے محمد قسم ہے لات و
عزی کی میں تجھپر ہرگز ایمان نہ لاؤنگا جبتک یہ گوہ تجھپر ایمان نہ لاویگی آپنے فرمایا اے گوہ اُسنے نہایت
فصاحت کیساتھ عربی میں کہا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ کہ جسکو سب حاضرین خوب سمجھے پھر حضرت نے
گوہ سے فرمایا کہ تو کسکی بندگی کرتی ہے کہا جسکا عرش آسمان پر ہے اور زمین پر اُسکی سلطنت ہے اور دریا
میں اُسکا راستہ ہے اور جنت میں اُسکی رحمت اور دوزخ میں اُسکا عذاب ہے پھر فرمایا کہ میں کون ہوں
کہا کہ آپ رسول رب العالمین ہیں اور خاتم النبیین ہیں جو آپ کی تصدیق کرے مراد پائے اور جو آپ کو
جھٹلائے برباد ہووے یہ سنتے ہی وہ جنگلی ایمان لے آیا۔ اس حدیث کی اسناد میں کوئی شخص ایسا
نہیں ہے جسکی دیکھ بھال کیجائے ماسوائے محمد بن علی بن الولید بصری سلمی کے جو اُستاد طبرانی اور
عدی کا ہے سو بیہقی نے کہا کہ اس حدیث میں بار بوجہ اُسپر ہے واقدی نے روایت کیا ہے اسکو اور
طریقوں کے ساتھ عائشہ و ابو ہریرہ سے اور ابن دحیہ نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اسیطرح
ذہبی نے کہا لیکن میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کا اور بھی طریق ہے جسمیں محمد بن علی ابن الولید نہیں
چنانچہ اسکی تخریج ابو نعیم نے کی ہے علی کرم اللہ وجہ سے اور ایسے ہی علامہ جلال الدین سیوطی نے
خصائص کبری میں فرمایا ہے واخرج الحاکم والبیہقی والطبرانی فی الصغیر وابو نعیم وابن عساکر
عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف ادم الخطیۃ
قال یا رب اسئلک بحق محمد لما غفرت لی قال وکیف عرفت محمدا قال لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت
فی من روحک رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت
انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال صدقت یا ادم ولولا محمد ما خلقتک واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم ترجمہ اور تخریج کی ہے حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے صغیر میں ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمر
بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدم سے خطا سرزد ہوئی اور عتاب الہی میں
گرفتار ہوا تو اُسنے یہ کہا کہ میں بحق محمد تجھسے سوال کرتا ہوں کہ میرا گناہ بخشدے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ
تونے محمد کو کسطرح جانا عرض کیا کہ اے پروردگار جب تونے مجھکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور مجھ میں روح
پھونکی تو میں نے اپنا سر اُٹھایا تو عرش کے پایہ پر لکھا پایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سو میں نے جان لیا

کہ تونے اپنے نام کیساتھ دوسرا نام نہیں ملایا ہے مگر اپنے خاص پیارے کا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ آدم تونے سچ
کہا محمد نہوتا تو میں تجھکو بھی نہ پیدا کرتا **تیسری فصل** میں ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا۔ اخرج ابو نعیم عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا فی عیر الی الشام قبل ان یبعث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کنا بافواہ الشام وبہا کاھنۃ فتعرضتنا فقالت اتانی صاحبی
فوقف علی بابی فقلت الا تدخل قال لا سبیل الی ذلک خرج احمد جاء امر لا یطاق ثم انصرفت فرجعت
الی مکۃ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج بمکۃ یدعوا الی اللہ سبحانہ تعالی علیہ وعلیہم
ترجمہ ابونعیم نے تخریج کی عثمان بن عفان رض سے کہا عثمان نے کہ میں ایک قافلہ میں ملک شام کیطرف گیا تھا
جب ہم لوگ حدود شام میں پہونچے وہاں ایک عورت غیب کی خبر دینے والی تھی راستے میں ملی اور کہا
کہ جو میرا یار آسمان کی خبریں لادیا کرتا تھا ان دنوں وہ میرے دروازے پر آیا میں نے کہا اندر آؤ اور
کچھ خبریں سناؤ اُسنے کہا اب موقع نہ رہا احمد پیدا ہوگیا اور قابو سے بات باہر ہوگئی۔ پھر میں وہاں سے
مکہ کو واپس آیا تو حضرت رسول اللہ صلعم کو پایا کہ پردہ سکوت سے نکلکر خلقت کو اللہ تعالیٰ کیطرف ہدایت
کرتے ہیں۔ **چوتھی فصل** میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ فی احکام ابن
القطان عن علی رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نورا بین یدی ربی قبل
ادم باربعۃ عشر الف عام ترجمہ اور کتاب احکام ابن القطان میں ہے علی رض سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ
میں قبل از پیدائش آدم چودہ ہزار برس پیغمبر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور محض تھا۔ واخرج العدنی فی مسندہ
والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم وابن عساکر عن علی ابن ابیطالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن ادم الی ان ولدنی ابی وامی لم یصبنی
من سفاح الجاھلیۃ شیء ترجمہ اور عدنی نے اپنے مسند میں تخریج کی ہے اور طبرانی نے اوسط میں اور
ابونعیم اور ابن عساکر نے علی بن ابیطالب رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا کہ میں حضرت آدم کیوقت سے لیکر
نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ زنا سے اور بد فعلی جاہلیت کی میرے پاس تک نہیں پھٹکی۔ واخرج الحاکم
والبیہقی وابن عساکر عن علی ابن ابیطالب ان یہودیا کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر
فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال
اذن اجلس معک فجلس معہ فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء والغداۃ وکان

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تہددون الیھودی ویتوعدونہ فقالو یا رسول اللہ یھودی
ویحبسک قال منعنی ربی ان اظلم معاھدا ولا غیرہ فلما ترجل النہار اسلم الیھودی وقال شطرمالی
فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد بن
عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام ولیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق
ولا متزی بالفحشاء ولا الخنا اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وھذا مالی فاحکم فیہ
بما اراک اللہ وکان الیھودی کثیر المال **ترجمہ** تخریج کی حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے علی ابن طالب سے
کہ ایک یہودی کے چند دینار حضرتؐ کے ذمہ تھے اُسنے آپکے اوپر تقاضا کیا حضرتؐنے فرمایا کہ میں لاچار
ہوں میرے پاس اسوقت کچھ دینے کو نہیں اُسنے کہا کہ میں تمسے بدون لئے یہاں سے ہرگز نجاؤنگا۔
حضرتؐنے فرمایا کہ میں بھی تیرے پاس بیٹھ جاتا ہوں حضرتؐنے اُسجگہ تشریف رکھی یہانتک کہ پنجگانہ نماز وہیں
پڑھی صحابہ نے یہ کیفیت دیکھکر اُسکو ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا اور عرض کیا کہ یا حضرت کیا یہودی کا
یہ حوصلہ ہے کہ آپکو روک سکے آنحضرتؐنے فرمایا کہ مجھکو میرے ربّنے ظلم سے منع کیا ہے خواہ معاہد ہو یا اور کوئی
جب دن نکلا تو یہودی خود بخود مسلمان ہو گیا اور آدھا مال اُسیوقت فی سبیل اللہ دیدیا اور حضرتؐ کی
خدمت میں معذرت کی کہ جو کچھ مجھسے درباب تقاضا ظہور میں آیا اُسکا سبب یہ تھا کہ میں آپکی اُس
صفت کی جانچ کرتا تھا جو توراۃ میں آئی ہے کہ محمد بن عبد اللہ کی پیدائش کی جگہ مکہ ہے اور ہجرت کرنیکی
جگہ طیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ اور ملک اُسکا شام میں ہے اور وہ درشت خو سخت مزاج نہیں اور نہ بازاروں میں
شور کرنیوالا اور نہ اُسکی خصلت میں بیحیائی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور تم اُسکے رسول
ہو اور جو یہ نصف باقی میرا مال ہے یہ بھی آپ ہی کے حکم پر نثار ہے اور وہ یہودی بڑا مالدار تھا وفی
المواھب اللدنیہ روی عن علی ابن ابیطالب انہ قال لم یبعث اللہ نبیا من ادم فمن بعدہ
الا اخذ علیہ العھد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیومنن بہ ولینصرنہ و
یاخذ العھد بذالک علی قومہ وھو مروی عن ابن عباس ایضا موقوف علیہما لفظا مرفوع حکما
لانہ لا مجال للرای فیہ کما ذکر العماد بن کثیر فی تفسیرہ اھ باختصار **ترجمہ** مواہب لدنیہ میں علی ابن
ابیطالب سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حضرت آدم سے لیکر کوئی نبی ایسا نہیں آیا کہ جس سے اللہ
نے اس امر کا عہد نہ لیا ہو کہ محمد کا ظہور تمہارے وقت میں ہو تو تم اُسپر ایمان لانا اور اُسکی مدد کرنا

اور یہی وعدہ ہر ایک نبی اپنی قوم سے لیتا تھا۔ اور یہ حدیث ابن عباس رض اور علی رض سے موقوف بھی مروی
ہی لیکن باعتبار لفظوں کے موقوف ہی اور باعتبار معنی کے مرفوع ہی کیونکہ یہ بیان ایسا ہی کہ جسمیں عقل کو
دخل نہیں اور ایسے ہی عماد بن کثیر نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہی۔ واخرج ابن سعد عن علی رضی
اللہ تعالی عنہ قال بتنا لیلۃ بغیر عشاء فاصبحت فالتمست فاصبت ما اشتریت طعاما ولحما بدرھم
ثم اتیت بہ فاطمۃ فعجنت وطبخت فلما فرغت قالت لو اتیت ابی فدعوتہ فجئت الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول اعوذ باللہ من الجوع ضجیعا فقلت یا رسول اللہ عندنا طعام فھلم
فجاء والقدر تفور فقال اغرفی لعائشۃ فغرفت فی صحفۃ ثم قال اغرفی لحفصۃ فغرفت فی صحفۃ
حتی غرفت لجمیع نسائہ التسع ثم قال اغرفی لابیک وزوجک فغرفت فقال اغرفی فکلی فغرفت ثم
رفعت القدر وانھا لتفیض فاکلنا منھا ما شاء اللہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ترجمہ
اور تخریج کی ابن سعد نے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ایک رات ہمارے گھر میں فاقہ رہا صبحکو میں باہر نکلا اور تھوڑا
ایک درم کے پیدا کیا اور اُسی کا آٹا اور گوشت فاطمہ کو لاکر دیا اُنسے اُسکو گوندھا اور پکایا جب وہ پکاکر
فارغ ہوئی تو اُنسے کہا کہ اگر میرے باپ کو بھی تم بلالو تو بہتر ہو میں حضرت کے خدمتمیں آیا تو میں نے سنا کہ
آپ فرماتے تھے الٰہی میں تجھسے پناہ مانگتا ہوں رات کے بھوک سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے یہاں
کسیقدر کھانا ہی آپ تشریف لیچلیں آپ تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا کہ ہنڈیا جوش مار رہی ہی فاطمہ رض سے
فرمایا کہ اول عائشہ کیواسطے نکال اُنسے ایک رکابی میں اُنکے واسطے نکالا پھر فرمایا کہ حفصہ کیلئے نکال اُنسے
دوسری رکابی میں حفصہ کیلئے نکالا حتی کہ حضرت کی تمام نو بیبیوں کے واسطے نکالا پھر فرمایا کہ اپنے باپ
اور خاوند کیواسطے نکال اُنسے وہ بھی نکالا پھر فرمایا اب تو اپنے واسطے نکال اور کھا اُنسے اپنے واسطے
بھی نکال لیا پھر ہنڈیا جو اُٹھائی تو کیا دیکھتی ہیں کہ بھرپوری ہی اور اُسمیں وہی جوش ہی سو ہم مدت
اُسمیں سے کھاتے رہے۔ **پانچویں فصل** میں ہی بیان حضرت طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کا اخرج
نعیم من طریق حریش بن ابی حریش عن طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال وجد فی البیت حجر منقور فی
اسہ الاولی فدعی رجل فقرأہ فاذا فیہ عبد المنتخب المتوکل المنیب المختار مولدہ بمکۃ ومھاجرہ
لایذھب حتی یقیم السنۃ العوجاء ویشھد ان لا الہ الا اللہ امتہ الحمادون یحمدون اللہ
کثیرا یاتزرون علی اوساطھم ویطھرون اطرافھم ترجمہ تخریج کی ابونعیم نے ساتھ طریق حریش

بن ابی حریش کے طلحہ سے کہا کہ جب اول مرتبہ خانہ کعبہ شہید ہوا تو اُسمیں ایک پتھر لکھا ہوا نکلا بعد ازاں
ایک خواندہ آدمی کو بلایا تو اُسنے اُسپر سے یہ عبارت پڑھی۔ میرا بندہ سب میں منتخب اور متوکل اور
میری طرف رجوع ہونیوالا ہی اور برگزیدہ وہ ہی جسکے پیدائش کیجگہ مکہ اور ہجرت کیجگہ طیبہ ہی وہ دنیا سے
رخصت نہو گا جبتک وہ ٹیڑھے راستہ کو سیدھا نکردیگا اور وہ گواہی دیگا اس امر کی کہ سوا ے خدا کے
اور کوئی معبود نہیں اور امتی اسکے نہایت تعریف کرنیوالے ہیں تعریف کرتے ہیں وہ اللہ کی ہر ٹیلہ پر
اور تہبند ناف پر باندھتے ہیں اور ہاتھ پانوں کو پاک رکھتے ہیں۔ واخرج ابن سعد والبیہقی من طریق
ابراھیم بن محمد بن طلحۃ بن عبید اللہ حضرت سوق بصری فاذا راھب فی صومعۃ یقول سلوا اھل
ھذا الموسم ھل فیہم احد من اھل الحرم قال قلت نعم انا قال ھل ظھر احمد بعد قلت ومن احمد قال
ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب شھرہ الذی یخرج فیہ وھو اٰخر الانبیاء مخرجہ من الحرم ومہاجرہ
الی نخل وحجارۃ سباخ فایاک ان یسبق الیہ قال طلحۃ فوقع فی القلب ما قال فخرجت سریعا حتی قدمت
الی مکۃ فقلت ھل من حدث قالوا نعم محمد بن عبد اللہ الامین تنبأ وقد تبعہ ابن ابی قحافۃ
فخرجت حتی دخلت علی ابی بکر فاخبرتہ بما قال الراھب حتی دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ فسر بذالک واسلم ابو طلحۃ فاخذ نوفل بن العدویۃ ابا بکر وطلحۃ فشدھما فی حبل واحد
فلذالک سمیا القرینین واللہ سبحانہ تعالی اعلم وعلمہ اتم۔ ترجمہ اور تخریج کی ابن سعد اور بیہقی نے
طریق محمد بن ابراہیم ابن محمد بن طلحہ سے کہا فرمایا طلحہ بن عبید اللہ نے کہ میں بصرہ کے بازار میں جو گیا
تو کیا دیکھا کہ ایک شخص غیب کی خبر دینے والا اپنے عبادت خانہ میں بیٹھا ہوا اور معتقد وہ ہے یہ کہ پوچھا ہی
کہ اندنوں کے آنیوالوں سے دریافت کرو کہ ان میں کوئی حرم کا بھی آدمی ہی مینے کہا ہاں میں ہوں اُسنے
پوچھا کہ احمد کا ظہور تمھارے یہاں ہو چکا میں نے کہا کون احمد کہا جو عبد اللہ ابن عبد المطلب کا بیٹا ہی
جان تو کہ اسی مہینہ میں اُسکا ظہور ہو گا اور وہ ختم الانبیا ہی اور اُسکے ظاہر ہونیکی جگہ مکہ ہی اور ہجرت
کی جگہ ہی جہاں کھجور کے درخت اور پتھریلی زمین اور شوریلی ہی تجھکو چاہیے کہ تو اسکی طرف سبقت کرے
طلحہ کہتے ہیں کہ میرے دلمیں اُسکی بات گڑ گئی اور میں مکہ کے طرف جلد آیا اور دریافت کیا کہ کوئی نبوت
کا مدعی پیدا ہوا ہی لوگوں نے کہا ہاں محمد بن عبد اللہ جسکو امین کہا کرتے تھے اور اُسکے ساتھ ابو قحافہ
کا بیٹا بھی ہو گیا پھر میں وہاں سے نکلکر ابو بکر کے پاس آیا اور بصرے کے راہب کا قصہ بیان کیا

ابو بکر نے یہ خبر حضرت صلعم کو جا کر دی جو حضرت کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوئی پھر ابو طلحہ بھی ایمان لائے
بعدہ ابو طلحہ اور ابو بکر کو نوفل بن خویلد نے کہ اُس وقت سردار تھا اسلام قبول کر لینے کے سبب ایک
رسے میں باندھا اسی لئے انکو قرینین کہتے ہیں۔ **چھٹی فصل** میں ہے بیان حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا واخرج البغوی فی معجمہ عن عبد اللہ بن الزبیر عن الزبیر انہ قال لہ یابنی کانت عندی
امک وعند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالتک عائشۃ وبینی وبینہ من الرحم والقرابۃ
ما قد علمت وعمۃ ابی ام حبیبۃ بنت اسد جدتہ وامی عمتہ وامہ امنۃ بنت وھب بن عبد
مناف وجدتی ہالۃ بنت وھب بن عبد مناف وزوجتہ خدیجۃ بنت خویلد عمتی اہ کذا
فی کتاب النضرۃ فی فضائل العشرۃ والضافیہ عن الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انک بارکت فی صحابتی فلا تسلبھم البرکۃ واجمعھم
علی ابی بکر ولا تنثر امرہ فانہ لم یزل یوثر امرک علی امرہ اللھم واعز عمر بن الخطاب وصبر عثمان و
وفق علیا واغفر لطلحۃ وثبت الزبیر وسلم سعدا ووقر عبد الرحمن والحق بالسابقین الاولین
من المھاجرین والانصار والتابعین باحسان ترجمہ اور تخریج کی بغوی نے اپنے کتاب معجم میں عبد اللہ
بن زبیر سے کہ زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ سے یہ کہا کہ اے میرے بیٹے تیری ماں میرے نکاح اور تیری خالہ
عائشہ رسول اللہ کے نکاح میں ہے اور جو رشتہ اور قرابت میرے اور حضرت کے درمیان میں ہے کا ہے وہ
تو جانتا ہے اب اوپر کی قرابت کا حال سن کہ میرے باپ کی پھوپھی ام حبیبہ بنت اسد حضرت کی دادی ہیں
اور میری ماں حضرت کی پھوپھی ہیں اور انکی ماں بنت وہب بن عبد مناف اور میری دادی ہالہ بنت
وہب بن عبد مناف دونوں بہنیں ہیں اور حضرت کی بیوی خدیجہ میری پھوپھی ہیں ایسے ہی کتاب
ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ میں مذکور ہے۔ اور اسی معجم میں یہ بھی ہے کہ زبیر بن العوام نے کہا دعا کی
رسول اللہ صلعم نے الٰہی میرے صحابہ کو تو نے برکت عطا فرمائی ہے برکت اُنسے تو چھین نہ لیجیو اور ان سبکو
میرے بعد ابو بکر کی خلافت پر متفق کر دیجیو اور ابو بکر کے کام کو پراگندہ نہ کیجیو کیونکہ اُنہے مدام اپنے کام پر
تیرے کام کو مقدم رکھا ہے الٰہی عمر کو عزت اور عثمان کو صبر اور علی کو توفیق اور طلحہ کو بخشش اور زبیر کو ثبات
قدمی اور سعد کو سلامتی اور عبد الرحمن کو توقیر عطا فرمائیو اور ان سبکو تو السابقین الاولین من المہاجرین
والانصار والتابعین باحسان کا مصداق کیجیو واخرج الحافظ الثقفی وخرج الملا فی سیرتہ

اور ادبعد قوله ولاتسلبهم البركة وبارکت لاصحابی فی ابی بکر ولاتسلبهم البركة واجمعهم
عليه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم ترجمہ تخریج کی ہو اسکی حافظ ثقفی اور واحدی نے
اپنی سند میں مگر واحدی نے بعد جملہ ولاتسلبهم البركة کے یہ عبارت زیادہ کی کہ میرے صحابہ کو برکت دے
ابوبکر کی اطاعت میں اور اُنسے برکت نہ چھین اور اُنکو ابوبکر پر اُنکا جماؤ کردے ساتویں فصل
میں بیان ہو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ اخرج ابونعیم عن عبد الرحمن
بن عوف عن امه الشفاء بنت عوف (اسلمت وهاجرت) قالت لما ولدت امنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقع على يدى (لايعارضه الرواية ثم وقع على الارض لجواز ان ذلك
بعد هذا بقرينة ثم فاستهل (اى صاح) فسمعت قائلا (اى ملكا) يقول رحمك الله قالت
الشفاء واداء لى مابين المشرق والمغرب حتى نظرت الى بعض قصور الروم قالت ثم البسته
واضجعته فلم انشب (اى البث) الا قليلا ان غشيتنى ظلمة ورعب وقشعريرة بضم القاف
وفتح الشين عن يمينى فسمعت قائلا يقول اين ذهبت به قال الى المغرب واسفر عنى
ذلك (اى انكشف) ثم عاودنى الرعب والقشعريرة عن يسارى فسمعت قائلا يقول
اين ذهبت به قال الى المشرق قالت فلم يزل الحديث منى على بالى حتى بعثه الله فكنت
فى اول الناس اسلاما اى جملة السابقين اهـ. والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم
ترجمہ تخریج کی ابونعیم نے عبد الرحمن بن عوفؓ سے وہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب
آمنہ نے حضرت کو جنا اوّل میں نے اپنے ہاتھوں پر لیا پھر زمین پر لٹایا حضرت اُسوقت چھینکے میں نے
سنا کہ کوئی کہتا ہو کہ اللہ نے تجھپر رحمت فرمائی اور میرے سامنے مشرق سے مغرب تک روشنی ہوگئی
یہانتک کہ اُس روشنی میں میں نے ملک روم کے محل دیکھے پھر میں نے اُنکو کپڑے میں لپیٹ کر
لٹادیا اور کچھ یوں ہی دیر گذری کہ مجھکو ایک اندھیری چھاگئی اور دلمیں رعب سما گیا اور بدن پر
رونگٹا کھڑا ہوگیا تو داہنی طرف سے مجھکو یہ آواز آئی کسی نے کہا کہ اسکو کہاں لے گئے تھے
دوسرے نے جوابدیا کہ مغرب کیجانب پھر وہ اندھیرا وغیرہ کچھ نہ رہا پھر دوبارہ میری وہی حالت
ہوگئی اور اسی حالت میں بائیں جانب سے کیا سنتی ہوں کہ کوئی کہتا ہو کہ اسکو کہاں لے گئے تھے
کسی نے جوابدیا کہ مشرق کیطرف یہ کیفیت جو گذری تھی میرے دلمیں اکثر خیال آتا تھا کہ یہ کوئی

رنگ دکھائیگی سو اللہ تعالیٰ نے انکو نبی بناکر بھیجا اسی لئے میں نے اسلام میں سبقت کی کہ جماعت سابقین میں داخل ہوئے

آٹھویں فصل میں، ہی بیان حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

اخرج ابونعیم عن سعد ابن ابی وقاص قال اقبل عبد اللہ ابن عبد المطلب ابو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بناء له وعلیه اثر الطین والغبار فمر بلیلی العدویة فلما رأته درأت ما بین عینیه ودعته الی نفسها وقالت له ان وقعت بی فلك مائة من الابل قال لها عبد اللہ بن عبد المطلب حتی اغسل من هذا الطین فارجع الیك فدخل عبد اللہ علی امنة بنت وهب فوقع بها فحملت برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرجع الی لیلی فقال لها هل لك فیما قلت قالت لا قال ولم قالت لانك مررت بی وبین جبینك نور ثم رجعت الی وقد انتزعته امنة منك وفی لفظ لقد دخلت بنور ما خرجت به ولئن کنت اَلممت بامنة لتلدن ملکا

ترجمہ اور تخریج کی ابونعیم نے سعد بن وقاص سے کہا رسول اللہؐ کے والد عبداللہ بن عبد المطلب اپنا مکان چن رہے تھے مٹی گارہ میں سنے ہوئے تھے اتفاقاً لیلی عدویہ کے پاس ہو کر گزرے اُسنے اُنسے بُرے کام کی خواہش کی اور کہا کہ سو اونٹ دونگی انھوں نے کہا اچھا میں نہا کر آؤں گا جب گھر میں گئے اپنے زوجہ آمنہ سے صحبت کرکے پھر لیلی کے پاس آئے کہا کہ اب بھی تجھکو خواہش ہی جو پیشتر تونے استدعا کی تھی اُسنے کہا اب نہیں اُنھوں نے کہا کیوں اُسنے کہا پہلے جسوقت تو آیا تھا تیری پیشانی میں ایک نور تھا اور اب اُسکو آمنہ نے چھین لیا اور ایک روایت میں اسطرح ہی کہ جس نور کے ساتھ تو اپنے گھر گیا تھا وہ نور لیکر نہ نکلا اگر تونے آمنہ سے صحبت کی ہوگی تو البتہ بادشاہ پیدا ہوگا۔ وفی کتاب الریاض النضرة فی فضائل العشرة عن عائشة بنت سعد قالت سمعت ابی یقول رأیت فی المنام قبل ان اسلم بثلث کانی فی ظلمة لا ابصر شیئا اذ اضاء لی قمر فاتبعته فکانی انظر الی من سبقنی الی ذلك القمر فانظر الی زید بن حارثة والی علی ابن ابی طالب وابی بکر وکانی اسألهم متی انتهیتم الی منها وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یدعو الی الاسلام مستخفیا فلقیته فی شعب اجیاد وقد صلی العصر فقلت له الی ما تدعو قال تشهد ان لا اله الا اللہ وانی رسول اللہ قلت اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد انك رسول اللہ فما تقدمنی الا هم الفضائلی اهـ واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

ترجمہ اور کتاب ریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ میں عائشہ بنت سعد سے روایت ہو کہا اُسنے
کہ میرے باپنے مجھسے بیان کیا کہ میں نے مسلمان ہونے سے تین روز پیشتر ایک خواب دیکھا تھا کہ گویا
میں ایک اندھیرے میں ہوں کہ کچھ نظر نہیں آتا اچانک چاند روشن نظر آیا اور میں اس چاند کے
پیچھے ہو لیا پھر ان لوگوں کو دیکھا جو اُس چاند کیطرف مجھسے پیشتر گئے ہوئے تھے اُنہیں سے زید
بن حارث اور علی بن ابیطالب اور ابوبکر کو دیکھا اور اُنسے دریافت کیا کہ تم یہاں کب سے آئے ہو بعد
اس خواب کے سنا کہ رسول اللہؐ اسلام کیطرف خلقت کو پوشیدہ طور پر بلاتے ہیں میں بھی اجیاد کی
گھاٹی میں اُنسے ملا تو اُسوقت انھوں نے عصر کی نماز پڑہی تھی میں نے حضرت سے دریافت کیا کہ تم کس
چیز کیطرف کو بلاتے ہو کہا اس بات کیطرف کہ تو گواہی دے اس امر کی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں
میں اللہ کا رسول ہوں میں نے اُسیوقت کہ دیا کہ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ سوائے اللہ کے
اور کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ **نویں فصل** میں ہو بیان حضرت سعید بن زیدؓ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ عن سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال خرج ورقۃ بن نوفل
وزید بن عمرو یطلبان الدین حتی مرا بالشام فاما ورقۃ فتنصر واما زید فقیل لہ
ان الذی تطلب امامک فقال فانطلق حتی اتی الموصل فاذا ہو براہب قال من این اقبل
صاحب الراحلۃ قال من بیت ابراہیم قال ما تطلب قال الدین فعرض علیہ النصرانیۃ
فقال لا حاجۃ لی فیہا وابی ان اقبل فقال ان الذی تطلب یظہر بارضک فاقبل وہو
یقول لبیک حقا حقا تعبدا ورقا متا مجتمعنی فانی جاشم حاجہ ای تحملنی عذت
بما عاذ بہ ابراہیم قال ومر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابو سفیان بن الحارث
یا کلان من سفرۃ لہما فدعواہ الی الغداء فقال یا ابن اخی انی لا اکل مما ذبح علی
النصب قال فما روی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یوم ذلک اکل مما ذبح علی النصب حتی
بعث صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتاہ سعید بن زید فقال ان زید اکان کما قد رایت
وبلغک استغفر لہ قال نعم وانہ یبعث یوم القیمۃ امۃ واحدۃ اخرج ابو عمر۔ واللہ
سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ترجمہ۔ سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو
وہ کہتے ہیں کہ ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو دونوں دین کے طلب میں نکلے جبکہ ملک شام میں پہونچے

تو ورقہ بن نوفل تو نصرانی ہو گئے اور زید سے یہ بات کہی گئی کہ جسکی تمکو طلب ہے وہ آگے تلاش کرو
پس زید وہاں سے چلے یہانتک کہ موصل میں پہونچے پس ملاقات کی وہاں اُنسے ایک راہب نے
اُسنے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو زید نے جواب دیا کہ جس گھر کو ابراہیمؑ نے بنایا ہے یعنی کمہ مغظمہ سے
آیا ہوں اُسنے پوچھا کس چیز کی طلب میں نکلے ہو کہا دین کی راہب نے کہا نصرانی ہو جاؤ زید نے
قبول کرنیسے انکار کیا اور کہا کہ اُسکی مجھکو حاجت نہیں پھر راہب نے کہا کہ جسکو تم طلب کرتے ہو
وہ تمھاری ہی زمین میں ظہور کریگا پس زید چلے کہتے ہوے تیری ہی خدمت میں حاضر ہوں
بیشک اور بے شبہہ بندہ بنکر غلام ہو کر جب بوجھ ڈالیگا مجھپر اُٹھاؤنگا میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ
اُس چیز کے جسکے ساتھ ابراہیمؑ نے پناہ پکڑی ہو کہا راوی نے جب زید مکہ میں آئے تو حضرتؐ اور
ابو سفیان کو دسترخوان پر کھانا کھاتے پایا پس بلایا اُنھوں نے طرف طعام کے زید نے جواب دیا
کہ اے بھتیجے میں نہ کھاؤنگا وہ کھانا جو ذبح کیا گیا ہو گا تو نپر کہا راوی نے پس نہ دیکھے گئے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُسدن سے کہ کھایا ہو آپنے وہ طعام جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہوے
یہانتک کہ آپ مبعوث ہوے طرف اللہ کے پس سعید ابن زید آئے اور کہا کہ زید کے حال کو
حضورؐ نے ملاحظہ فرمایا آپ استغفار کریں اُسکے لئے آپنے وعدہ فرمایا اور فرمایا کہ وہ اُٹھیگا قیامت کو
جماعت بنکر تخریج کی اسکو ابو عمر نے

فصل دسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا اخرج البیھقی وابو نعیم عن ابی عبیدۃ بن الجراح ومعاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان الامر ھذا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم کائن ملکا عضوضا ثم
کائن عتوا وجبریۃ وفسادا فی الامۃ یستحلون الفروج والخمور والحریر وینصرون علی
ذلک ویرزقون ابدا حتی یلقوا اللہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ترجمہ تخریج کی بیہقی اور ابو نعیم
نے ابی عبیدۃ بن الجراح اور معاذ بن جبل سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے کہ فرمایا اول ظہور
دین کا نبوت اور رحمت ہے اسکے بعد خلافت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت گزندہ ہوگی اسکے
بعد سرکشی اور ظلم اور ریاست میں فساد ہو گا حلال جانینگے شرمگاہوں اور شرابوں کو اور ریشمی لباس
کو اور مدد کئے جائینگے اور روزی دیے جاوینگے ہمیشہ یہانتک کہ ملاقات کرینگے اللہ
تعالیٰ سے۔

چوتھا باب

بیان میں ہی روایات صحیحہ کے جو کہ اس باب میں ہیں تقیید صحابہ اور صحابیات اور ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے۔ سو اب بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اوپر اکتفا کیا جاتا ہی اور جو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے ہیں انیس سے تھوڑا سا تبرکاً و تیمناً ذکر ہوتا ہی اور اس باب میں بتیس ۳۲ فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہی بیان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

اخرج الحاکم والبیہقی وابو نعیم من طریق ابی عون مولی المسور بن مخرمة عن المسور بن مخرمة عن ابن عباس عن ابیه قال قال عبد المطلب قدمنا الیمن فی رحلة الشتاء فنزلت علی حبر من الیهود فقال رجل من اهل الزبور (یعنی الکتاب) من الرجل قلت من قریش قال من ایهم قلت هاشم قال اتاذن لی ان انظر الی بعضك قلت نعم ما لم یکن عورة قال ففتح احدی منخری فنظر فیه ثم نظر فی الاخر فقال اشهد ان فی احدی یدیك ملکا وفی الاخری نبوة وارٰی ذلك وفی لفظ وانا نجد ذلك فی بنی زهرة فکیف ذلك قلت لا ادری قال هل لك من شاعة قلت وما الشاعة قال الزوجة قلت اما الیوم فلا قال فاذا تزوجت فتزوج منهم فرجع عبد المطلب الی مکة فتزوج هالة بنت وهب بن عبد مناف

تخریج کی حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے طریق ابی عون مولی مسور بن مخرمہ سے اس نے مسور بن مخرمہ سے اسنے ابن عباس سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا عبد المطلب نے جب ہم یمن میں پہونچے جاڑوں میں تو اترا میں نزدیک ایک عالم یہود کے پس کہا ایک شخص نے اہل زبور سے کہ یہ شخص کہاں کا ہی۔ میں نے کہا قریش سے ہوں کہا اسنے کون قریش سے میں نے کہا ہاشم سے کہا تم مجھکو اذن دیتے ہو کہ میں تمہارا بعض بدن دیکھوں میں نے کہا کیا مضائقہ ہی بشرطیکہ وہ جگہ شرم کی نہ ہو پس کھولا نتھنا میرا کہ دیکھا پھر دوسرا دیکھکر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے ایک ہاتھ میں ملک ہی اور دوسرے میں نبوت اور میں اسکو دیکھتا ہوں اور ایک روایت میں الفاظ ہیں اور ہم پاتے ہیں اسکو زہرہ میں پس کیونکر ہی امر میں بولا مجھے علم نہیں پھر اسنے کہا تمہاری بیوی ہی میں نے کہا ابھی نہیں۔ کہا اب جاکر نکاح کرلو۔

پس آئے عبد المطلب مکہ میں اور انہوں نے نکاح کیا ہالہ بنت وہب بن عبد مناف سے

فولدت حمزة وصفية وتزوج ابنه عبد الله
امنة بنت وهب فولدت له رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقالت قريش فلج عبد الله على ابيه
واخرج ابو نعيم عن عباس قال كان في عهد
الجاهلية اذا ولد لهم المولود من تحت الليل
رموه تحت الاناء فلا ينظرون اليه حتى يصبحوا
فلما ولد النبي صلى الله عليه وسلم طرحوه تحت
البرمة فلما اصبحوا اتوا البرمة فاذا هي قد انفلقت
ثنتين وعيناه الى السماء فعجبوا من ذلك و
دفع الى امراة من بني بكر ترضعه فلما
دخل عليه الخير من كل جانب ولها شويهات
فبارك الله فيها فنمت وزادت واخرج
البيهقي وابو نعيم وابن عساكر عن العباس
بن عبد المطلب قال ولد النبي صلى الله عليه
وسلم مختونا مسرورا واعجب ذلك عبد المطلب
وحظي عنده وقال ليكونن لابني هذا شان و
الله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

پس جنا انہوں نے حمزہ اور صفیہ کو اور نکاح کیا اپنے بیٹے
عبد اللہ کا آمنہ بنت وہب سے پس پیدا ہوئے انسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا قریش نے فلاح پائی عبد اللہ نے اپنے باپ پر
اور تخریج کی ابو نعیم نے عباس سے کہ عادت عرب کی تہی ایام
جاہلیت میں کہ جب انکے ہاں رات کو بچہ پیدا ہوتا تو اسکو
ڈھکتے نیچے کسی برتن کے اور صبح تک اس کو نہ دیکھتے
پس جب پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو انکو بہی ڈھکا نیچے
ہانڈی کے جب صبح کو دیکھا تو ہانڈی دو ٹکڑے ہوئی
پڑی تہی اور آپکی آنکھیں آسمان کیطرف ہیں پس متحیر ہوئے
اور آپکو سپرد کیا ایک عورت کے قبیلہ بنی بکر سے جب دودھ
پلایا اس نے تو گھیر لیا اس کو ہر طرف سے خیر نے اور اسکے پاس
ایک بکری کا بچہ تہا اسمیں برکت ہوئی بڑھا اور اولاد کثیر ہوئی
اور تخریج کی بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت عباس
بن عبد المطلب سے کہا پیدا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ختنہ کیے ہوئے ناف بریدہ اس امر سے کمال تعجب کیا عبد المطلب نے
اور بہت دوست رکہا آپکو اور کہا میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہی

دوسری فصل میں ہی بیان حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قوله تعالى و
تقلبك في الساجدين من صلب نبي الى صلب نبي
ولو مع الوسائط حتى اخرجتك نبيا رواه البزار
وكذا رواه ابن سعد وابو نعيم في الدلائل بسند صحيح
والطبراني ورجاله ثقات وعنه اي عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنهما ايضا في تفسير الاية قال لم يزل النبي

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی اس آیت کی تفسیر میں
وتقلبك في الساجدين یعنی انتقال آپکا صلب نبی سے صلب نبی
کیطرف اگرچہ باواسطہ ہو یہانتک کہ آپ نبی ہوئے روایت کی
بزار نے اور اسی طرح ابن سعد و ابو نعیم نے دلائل میں بسند صحیح اور
طبرانی نے اور اسکے سب راوی ثقہ ہیں - اور ان ہی ابن عباس
سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہی کہا بزار انتقال فرماتے رہے نبی

صلی الله علیه وسلم ینقلب فی اصلاب الانبیاء
حتی ولدته امه امنة رواه ابو نعیم وروی
ابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ
عنهما انه قال کان من دلالة حمل امنة برسول
الله صلی الله علیه وسلم وهذا موقوف
لفظا وحکمه الرفع اذ لا یقال رایا ان کل دابة
لقریش نطقت تلک اللیلة وقالت حمل برسول
الله صلی الله علیه وسلم ورب الکعبة وهو
امام الدنیا وسراج اهلها وفی نسخة امان بالنون
ای امانها من العاهات العامة وما ارسلناک
الا رحمة للعالمین وسراج اهلها ولم یبق سریر
الملک من ملوک الدنیا الا اصبح منکوسا وفرت
وحوش المشرق الی وحوش المغرب بالبشارات و
کذلک اهل البحار یبشر بعضهم بعضا وله فی کل
شهر من شهور حمله نداء فی الارض ونداء فی السماء ان
ابشروا فقد آن ان یظهر ابو القاسم صلی الله علیه وسلم
میمونا مبارکا الحدیث وهو شدید الضعف و
عن غیره ای غیر ابن عباس لم یبق فی تلک اللیلة دار
الا اشرقت ولا مکان الا دخله النور ولا دابة
الا نطقت وروی الحافظ ابو بکر بن عائذ عن
ابن عباس رضی الله تعالی عنهما انه قال لما ولد
صلی الله علیه وسلم قال فی اذنه رضوان
خازن الجنان ابشر یا محمد فما بقی لنبی علم

صلی اللہ علیہ وسلم پشتوں میں انبیاء کی یہاں تک کہ
متشرف بولادت ہوئیں آپ کی والدہ آمنہ - روایت کی ابو نعیم نے
دلائل میں اور ابن عباسؓ سے موقوفاً مروی ہے لیکن حکماً مرفوع
ہے کہ اس مضمون میں رائے کو کچھ دخل نہیں - وہ کہتے ہیں کہ آپکے
حمل کی علامت یہ تھی کہ قریش کے چوپائے اس رات کلام کرتے اور
کہتے تھے کہ رب کعبہ کی قسم شرف حمل میں تشریف لائے
رسول اللہ صلعم اور آپ پیشوا ہیں تمام اہل دنیا کے
اور ایک نسخہ میں ہے کہ آپ امان ہیں تمام آفتوں سے

وما ارسلناک الا رحمة للعلمین

اور آپ چراغ ہیں واسطے اہل دنیا کے اور
کسی بادشاہ کا کوئی تخت باقی نہ رہا جو اوندھا
نہ ہو گیا ہو اور بشارت دیتے پھرتے تھے
جانور پورب کے پچھم والے جانوروں کو اور
اسی طرح دریائی جانور آپس میں بشارت دیتے تھے اور
ہر مہینہ میں حمل پاک کے مہینوں سے ایک ندا زمین میں اور ایک آسمان میں
دیجاتی تھی کہ مبارک ہو آپہونچا وقت ظہور ابو القاسم صلعم کا
جو کثیر البرکت ہیں - اور یہ حدیث بہت ضعیف ہے اور دوسری
حدیث میں جو غیر ابن عباسؓ سے مروی ہے وارد ہوا اس رات کوئی مکان
نہ رہا مگر روشن ہوا اور اسمیں نور داخل ہوا اور کوئی چارپایہ
نہ رہا مگر بولا - اور روایت کیا حافظ ابو بکر بن عائذ نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے تحقیق انہوں نے کہا جب پیدا ہوئے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم آپکے کان میں آواز دی رضوان
خازن جنت نے کہ مبارک ہو یا محمد نہ باقی رہا علم کسی نبی کا

الا وقد اعطیتہ فانت اکبرھم علما واشجعہم قلبا
ارسلہ ابن عباس ومرسل الصحابة وصل فی
الاصح وحکمہ الرفع اذ لا مجال فیہ للرای وروی
محمد بن سعد من حدیث جماعة منہم عطاء
بن ابی رباح وابن عباس ان امنة بنت وھب
قالت لما فصل ای خرج منی تعنی ترید امنة
النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج معہ نور اضاء لہ
مابین المشرق والمغرب ثم وقع الی الارض معتمدا
علی یدیہ ثم اخذ قبضة من التراب فقبضہا
ورفع راسہ الی السماء وروی احمد فی المسند
عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال
ولد صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین واستنبی
(ای نبی فالسین للتوکید) یوم الاثنین وخرج
مہاجرا من مکة الی المدینة یوم الاثنین
ودخل المدینة یوم الاثنین ورفع صلی اللہ
علیہ وسلم الحجر الاسود الی موضعہ فوضعہ
فیہ بیدہ المبارکة یوم الاثنین وفیہ ارسال
صحابی لانہ لم یدرک ذلک وکان فی الھجرة
ابن ثلاث سنین اھ شرح المواھب للعلامة
الزرقانی بالتقاط واختصار واخرج
ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
قال کان من دلالات حمل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان کل دابة کانت

مگر آپ کو عطا ہوا سو آپ سب سے بڑھکر ہیں علم میں اور سب سے
زیادہ شجاع ہیں۔ اسکو ارسال کیا ہو ابن عباس نے اور ارسال صحابہ کا
وصل کے حکم میں ہو گویا مرفوع ہو۔ کیونکہ رائے کو اسمیں دخل نہیں
اور روایت کیا محمد بن سعد نے ایک جماعت سے جن میں عطاء
بن رباح اور ابن عباس ہیں کہ فرمایا آمنہ بنت وہب نے
کہ جبکہ جدا ہوئے مجھسے حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم تو نکلا
ہمراہ آپ کے ایسا نور جس نے مشرق سے مغرب
تک کل روشن کر دیا پھر جھکے آپ طرف زمین کے دونوں
ہاتھ رکھے اسپر اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور
سر مبارک بلند کیا طرف آسمان کے۔ اور روایت کیا امام احمد نے
اپنی مسند میں ابن عباسؓ سے۔ کہا پیدا ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن اور نبوت ظاہر
ہوئی آپکی پیر کے دن اور ہجرت کی آپ نے مکہ معظمہ سے
طرف مدینہ طیبہ کے پیر (دوشنبہ) کے دن اور آپؐ
داخل ہوئے مدینہ منورہ میں پیر کے دن اور حجر اسود کو
آپ نے اپنے دست مبارک سے رکھا اسکی جگہ پر پیر کے
دن۔
اور تخریج کی ہو ابو نعیم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے۔ کہا آپ کے حمل کی علامات سے
یہ تھا کہ ہر چوپایہ قریش کا اس رات کو گویا ہوا
کہ آج کی رات رہبر دو کونین آقائے دارین
رحمۃ للعالمین۔ سید الانبیاء والمرسلین۔
باعث تخلیق مخلوقات صاحب آیات بینات

لقریش نطقت تلك اللیلة وقالت حمل رسول
الله صلی الله علیه وسلم ورب الکعبة وهو
امان الدنیا وسراج اهلها ولم تبق کاهنة
فی قریش ولا فی قبیلة من قبائل العرب الا حجبت
عن صاحبتها وانتزع علم الکهنته منها ولم
یبق سریر ملك من ملوك الدنیا الا اصبح
منکوسا والملك الاخرسا لا ینطق یومه
ذلك ومرت وحش المغرب الی وحش المشرق
بالبشارات وکذلك اهل البحار یبشر بعضهم
بعضا له فی کل شهر من شهوره نداء فی
الارض ونداء فی السماء ان ابشروا فقد
ان لابی القاسم ان یخرج علی الارض میمونا
مبارکا قال وبقی فی بطن امه تسعة اشهر
کملا لا تشکو وجعا ولا ریحا ولا مغصا ولا ما
یعرض النساء من ذوات الحمل من الثقل
وهلك ابوه عبد الله وهو فی بطن امه فقالت
الملائکة الهنا وسیدنا بقی نبیك هذا یتیما
فقال الله انا له ولی وحافظ ونصیر وتبرکوا
بمولوده فمولوده میمون مبارك وفتح
لمولوده ابواب السماء وجنانه فکانت
امنة تحدث عن نفسها وتقول اتانی آت
حین مربی من حمله ستة اشهر فوکزنی
برجله فی المنام وقال یا امنة انك قد حملت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکم مادر میں تشریف لائے
قسم ہی رب کعبہ کی کہ وہ امان ہیں اہل دنیا کے
اور چراغ ہیں ان کے واسطے۔ اور نہ باقی رہا علم
کسی کاہن کا مگر جاتا رہا۔ اور الٹے ہو گئے
تخت دنیا بھر کے بادشاہوں کے اُس
صبح کو۔ اور تمام بادشاہ اسدم گونگے ہو گئے
کہ اس روز ان میں کلام کرنے کی طاقت نہ رہی
اور تمام جانور مغرب و مشرق کے باہم مبارکباد دیتے تھے
اور دریائی جانوروں کا بھی یہی حال ہوا۔ اور ہر
مہینہ میں حمل کے مہینوں سے ایک آواز دیجاتی
تھی زمین میں اور ایک آسمان میں کہ خوشخبری اور
بشارت ہو کہ وقت آیا ظہور ابو القاسمؐ کا کہ وہ بڑی
برکت والے ہیں۔ اور آپ پورے نو مہینے شکم مادر
میں رہے اور نہ شکایت ہوئی کسی قسم کی گرانی وغیرہ کی
جس طرح ہوتی ہی عورتوں کو حمل میں گرانی اور
آپکے والد کا انتقال ہو گیا آپ کی ولادت سے پہلے۔
پس کہا فرشتوں نے یا الٰہی آپکا محبوب نبی یتیم ہوا
جناب باری نے ارشاد فرمایا کہ میں اسکا حافظ نگہبان و
مددگار رہوں برکت حاصل کرو اسکی جائے ولادت سے کہ وہ متبرک
ہی۔ کھولے جاویں دروازے آسمان اور جنت کے اور آمنہ
اپنا حال بیان کرتی ہیں کہ جب چھ مہینے حمل کے
گذر لیے ایک آنے والا آیا اور پیر سے مجھکو
آگاہ کیا۔ اور کہا کہ اے آمنہ تو بار دار ہوئی

بخير العالمين جميعا طرا فاذا ولدته فسميه
محمدا فكانت تحدث عن نفسها وتقول لقد
اخذني ما ياخذ النساء ولم يعلم بي احد من
القوم فسمعت وجبة شديدة وامرا عظيما فهالني
ذلك فرايت كان جناح طير ابيض قد مسح
على فؤادي فذهبت عني كل رعب وكل وجع
كنت اجد ثم التفت فاذا انا بشربة بيضاء
لبنا وكنت عطشى فتناولتها فشربتها فاضاء
مني نور عال ثم رايت نسوة كالنخل لطوال
كانهن من بنات عبد مناف يحدقن بي
فبينا انا اعجب اذا بديباج (وفي نسخة تعجب و
اقول واغوثاه من اين علمن بي قال في غير هذه
الرواية فقلن لي نحن آسية امراة فرعون و
مريم بنت عمران وهولاء من حور العين واشتد
الامر انا اسمع الوجبة في كل ساعة اعظم مما
تقدم فبينما انا كذلك اذا بديباج) ابيض قد مد
بين السماء والارض فاذا قائل يقول خذه
من اعين الناس قالت ورايت رجالا
قد وقفوا في الهواء بايديهم اباريق من
فضة ورايت قطعة من الطير قد اقبلت
حتى غطت حجري مناقيرها من الزمرد
واجنحتها من اليواقيت فكشف الله عن
بصري وابصرت تلك الساعة مشارق

ساتھ خیر العالمین کے اور جب یہ پیدا ہوں تو نام پاک
انکا محمد رکھیو۔ یہ واقعہ خواب کا ہے اور بیان کرتی ہیں کہ
جب مجھکو پکڑا اس امر نے جو عورتونکو واقع ہوتا ہے اور میرا حال کسیکو
معلوم نہ تہا قوم میں سے۔ پس میں نے سنا ایک دہما کا سخت اور امر عظیم پس
ہیبت ہوئی مجھکو پس ملا گیا میرے دل پر گویا بازو سفید جانور کا
اسکے اثر سے وہ رعب جاتا رہا۔ پھر دی گئی میں شربت
کہ دودہ سے زیادہ سفید تہا۔ چونکہ میں پیاسی تہی
پیا اوس کو پس روشن کر دیا مجھکو ایک نور
بلند نے۔ پھر دیکھا میں نے عورتوں کو لمبے قد کی۔
جیسے عبد مناف کی بیٹیاں تہیں وہ مجھکو دیکھ رہی ہیں
اور مجھکو تعجب ہوتا تہا۔ میں کہتی تہی کہ انہوں نے کہاں سے
جان لیا حال میرا پس انھوں نے کہا ہم آسیہ بیوی فرعون
کی اور مریم بنت عمران ہیں۔ اور باقی یہ دوسری
عورتیں حور عین ہیں۔ آمنہ کہتی ہیں کہ میں ہر ہر
لحظہ آواز سخت سنتی تہی۔ اور کھینچا گیا دیبا
سفید درمیان آسمان اور زمین کے گویا
خیمہ قائم کیا گیا۔ اور کوئی شخص کہتا ہے کہ چھپاؤ
ان کو لوگوں کی نظروں سے۔ کہا آمنہ نے اور
دیکھا میں نے لوگوں کو کہ ہوا میں معلق ہیں انکے ہاتہوں
میں چاندی کے آفتابے ہیں۔ اور ایک قطار دیکھی پرندونکی
گویا میری گودی کو گھیر لیا ان کی چونچیں زمرد کی تہیں
اور بازو یاقوت کے۔ اور پردہ دور کر دیا اللہ نے
میری نظر سے پس اسوقت تمام مشرق اور مغرب میرے

الارض ومغاربها ورأيت ثلاثة اعلام مضروبات علمافى المشرق وعلما فى المغرب وعلما على ظهر الكعبة فاخذنى المخاض فولدت محمدا صلى الله عليه وسلم فلما خرج من بطنى نظرت اليه فاذا انا به ساجد قد رفع اصبعيه الى السماء كالمتضرع المبتهل ثم رايت سحابة بيضاء قد اقبلت من السماء حتى غشيته فغيب عن وجهى وسمعت مناديا ينادى طوفوا بمحمد شرق الارض وغربها وادخلوه البحار ليعرفوه باسمه ونعته وصورته ويعلموا انه سمى فيها الماحى لايبقى شئ من الشرك الا محى فى زمنه ثم تجلت عنه فى اسرع وقت فاذا انا به مدرج فى ثوب صوف ابيض وتحته حريرة خضراء وقد قبض على ثلاثة مفاتيح من اللؤلؤ الرطب واذا قائل يقول قبض محمد مفاتيح النصرة مفاتيح الريح مفاتيح النبوة ثم اقبلت سحابة اخرى يسمع منها صهيل الخيل و خفقان الاجنحة حتى غشيته فغيب عنى فسمعت مناديا ينادى طوفوا بمحمد الشرق والغرب على مواليد النبيين واعرضوه على كل روحانى من الجن والانس والطير والسباع واعطوه صفا آدم ورقة نوح وخلة ابراهيم ولسان اسماعيل وبشرى يعقوب

سامنے تھی۔ اور دیکھا میں نے کہ تین جھنڈے قائم کیے گئے ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک کعبہ کی چھت پر۔ پھر دردزہ ہوا پس پیدا ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب حضرت جدا ہوئے مجھ سے آپ نے سجدہ کیا اور دونوں انگلیاں اٹھائیں طرف آسمان کے عاجزی کے ساتھ۔ پھر دیکھا میں نے کہ ایک ابر سفید آسمان سے آیا اور ڈھک لیا آپ کو۔ پس غائب کیے گئے آپ میری نظروں سے۔ اور میں نے آواز سنی کہ سیر کراؤ محمد کو مشرق اور مغرب کی اور دریاؤں کی تاکہ پہچان لیں انکو ساتھ نام اور وصف اور صورت کے اور یہ کہ انکا نام ماحی ہے۔ مٹ جاویگا شرک وکفر انکے عہد میں۔ پھر فوراً لائے گئے آپ میرے سامنے سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے اور آپ کے نیچے سبز ریشمی نہالچہ تھا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے تین کنجیاں تروتازہ موتیوں کی۔ اور کوئی کہتا ہے کہ قابض ہوئے محمد نصرت اور مدد کی کنجیوں پر۔ پھر (آہستہ کہتی ہیں کہ) آیا ایک دوسرا بادل آیا جس میں آواز گھوڑوں اور پرندوں کے اڑنے کی سنائی دیتی تھی۔ یہاں تک کہ آپ کو گھیر لیا اس ابر نے اور آپ غائب ہو گئے۔ پھر سنی میں نے یہ آواز کہ محمد کو مشرق مغرب میں اور پیدائش گاہ انبیاء پر پھراؤ۔ اور پیش کرو ہر ذی روح پر جن ہوں یا انس۔ درندہ ہوں یا پرندہ وغیرہ اور انہیں دو صفوت آدم۔ رقت نوح۔ خلت ابراہیم۔ لسان اسمٰعیل۔ بشارت یعقوب

وجمال يوسف و... صوت داود وصبر ايوب
وزهد يحيى وكرم عيسى واغمسوه في
اخلاق الانبياء ثم تجلت فاذا انا به قد قبض
حريرة خضراء مطوية اذا قائل يقول بخ
بخ قبض محمد على الدنيا كلها لم يبق خلق من
اهلها الا دخل في قبضته واذا انا بثلاثة نفر
في يد احدهم ابريق فضة وفي يد الاخر طست
من زمرد اخضر وفي يد الثالث حريرة بيضاء
فنشرها فاخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرين
دونه فغسله من ذلك الابريق سبع مرات
ثم ختم بين كتفيه بالخاتم ثم لفه في الحريرة
ثم حمله فادخله بين اجنحته ساعة ثم رده
الى وفي انسان العيون وعن ابن عباس
رضي الله تعالى عنه ولد يوم الاثنين في
ربيع الاول وانزلت عليه النبوة يوم الاثنين
في ربيع الاول وهاجر الى المدينة يوم
الاثنين في ربيع الاول قال بعضهم وهذا
غريب جدا واخرج الدارمي وابن ابي
سعد وابن عساكر عن ابي فروة عن ابن
عباس انه سال كعب الاحبار كيف تجد
نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
في التوراة فقال كعب نجده محمد بن
عبد الله يولد بمكة ويهاجر الى طابة ويكون

اور جمال یوسفؑ اور آواز داؤدؑ اور صبر ایوبؑ اور
زہد یحییٰ اور کرم عیسیٰؑ کا بلکہ غوطہ دو اسے جملہ
اخلاق انبیا میں۔ پھر وہ ابر ہٹا اور آپ حریر سبز
میں لپٹے ہوئے تھے جو دیکھا میں نے آپ کو۔ اور کہتا تھا
کوئی کہ واہ واہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ کیا پوری دنیا
پر۔ اور دیکھا میں نے تین شخصوں کو ایک کے ہاتھ
میں چاندی کا آفتابہ تھا۔ دوسرے کے ہاتھ میں طشت
زمرد سبز کا اور تیسرے کے ہاتھ میں کپڑا ریشمی سفید
پس کھولا اس کو اور اس میں سے ایک انگوٹھی نکالی جو آنکھوں کو
خیرہ کرتی تھی پس نہلایا آپ کو اس آفتابہ سے سات مرتبہ
پھر مہر لگائی دونوں شانوں کے درمیان۔ پھر لپیٹا اس حریر میں
اور داخل کیا آپ کو اپنے بازو میں پھر مجھکو دیا۔
اور انسان العیون میں حضرت ابن عباسؓ
سے مروی ہے کہ پیدا کیے گئے آنحضرتؐ پیر کے دن ماہ
ربیع الاول میں اور پیر ہی کے دن ربیع الاول میں
نبوت ملی اور ہجرت بھی کی آپ نے مدینہ کی طرف
پیر کو ربیع الاول میں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ امر
نادرات سے ہے۔ اور تخریج کی ہے دارمی اور ابن ابی سعد
اور ابن عساکر نے ابی فروہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے
کہ تحقیق انہوں نے سوال کیا کعب احبار سے کہ تم کیونکر پاتے ہو
تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب
توریت میں۔ کعب نے جواب دیا کہ ہم پاتے ہیں محمد بن
عبد اللہ پیدا ہونگے مکہ میں اور ہجرت کرینگے طرف طابہ کے

ملکه بالشام ولیس بفحاش ولا بسخاب فی الاسواق
ولا یکافی بالسیئة السیئة ولکن یعفو ویغفر
الحدیث واخرج الحاکم وصححه عن ابن
عباس قال اوحی الله الی عیسے امن بمحمد و
مر من ادرکه من امتك ان یومنوا به فلولا
محمد ما خلقت ادم ولا الجنة ولا النار لقد
خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتب علیه
لا اله الا الله محمد رسول الله فسکن و
اخرج ابن عساکر من طریق کریب عن
ابن عباس قال لم یزل الله تعالی یتقدم
فی النبی صلی الله علیه وسلم الی ادم فمن
بعده ولم تزل الامم تتباشر وتستفتح به
حتی اخرجه الله فی خیر امة وفی خیر قرن
وفی خیر اصحاب وخیر بلد فاقام بما شاء الله
وهو حرم ابراهیم ثم اخرجه الی طیبة
وهی حرم محمد فکان مبعث من حرم ومهاجره
الی حرم واخرج ابن سعد عن ابن عباس
قال لما امر ابراهیم باخراج هاجر حمل علی
البراق فکان لا یمر بارض عذبة سهلة
الا قال انزل ههنا یا جبریل فیقول لا
حتی الی مکة فقال جبریل انزل یا ابراهیم
قال حیث لا ضرع ولا زرع قال نعم ههنا
یخرج النبی الذی من ذریتك الذی تتم

اور بادشاہت انکی شام میں ہوگی فحش نہ بولینگے نہ بازار دمیں
آواز بلند کرینگے نہ بدی کے بدلہ بدی کرینگے بلکہ معاف کرینگے اور
بخشدینگے۔ اور تخریج کی ہے حاکم نے اور تصحیح کی ابن عباس سے
کہ وحی آئی عیسیٰ کے پاس کہ تم محمدؐ پر ایمان لاؤ اور حکم
کرو اپنی امت کو کہ ایمان لاویں اپر جب پاویں ان کو
پس اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا نہ جنت نہ جہنم
مگر البتہ پیدا کیا میں نے عرش کو پانی پر پس کانپا وہ پس
لکھا میں نے اسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تب ٹھہر گیا وہ
اور تخریج کی ابن عساکر نے طریق کریب سے کہ ابن عباسؓ
نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ اقبال فرماتا رہا طرف آدمؑ کے
اور ان کے بعد نبیوں پر اور مطمح نظر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تھے۔ اور ہمیشہ دوسری امتیں باہم بشارت دیتی رہیں
اور فتح طلب کرتی رہیں آپکے ساتھ یہانتک کے پیدا کیا خدا نے
آپکو بہتر امت بہتر زمانہ۔ بہتر اصحاب بہتر شہر میں اور رکھا انکو
جب تک چاہا اللہ نے اس حرم ابراہیمؑ میں پھر ہجرت کرائی
مدینہ کی طرف جو حرم محمدؐ ہے پس آپ مبعوث ہوے حرم میں
اور ہجرت کی حرم میں۔ اور تخریج کی ہے ابن سعد نے ابن عباس سے
کہ جب ابراہیمؑ مامور ہوے ہاجرہ کے اخراج پر سوار کیے گئے براق
پر اور جہاں زمین نرم اور شیریں پاتے جبریل سے اترنے
کو کہتے اور وہ انکار کرتے اور روک دیتے یہاں تک کہ
مکہ میں پہونچے پس جبریل نے کہا یہاں اتریے۔ ابراہیمؑ
بولے یہاں جہاں نہ کھیتی ہے نہ دودھ جبریل نے کہا ہاں
یہیں آپکی ذریت سے وہ نبی پیدا ہونگے جنپر تمام

به الكلمة العليا واخرج ابن سعد وابن
عساكر عن ابن العباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم خرجت من لدن ادم
من نكاح غير سفاح واخرج الطبرانى
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما ولدنى من سفاح الجاهلية
شئ وما ولدنى الا نكاح كنكاح الاسلام
واخرج ابو نعيم من طرق عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لم يلتق ابوائ قط على سفاح لم يزل الله
ينقلنى من الاصلاب الطيبة الى الارحام
الطاهرة مصفى ومهذبا لا ينشعب شعبتان
الا كنت فى خيرهما واخرج ابن سعد من
طريق الكلبى عن ابى صالح عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خير العرب مضر وخير مضر بنو عبد مناف
وخير بنى عبد مناف بنو هاشم وخير بنى هاشم
بنو عبد المطلب والله ما افترق فرقتان منذ
خلق الله ادم الا كنت فى خيرهما واخرج
ابن عمر العدنى فى مسنده عن ابن عباس
ان قريشا كانت نورا بين يدى الله تعالى
قبل ان يخلق ادم بالفى عام يسبح ذلك النور
وتسبح الملائكة بتسبيحه فلما خلق الله ادم

ہوگا سلسلہ وحی۔ اور تخریج کی ابن سعد اور ابن عساکر نے
ابن عباسؓ سے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے میں آدمؑ سے لیکر وقت ولادت تک نکاح
سے منتقل ہوتا رہا ہوں۔ اور تخریج کی طبرانی نے
ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری پیدائش کے سلسلہ میں ابتدا سے کبھی بھی
زنا نہ ہوا۔ میں پیدا ہوا ہوں ساتھ نکاح شرعی کے
اور تخریج کی ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے چند طرق سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کبھی نہیں
ملے میرے آباء ساتھ زنا کے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالی مجکو
پاک پشتوں سے طرف پاک رحموں کے منتقل کرتا رہا
اور جب ہوا کوئی قبیلہ دو شاخ تو میں اس شاخ
میں رہا جو افضل ہو۔ اور تخریج کی ابن سعد نے
بطریق کلبی ابی صالح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین قبیلہ
عرب میں مضر ہوا اور مضر میں بہتر خاندان عبد مناف ہو
اور ان میں بہتر بنی ہاشم اور اولاد ہاشم میں بہتر نسل
عبد المطلب ہو۔ اور حضرت آدم کے زمانہ سے میں ہمیشہ
بہترین فرقہ میں رہا ہوں۔ اور تخریج کی حضرت
ابن عمر عدنی نے اپنی مسند میں ابن عباسؓ سے کہ
آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے اللہ تعالی کے
حضور میں قریش کا ایک نور تھا جو تسبیح کرتا تھا اور فرشتے
بھی اس نور کی ہمراہی میں تسبیح کرتے تھے جب اللہ نے آدم کو

القی ذلک النور فی صلبه قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاهبطنی الله الی الارض
فی صلب ادم وجعلنی فی صلب نوح وقذف بی فی صلب
ابراهیم ثم لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الکریمة
والارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی
لم یلتقیا علی سفاح قط واخرج ابو نعیم و
الخرائطی وابن عساکر من طریق عطاء عن
ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال لما خرج
عبد المطلب بابنه لیزوجه مر علی کاهنة
من اهل تبالة مشهورة قد قرأت الکتب
یقال لها فاطمة بنت مر الخثعمیة فرأت
نور النبوة فی وجه عبد الله فقالت له یا فتی
هل لک ان تقع علی الان واعطیک مائة
من الابل فقال للیهودیة عبد الله الشعر

اما الحرام فالممات دونه | والحل لا حل فاستبینه
فکیف لی الامر الذی تبغینه | یحمی الکریم عرضه ودینه

ثم مضی مع ابیه فزوجه امنة بنت وهب فاقام
عبد الله عندها ثلاثا ثم نفسه دعته الی
ما دعته الیه الخثعمیة فاتاها فقالت ما صنعت
بعدی قال زوجنی ابی امنة بنت وهب فاقمت
عندها ثلاثا قالت انی والله ما انا صاحبة
ریبة ولکنی رأیت فی وجهک نورا فاردت
ان یکون فی وابی الله الا ان یصیره حیث

تو وہ نور اُن کی پشت میں رکہا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اُتارا مجھکو اللہ نے زمین کیطرف
پشت آدمؑ میں اور پشت نوحؑ اور پشت ابراہیمؑ میں
پھر مجھے برابر منتقل کرتا رہا پاک پشتوں سے پاک رحموں
کی طرف یہاں تک کہ برآمد کیا مجھکو میرے والدین
اور کبھی اجتماع نہ ہوا حرام پر۔ اور تخریج کی ابو نعیم اور
خرائطی اور ابن عساکر نے طریق عطا سے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ جب عبد المطلب نے
اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہا اور انکو لیکر چلے ایک کاہنہ
کے سامنے انکا گذر ہوا جسکا نام فاطمہ بنت مر الخثعمیہ تہا
اس کاہنہ نے جب اپنے علم کے مطابق عبد اللہ میں
نور نبوت دیکہا تو ان سے کہا کہ اے جوان اگر تو
میرے ساتھ ہم صحبت ہو تو میں تجھے سو اونٹ دوں
عبد اللہ نے اس یہودن کاہنہ کو جواب دیا کہ۔
کریم اپنے دین اور عزت کو بچاتا ہے میں کسطرح تیرا کہنا مان
سکتا ہوں۔ حرامکاری سے پہلے مرجانا بہتر ہے۔
پھر اپنے باپ کے ساتھ چلے گئے اور نکاح کردیا آمنہ بنت
وہب سے اور رہے وہاں تین روز۔ پھر انکے نفس اماره
نے خواہش کی اُس امر کی جسکی کاہنہ خواہشمند تہی جب انکے
پاس پہونچے اس نے دریافت حال پوچھا آپنے نکاح اور
تین دن اقامت کا حال کہا۔ اس عورت نے بقسم کہا
میں شک شبہہ والی نہیں ہوں میں نے تیرے چہرہ پر
ایک نور دیکہا تہا میں چاہتی تہی کہ اسے لیلوں مگر وہ میسر نہوا

احب **واخرج** ابن عساكر عن ابن عباس رضی
الله تعالی عنہما قال لما ولد النبی صلی الله علیه
وسلم عق عنه عبد المطلب بكبش وسماه
محمدا فقيل يا ابا الحارث ما حملك على ان سميته
محمد اولم تسمه باسم ابائه قال اردت ان
يحمده الله فی السماء ويحمده الناس فی الارض
واخرج البيهقی وابو نعيم وابن عساكر من
طريق عكرمة عن ابن عباس قال كانت امرأة
من خثعم تعرض نفسها فی موسم من المواسم
وكانت ذات جمال ومعها ادم تطوف كانها
تبيعه فاتت على عبد الله بن عبد المطلب فلما
رأته اعجبها فعرضت نفسها عليه فقال مكانك
حتى ارجع اليك فانطلق الى اهله فبدا له فوقع
اهله فحملت بالنبی صلی الله علیه وسلم فلما رجع
اليها قالت من انت قال انا الذی وعدتك
قالت لا ما انت هو ولئن كنت ذاك لقد
رأيت بين عينيك نورا ما اراه الآن و
اخرج ابو نعيم عن بريدة وابن عباس قالا
رأت امنة فی منامها فقيل لها انك قد
حملت بخير البرية وسيد العلمين فاذا
ولدتيه فسميه احمد ومحمدا **واخرج** ابن
سعد وابن عساكر عن ابن عباس ان امنة
قالت لقد علقت به فما وجدت له مشقة

جہاں مشیت الٰہی تھی۔ تخریج کی ابن عساکر نے ابن عباسؓ
کہ کہا جب پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو عقیقہ کیا
ان کا عبد المطلب نے اور محمد نام رکھا۔
پس کہا گیا کہ اے ابو الحارث تمنے اس فرزند کا نام محمد
کیوں رکھا۔ اپنے اسلاف کی وضع پر کیوں نہ نام رکھا۔
جواب دیا۔ اس لیے کہ اللہ تعریف کرے آسمانوں پر اور لوگ انکی
تعریف کریں زمین پر۔ اور تخریج کی بیہقی اور ابو نعیم و ابن عساکر نے
بطریق عکرمہ ابن عباس سے کہا کہ قبیلہ خثعم کی ایک حسینہ
عورت اپنے نفس کو ایک میلہ میں عرب کے میلوں میں سے
انکے پاس ایک خوشبودار چمڑا تھا جسکو بیچتی تھی۔
جب وہ حضرت عبد اللہ کو دیکھکر مائل ہوئی اور اپنے نفس کو
پیش کیا۔ عبد اللہ نے اس سے کہا کہ تو ٹھیری رہ میں
میں گھر سے لوٹ کر ابھی آتا ہوں۔ پس آپ مکان
گئے اور اہلبیت سے مشغول ہوکر واپس ہوئے اور وہ حاملہ
ہو چکیں۔ جب اس عورت کے پاس لوٹے وہ بولی کہ تم
کون ہو عبد اللہ نے کہا میں وہی ہوں جس سے وعدہ تھا
اسنے کہا غلط۔ اگر تم وہ ہوتے تو میں تم میں ہی نور پاتی۔
اور تخریج کی ابو نعیم نے بریدہ اور ابن عباس سے کہا دونوں نے
آمنہ نے خواب میں دیکھا کوئی کہتا ہے کہ اے آمنہ تم حاملہ ہو
ساتھ بہترین خلائق کے۔ اور سرور عالمیں کے جب
پیدا ہوں ان کا نام محمد رکھنا۔ اور تخریج کی ابن
سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے کہ حضرت آمنہ
نے فرمایا کہ جب میں حاملہ تھی ساتھ حضرت کے نہ پائی میں نے تکلیف

حتی وضعته فلما فصل منی خرج معه نور
اضاء له ما بین المشرق الی المغرب ثم وقع
الی الارض معتمدا علی یدیه ثم اخذ قبضة
من تراب فقبضها ورفع راسه الی السماء
واخرج ابن سعد وابو نعیم عن ابن عباس
قال کانت یہود قریظة والنضیر وفدک
وخیبر یجدون صفة رسول الله صلی
الله علیه وسلم عندهم قبل ان یبعث وان
دار هجرته المدینة فلما ولد قالت احبار
یہود ولد احمد اللیلة هذا الکوکب قد طلع
فلما تنبأ قالوا تنبأ احمد کانوا یعرفون
ذلک ویقرؤن به ویصفونه واخرج
ابن عدی وابن عساکر من طریق عطاء
عن ابن عباس قال ولد النبی صلی الله علیه
وسلم مسرورا مختونا واخرج البیهقی
عن ابن عباس کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یری باللیل فی الظلمة کما یری

بیان تک کہ ولادت ہوئی جب آپ مجھ سے جدا ہوئے تو نکلا
آپ کے ہمراہ ایک نور جس سے روشن ہو گیا مشرق سے مغرب تک
پھر آپ زمین کیطرف آئے اور ایک مٹھی خاک اٹھا کر آسمان
کی طرف سر بلند کیا
اور تخریج کی ابن سعد وابو نعیم نے ابن عباس سے کہا کہ
کہ یہود بنی قریظہ ونضیر اور فدک کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ آپ کے
مبعوث ہونے سے پہلے اپنی کتابوں میں پاتے تھے
اور یہ کہ آپکا دار الہجرۃ مدینہ ہے۔ جب آپ پیدا ہوئے یہود کے
علماء کرام نے کہا کہ آج شب کو احمد پیدا ہو گئے تارہ نکلا ہے
جب ستارہ چمکا کہتے تھے چمکا ستارہ احمدی خوب جانتے تھے
اسکو اور اسکا ذکر پڑھتے اور تعریف کیا کرتے تھے۔ اور تخریج
کی ابن عدی اور ابن عساکر نے طریق عطاء سے انہوں نے
ابن عباس سے کہ پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ناف بریدہ اور ختنہ کردہ شدہ۔ اور تخریج کی بیہقی نے
ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی
تاریکی میں ایسا دیکھتے تھے جیسا دن کی روشنی میں۔

بالنهار فی الضوء والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **تیسری فصل میں** ہے بیان حضرت عبد الله

بن مسعود رضی الله تعالی عنه کا اخرج الزبیر بن
بکار فی اخبار مدینة وابو نعیم عن ابن مسعود
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صفتی
احمد المتوکل مولده مکة ومهاجره الی طیبة
لیس بفظ ولا غلیظ یجزی بالحسنة الحسنة و

تخریج کی ہے حضرت زبیر بن بکار نے اخبار
مدینہ میں اور ابو نعیم نے ابن مسعود سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری صفت احمد
متوکل ہے۔ جائے پیدائش مکہ اور جائے ہجرت مدینہ
سخت گو اور تند خو نہیں۔ نیکی کا بدلہ نیکی کرتا اور

لایکافی بالسیئة الحدیث واخرج ابن عساکر
عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت
الی الیمن قبل ان یبعث النبی صلی الله علیه وسلم
فنزلت علی شیخ من الازد عالم قد قرأ الکتب
واتت علیه اربعمائة سنة الا عشر سنین فقال
لی احسبك حرمیا قلت نعم قال احسبك قرشیا
قلت نعم قال واحسبك تیمیا قلت نعم قال
بقیت لی منك واحدة قلت ما هی قال
اکشف لی عن بطنك قلت لم ذالك قال اجد
فی العلم الصادق ان نبیا یبعث فی الحرم یعاون
علی امره فتی وکهلا فاما الفتی فخواض غمرات
ودفاع معضلات واما الکهل فابیض نحیف
علی بطنه شامة وعلی فخذه الیسری علامة
وما علیك ان ترینی فقد تکاملت لی فیك
الصفة الا ما خفی علی قال ابو بکر فکشفت له
عن بطنی فرای شامة سوداء فوق سرتی
فقال انت هو ورب الکعبة واخرج
الطیالسی والبیهقی عن ابن مسعود قال قال
رسول الله صلی الله علیه لا تسبوا قریشا فان
عالمها یملأ الارض علما قال الامام احمد وغیره
هذا العالم هو الشافعی لانه لم ینتشر فی طباق
الارض من علم عالم قریشی من الصحابة وغیرهم
ما انتشر من العلم الشافعی رضی الله تعالی عنهم اجمعین
رحمه الله تعالی اعلم ...

بدی سے درگذر کرتا اور تخریج کی ابن عساکر نے ابن
مسعود سے کہا فرمایا ابو بکر صدیق رضہ نے کہ قبل بعثت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں یمن کی طرف گیا - اور
اترا میں ایک ازد کے شیخ کے پاس جو عالم تہا اور کتب بینی
بہی کرتا تہا اسکی عمر تین سو نوے ٣٩٠ برس تہی اس شخص نے
میں گمان کرتا ہوں کہ تم حرم کے باشندہ ہو میں نے کہا ہاں
پہر کہا تم قریشی معلوم ہوتے ہو میں نے کہا ہاں - پہر کہا تیمی ہو
میں نے کہا ہاں - پہر کہا اب صرف ایک علامت باقی رہگئی ہے جو پوشیدہ
رہ گیا - کہا اپنا پیٹ کہولو - میں نے کہا کیوں - بولا
میں علم صادق میں پاتا ہوں کہ حرم میں ایک نبی ہوگا اسکے
امر میں دو شخص اعانت کرینگے ایک جوان اور ایک ادھیڑ
جوان سخت لڑائیوں میں مقابلہ اور مشکلات کا دفاع کریگا
اور ادھیڑ جسکی گوری رنگت دبلا بدن ہوگا اور اسکے پیٹ پر
تل اور بائیں ران پر ایک علامت ہو - تو مجہے پیٹ کیوں نہیں
دکہا دیتا کہ سب ظاہر ہو جاوے - پس میں نے پیٹ کہولدیا
جب اس نے میری ناف کے اوپر سیاہ تل دیکہا کہنے لگا
رب کعبہ کی قسم تو وہی (ادھیڑ) شخص ہے - اور تخریج کی
طیالسی اور بیہقی نے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم قریش کو گالی مت دو
کیونکہ عالم قریش زمین کو علم سے پر کردیگا - امام احمد وغیرہ
نے کہا کہ وہ عالم امام شافعی ہیں کیونکہ طبقات زمین پر صحابہ
وغیرہ سے کسی قریشی کا اتنا علم نہیں پہیلا جتنا انکا پہیلا
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین - واللہ اعلم

چوتھی فصل میں ہو بیان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار خلقہ فاختار
منہم بنی ادم ثم اختار من بنی ادم العرب ثم
اختارنی من العرب فلم ازل خیارا من خیار
واخرج ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر قال ولد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسرورا مختونا

تخریج کی طبرانی نے اوسط میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالی نے پیدا فرمایا مخلوقات کو پھر برگزیدہ کیا
انہیں سے اولاد آدم کو۔ پھر آدم کی اولاد سے عرب کو
اور عرب میں سے مجھکو برگزیدہ بنایا پس ہمیشہ میں بہترین رہا
اور تخریج کی ابن عساکر نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ پیدا
ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ اور ختنہ کیے ہوئے

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

پانچویں فصل میں ہو بیان حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص الصحابی ابن الصحابی رضی اللہ تعالی عنہما کا

عن عبد اللہ
ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال کان
بمر الظہران راہب یسمی عیصا من اہل الشام
وکان یقول یوشک ان یولد فیکم یا اہل مکۃ
مولود تدین لہ العرب ای تنقاد وتخضع
وتذل ویملک العجم ہذا زمانہ فکان لا
یولد بمکۃ مولود الا یسال عنہ فلما کان صبحۃ
الیوم الذی ولد فیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خرج عبد المطلب حتی اتی عیصا
ناداہ فاشرف علیہ فقال عیص کن اباہ
فقد ولد ذلک المولود الذی کنت احدثکم
یوم الاثنین قال (عبد المطلب) ولد فی اللیلۃ
مع الصبح مولود قال فما سمیتہ قال محمدا ای
عزمت علی تسمیتہ) قال ولقد کنت اشتہی ہذا

عبداللہ بن عمر بن عاص صحابی ابن صحابی رضی اللہ
عنہما سے روایت ہو کہ موضع مر الظہران میں عیص
نام کا ایک شام کا رہنے والا راہب رہتا تہا وہ
کہا کرتا تہا کہ اے اہل مکہ تم میں عنقریب ایک شخص پیدا
ہوگا جس کی فرمانبرداری تمام عرب کریگا اور وہ
عجم کا مالک ہوگا۔ یہ زمانہ اسکے ظہور کا ہی۔ جب کوئی
بچہ مکہ میں پیدا ہوتا اس سے دریافت کیا جاتا۔ جب
آنحضرت کی پیدائش کے دن صبح ہوئی عبدالمطلب
عیص کے پاس گئے اور اسکو پکارا وہ آیا اور کہنے لگا
کہ جس بچہ کو میں کہتا تہا پیدا ہوگیا پیر کے دن اور
دنیا سے جاویگا پیر کے دن۔ اے عبدالمطلب اس
بچہ کے تم متکفل ہوجاؤ۔ عبدالمطلب نے کہا رات میں صبح
کے قریب ولادت ہوئی ہی عیص نے پوچہا نام کیا رکہا
کہا محمد۔ عیص نے کہا میں اس کا متمنی تہا اے

المولود فيكم اهل هذا البيت (الكعبة) بثلاث
خصال تعرفه (اى تميزه تلك الخصال وتدل
على انه ذلك المولود) فقد اتى عليهن منها
انه طلع نجم البارحة وانه ولد اليوم وان اسمه
محمد رواه ابو جعفر بن ابى شيبة وخرج ابو نعيم
فى الدلائل وكذا رواه ابن عساكر **واخرج**
مسلم فى صحيحه من حديث عبد الله بن عمرو
بن العاص عن النبى صلى الله عليه وسلم انه
قال ان الله عز وجل كتب مقادير الخلق قبل ان
يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة
وكان عرشه على الماء ومن جملة ما كتب فى الذكر
وهو ام الكتاب ان محمدا خاتم النبيين (فى
الوجود) والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

مکہ والے۔ بسبب تین خصلتوں کے کہ وہ خصال
پہچنوا دینگی کہ یہ وہی بچہ ہے جسکا تذکرہ ہوا کرتا تہا
پہلی بات اس رات میں (اس خاص) ستارہ کا نکلنا۔
دوسرے دوشنبہ کی پیدائش تیسرے محمد
نام ہونا۔ روایت کیا اس کو ابو جعفر ابن ابی شیبہ نے
اور تخریج کی ابو نعیم نے دلائل میں اسی طرح روایت کیا ابن عساکر نے
اور تخریج کی مسلم نے اپنی صحیح میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص
کی حدیث سے انہوں نے نبی صلعم سے۔ آپ نے
فرمایا لکہا اللہ بزرگ و برتر نے مقدار خلق کو آسمانوں
اور زمین کی خلقت سے پچاس ہزار (50000) برس پہلے اور
عرش اُسوقت پانی پر تہا۔ منجملہ ان مقادیر کے لوح محفوظ
پر لکہا کہ بیشک سلسلۂ انبیا کے خاتم ہیں واللہ اعلم

چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج البيهقى وابو نعيم عن
حسان بن ثابت (ابن المنذر بن عمرو بن حرام
الانصارى شاعر المصطفى صلى الله عليه وسلم
المؤيد بروح القدس جوزيه الصرف و
عدمه قال انى لغلام ابن سبع سنين او
ثمان سنين على التقريب فقد ذكروا انه
عاش مائة وعشرين سنة كابيه وجده وابى
جده ومات سنة اربع وخمسين اعقل ما
رأيت وسمعت اليهودى يصرخ (بالمدينة
ففى رواية ابن اسحق يصرخ على اطمة يثرب)

تخریج کی بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت (سید الشعراء)
حسان بن ثابت بن منذر بن عمرو بن حرام انصاری
شاعر دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
فرمایا کہ میں سات یا آٹھ برس کا تہا (اور کہا گیا ہے
کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ایک سو بیس ۱۲۰ برس
اپنے باپ دادا کی طرح زندہ رہے اور ۵۴ھ سنہ
میں انکا وصال ہوا) اور اتنا سمجھدار تہا کہ جو
دیکھتا یا سنتا اس کو سمجھ لیتا تہا۔ ایک روز
میں نے سنا کہ ایک یہودی مدینہ میں ایک اونچے محل
پر چیخ رہا ہے اور پکار رہا ہے کہ اے گروہ یہود

ذات غداة يا معشر يهود فاجتمعوا اليه وانا اسمع
قالوا ايا ويلك مالك قال طلع نجم احمد الذي
ولد به هذه اللیلة (لاعتقاد اليهود تأثير
النجم) في هذه الليلة والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

اے گروہ یہود۔ پس یہودی اسکے پاس جمع ہوئے میں
سنتا تہا کہ انہوں نے کہا خرابی ہو تجھ کیا ہوا بولا
پیدائش احمد و الاستارہ آج نکل آیا۔ (ستاروں
کے اثرات کا یہودیوں کو اعتقاد ہے) واللہ اعلم

ساتویں فصل میں ہے بیان حضرت عثمان بن ابی العاص الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج البيهقي والطبراني وابو نعيم وابن
عساكر عن عثمان بن ابي العاص رضي الله تعالى عنه
قد حدثتني امي انها شهدت ولادة امنة
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة ولدته
قالت فما شئ انظر اليه في البيت الا نور وانی
انظر الى النجوم تدنو حتى انی لاقول ليقعن علي
فلما وضعته خرج منها نور اضاء له البيت
والدار حتى جعلت لا ارى الا نورا والله سبحانه
وتعالى اعلم وعلمه اتم

تخریج کی بیہقی و طبرانی و ابونعیم و ابن عساکر نے عثمان
ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہ یقیناً
کہا مجھسے میری والدہ نے کہ وہ آمنہ خاتون کی خدمت
میں رسول اللہ صلعم کی ولادت کے وقت حاضر تہیں
اس رات گہر میں بجز نور کے کچھ نہ دکھائی دیتا تہا میں
دیکھتی تہی کہ تارے ایسے نزدیک ہوگئے تہے کہ گویا
اوپر گر پڑینگے جب ولادت ہوئی ایک ایسا نور ظاہر
ہوا کہ تمام گھر نور ہی نور ہوگیا۔ واللہ اعلم

آٹھویں فصل میں ہے بیان زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکی حدیث

اخرج ابو نعيم عن زياد بن لبيد رضي الله
تعالى عنه انه كان على اطم من اطام المدينة
سمع يا اهل يثرب قد ذهب الله نبوة بني
اسرائيل هذا النجم قد طلع بمولد احمد وهو
نبي اخر الانبياء ومهاجره الى يثرب والله
سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

تخریج کی ابونعیم نے زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
حدیث کی انہوں نے کہ میں مدینہ کے ایک اونچے مکان
پر تہا میں نے کسی کی آواز سنی کہ اے مدینہ والو ختم
کردی اللہ نے نبوت خاندان اسرائیل کی کیونکہ نکل آیا
ستارہ ولادت احمد آخر الانبیاء جنکی ہجرت گاہ مدینہ ہوگی۔

نویں فصل میں ہے بیان حضرت بریدۃ الاسلمی الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج ابو نعيم عن بريدة وابن عباس
رضي الله تعالى عنهم قالا رأت امنة في منامها
فقيل لها انك قد حملت بخير البرية وسيد

تخریج کی ابونعیم نے بریدہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم
ان دونوں نے کہا کہ حضرت آمنہ نے خواب دیکھا کہ انسے
کہا گیا اے آمنہ تم حاملہ ہو بہترین خلائق اور سید

العالمین فاذا ولدیته فسمیه احمد و محمد واخرج
ابونعیم وابن سعد عن بریدة عن مرضعة فی
بنی سعد هی امرأة مبهمة غیر حلیمة المشهورة
قاله الشامی ان امنة قالت رأیت کانه خرج
من فرجی شهاب اضاءت له الارض حتی
رأیت قصور الشام والله سبحانه تعالی اعلم وعلمه اتم

عالمین کی پیدائش پر احمد اور محمد نام رکھنا۔ اور تخریج کی
ابونعیم وابن سعد نے بریدہ سے انہوں نے آپکی دائی سے
جو بنی سعد سے تہیں اور حلیمہ نہ تہیں وہ کہتی تہیں کہ بیبی
آمنہ فرماتی تہیں کہ میں نے دیکھا ولادت کے وقت
ایسا نور ظاہر ہوا کہ زمین چمک اٹھی یہاں تک کہ ملک شام
کے محلات میں نے دیکھ لیے۔ واللہ اعلم

دسویں فصل میں ہے بیان حضرت قیس بن مخرمۃ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج الترمذی فی باب ماجاء فی میلاد
النبی صلی الله علیه وسلم عن قیس بن مخرمة
قال ولدت انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم
عام الفیل قال وسأل عثمان بن عفان قباث بن
اشیم اخا بنی للعمر بن لیث انت اکبر ام رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اکبر منی وانا اقدم منه فی المیلاد
والله سبحانه تعالی اعلم وعلمه اتم

تخریج کی ترمذی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پیدائش
میں قیس بن مخرمہ سے انہوں نے کہا اس سال میں کہ
ابرہہ نے ہاتھیوں سے حرم پر حملہ کیا تہا۔ میں اور آنحضرت پیدا
ہوئے تہے۔ اور سوال کیا حضرت عثمان غنی نے قباث
ابن اشیم سے کہ عمر میں تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلعم
انہوں نے جواب دیا کہ یوں تو آنحضرت بہت ہی
بڑے ہیں مگر میری پیدائش ان سے پہلے ہوئی ہے۔

گیارہویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج ابن ابی حاتم فی تفسیره وابونعیم
فی الدلائل من طرق عن قتادة عن الحسن
عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی
صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالی واذ اخذنا من
النبیین میثاقهم ومنک الایة قال کنت اول
النبیین فی الخلق وآخرهم فی البعث فبدء بهم
واخرج البخاری عن ابی هریرة رضی الله تعالی
عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال

تخریج کی ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابونعیم نے
دلائل میں بطریق قتادہ حسن سے انہوں نے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلعم سے آیۃ شریفہ
واذ اخذنا من النبیین میثاقهم ومنک۔ الخ کی تفسیر میں
فرمایا آپ نے میں سب سے پہلا نبی ہوں پیدائش
میں اور بظاہر سب کے آخر میں مبعوث ہوا پس ابتدا ہوئی انسے
اور تخریج کی محمد بن اسمٰعیل بخاری نے ابوہریرہ سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرناً فقرناً حتی کنت من القرن الذی کنت فیه واخرج ابن عساکر عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما ولدنی بغی قط قد خرجت من اصلاب آدم تنازعنی الامم کابراً عن کابر حتی خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرة فی المواہب اللدنیہ ولد صلی الله علیہ وسلم معذوراً ای مختوناً مسروراً ای مقطوع السرة کما روی من حدیث ابی ہریرة رضی الله تعالی عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم ای انہ قال ذلک ورفعہ الیہ عند ابن عساکر وابن عدی انتہت بزیادة من شرحہا للعلامة الزرقانی واخرج البیہقی وابن عساکر عن ابی ہریرة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لما خلق الله آدم اراہ بنیہ فجعل یری فضائل بعضہم علی بعض فرای نوراً ساطعاً فی اسفلہم فقال یا رب من ہذا قال ہذا ابنک احمد وہو اول وہو آخر وہو اول شافع واخرج عبد الرزاق فی جامعہ والحاکم وابو نعیم عن ابی ہریرة ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال انی لانظر الی ما ورائی کما انظر الی ما بین یدی واخرج ابن عساکر عن نبیط الاشجعی قال لما نسخ عثمان المصاحف قال لہ ابو ہریرة اصبت ووفقت اشہد لسمعت

میں بھیجا گیا بہترین شاخ بنی آدم میں شاخ در شاخ یہاں تک کہ ہوا میں اس قرن میں جس میں ہوں۔ اور تخریج کی ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جنا مجھے کبھی زن فاحشہ نے جب سے کہ نکلا میں اصلاب آدم سے اور جھگڑا رہا میرے بارہ میں گروہوں میں حتی کہ برآمد ہوا میں دو بہترین قبائل ہاشم اور زہرہ سے۔ کتاب مواہب لدنیہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ختنہ و ناف بریدہ جیسا کہ روایت کیا گیا ہے حدیث ابو ہریرہؓ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یعنی حضرتؐ نے فرمایا۔ اور رفع کیا اس حدیث کو نزدیک ابن عساکر اور ابن عدی کے۔ تمام ہوئی حدیث ساتھ زیادتی شرح علامہ زرقانی کے۔ اور تخریج کی بیہقی اور ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جب پیدا فرمایا خدا نے آدمؑ کو دکھائی انہیں انکی اولاد پس دیکھتے تھے فضائل بعض کے بعض پر نظر پڑا انکو ایک نور چمکتا ہوا تحت میں۔ اسپر عرض کیا کہ خدایا یہ کون ہے جواب ملا تیرا بیٹا احمد ہے جو اول ہے اور آخر اور پہلا شفاعت کرنے والا۔ تخریج کی عبد الرزاق نے جامع میں اور حاکم و ابو نعیم نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں پس پشت ویسا ہی جیسا روبرو۔ اور تخریج کی ابن عساکر نے نبیط اشجعی سے کہا کہ جب لکھا حضرت عثمانؓ نے قرآن کو کہا ابو ہریرہؓ نے بہت ہی اچھا کیا اور خوب توفیق ملی میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد
امتی حبا لی قوم یاتون من بعدی یومنون بی ولم
یرونی یعملون بما فی الورق المعلق فقلت ای
ورق حتی رأیت المصاحف فاعجب ذلک عثمان
وامر لابی ہریرۃ بعشرۃ الاف وقال واللہ ما علمت
انک لتحبس علینا حدیث نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
واخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی احدکم یوم لان
یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ واخرج عن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وددت انی رأیت اخوانی قالوا ولسنا اخوانک
یا رسول اللہ قال بل انتم اصحابی واخوانی الذین
لم یاتوا بعد واخرج ابونعیم عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم
بالثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس فی
خیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ
النعمان للعلامۃ الشیخ الاجل احمد بن حجر المکی
الشافعی رحمۃ اللہ علیہ بعد نقل ھذا الحدیث الشریف
قال الحافظ المحقق الجلال السیوطی ھذا اصل
صحیح یعتمد علیہ فی البشارۃ بابی حنیفۃ وفی
الفضیلۃ التامۃ لہ نظیر الحدیث الذی فی
مالک رحمہ اللہ وھو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون

رسول اللہ صلعم کو فرماتے کہ امت میں مجھسے بہت زیادہ
محبت کرنے والی وہ قوم ہی جو میرے بعد ہوگی اور بے دیکھے
ایمان لاویگی اُسپر جو ورق معلق کہا میں نے کون سا ورق
معلق ہی یہانتک کہ دیکھا میں نے مصاحف کو خوش ہوئے اسپر عثمان
اور حکم دیا کہ انکو دس ہزار درہم دیے جاویں اور فرمایا کہ
میں نہیں جانتا کہ تم ہمسے نبیؐ کی حدیث باز رکھو گے
اور تخریج کی بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلعم نے کہ پہر ایک دن ایسا آویگا کہ میرا دیکھنا
اپنے اہل و مال سے زیادہ محبوب ہوگا - اور تخریج کی مسلم نے حضرت
ابو ہریرہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں
دوست رکھتا ہوں دیکھنا اپنے بہائیونکا صحابہ نے کہا ہم لوگ
آپکے بہائی نہیں ہیں - فرمایا تم اصحاب ہو - بہائی وہ ہیں جو
ابہی نہیں آئے - اور تخریج کی ابو نعیم نے ابہریرہ سے کہ فرمایا
رسول اللہ نے اگر ہوتا علم ثریا ستارہ پر تو بہی ضرور
لیجاتے اس کو اہل فارس کے لڑکے - کتاب
خیرات الحسان فی مناقب النعمان میں (جو امام ابو حنیفہ
کی تعریف میں) علامہ احمد ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کی ہی اس حدیث شریف کی نقل کے بعد کہا حافظ
محقق جلال الدین سیوطی نے کہ یہ اصل صحیح ہی
اسپر اعتماد کیا گیا ہی امام ابو حنیفہ کی نسبت بشارت اور
انکی بڑی فضیلت میں - اسکی نظیر وہ حدیث ہی جو امام
مالک کے حق میں ہی - وہ قول ہی حضرت کا کہ قریب ہی
لوگ اونٹ دوڑائینگے علم کی تلاش میں کہ

العلم فلا یجدون اعلم من عالم المدینة والحدیث
الذی فی الشافعی رحمه الله وقوله لا تسبوا قریشا
فان عالمها یملأ الارض علما وهو حدیث له طرق
کثیرة وزعم بعضهم وضعه زیفوه وشنعوا علی
زاعمه ومخترعه قال العلماء عالم المدینة فی
الحدیث الاول مالك وعالم قریش فی الحدیث
الثانی الشافعی قال بعض تلامذة الجلال
وما جزم به شیخنا من ان الامام ابا حنیفة هو
المراد من هذا الحدیث ظاهر لا شك فیه لانه
لم یبلغ احد فی زمنه من ابناء فارس فی العلم
مبلغه ولا مبلغ اصحابه وفیه معجزة ظاهرة
للنبی صلی الله علیه وسلم حیث اخبر بما سیقع
ولیس المراد بفارس البلد المعروف بل جنس من
العجم وهم الفرس لان جد الامام ابی حنیفة منهم
علی ما علیه الاکثرون وفی خبر عن الدیلمی خیر
العجم فارس انتهت بحروفها واخرج الحاکم و
صححه عن ابی هریرة قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم یوشك الناس ان یضربوا اکباد
الابل فلا یجدوا اعلم من عالم المدینة قال
سفیٰن نری هذا العالم مالك بن انس رضی
الله تعالی عنه الله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

بارہویں فصل میں ہے بیان حضرت عرباض بن ساریہ صحابی کا

اخرج احمد والبزار والطبرانی
والبیهقی عن العرباض بن ساریة ان رسول الله

عالم مدینہ سے زیادہ جاننے والا نہ پاوینگے۔ اور اسکی نظیر وہ
حدیث ہے جو دربارۂ امام شافعیؒ فرمایا۔ کہ تم قریش کو برا کہو
کیونکہ انہیں کا عالم زمین کو علم سے پر کردیگا۔ اور اس حدیث کے بہت
طرق ہیں۔ بعض محدثین نے اسکے موضوع ہونیکا گمان کیا
اور اسکو موضوع کہا ہے اور اسکے بنانیوالیکو برا کہا ہے۔ علمائنے
کہا ہے کہ حدیث اول میں امام مالک اور دوسری حدیث میں
امام شافعی مراد ہیں۔ اور جلال الدین سیوطی کے بعض
شاگردوں نے کہا ہے کہ جس بات پر ہمارے شیخ نے اعتماد کیا ہے وہ
یہ ہے کہ مراد اس سے امام ابو حنیفہؒ ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ امام
کے زمانہ میں کوئی بھی ابناء فارس سے امام موصوف
اور انکے شاگردوں کے رتبہ کو علم میں نہ پہونچا اور اس میں ایک
معجزہ ہے صریح آنحضرتؐ کا۔ کہ آپ نے ایک آئندہ
واقعہ کی خبر دی۔ اور فارس سے مراد بلد معروف نہیں ہے
بلکہ اہل عجم مراد ہیں کہ وہ فارسی ہیں اور امام ابو حنیفہ کے دادا
فارسی ہیں جیسا کہ اکثر لوگوں نے تسلیم کیا ہے اور دیلمی کی
ایک حدیث میں ہے کہ بہترین عجم اہل فارس ہیں۔ اور تخریج کی حاکم
نے اور صحت کی ابو ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ
عنقریب لوگ علم کی تلاش میں اونٹ دوڑاوینگے یعنی سفر کرینگے
مگر عالم مدینہ سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہ پاوینگے۔ سفیان نے
کہا ہمارے علم و یقین میں وہ عالم امام مالک بن انس ہیں رضی اللہ عنہ

تخریج کی امام احمد اور بزار اور طبرانی و بیہقی نے عرباض
بن ساریہ سے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلے

صلی اللہ علیہ وسلم قال انی عند اللہ لخاتم
النبیین وان ادم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم
عن ذلک انی دعوة ابی ابراهیم وبشارة عیسی
ورویا امی التی رأت وکذلک امہات النبیین
یرین وان ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رأت حین وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

اللہ علیہ وسلم نے کہ یقیناً خداوند تبارک وتعالے کے
نزدیک میں خاتم النبیین تہا - درحالیکہ آدم طینت میں تہے
اور میں تجہکو خبر کروں کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور عیسی
کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب اور وہ خواب ہو جو انبیاء
کی مائیں دیکہتی رہی ہیں - اور حضرت کی والدہ محترمہ نے
وقت وضع حمل ایک نور دیکہا تہا جس سے ملک شام کے محل نظر آئے تہے

تیرہویں فصل میں ہو بیان حضرت ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج ابن سعد عن حرام ابن عثمان الانصاری
قال قدم اسعد بن زرارة من الشام تاجرا فی
اربعین رجلا من قومہ فرأی رویا ان
اتیا اتاہ فقال ان نبیا یخرج بمکة یا ابا امامة
فاتبعہ وایة ذلک انکم تنزلون منزلا فیصاب
اصحابک الطاعون فتنجوانت وفلان یطعن
فنزلوا منزلا فبیتہم الطاعون فاصیبوا جمیعا
غیر ابی امامة وصاحب لہ طعن فی عینہ و
اخرج ابن سعد واحمد والطبرانی والبیہقی و
ابونعیم عن ابی امامة قال قیل یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ماکان بدء امرک قال
دعوة ابراهیم وبشری عیسی ورأت امی
انہ خرج منہا نور اضاءت بہ قصور الشام
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تخریج کی ابن سعد نے حرام بن عثمان انصاری سے کہ کہا عثمان
نے اسعد بن زرارہ اپنی قوم کے چالیس آدمیوں کی ہمراہی
میں ملک شام سے تجارت کرکے آئے انہوں نے خواب دیکہا کہ
کوئی شخص آیا اور کہا کہ ایک پیغمبر مکہ سے نکلیگا اے ابوامامہ
اسکی اتباع کرنا - اور اسکی نشانی یہ ہوگی کہ تم ایک جگہ اترو گے
اور طاعون پہیلیگا اور تم اور تمہارا ایک ہمراہی ساتہی نجات پاؤ گے
پس وہ وہیں اترے اور ان دونوں کے علاوہ سب
لوگ مبتلائے طاعون ہوئے یعنی غیر ابوامامہ اور واحد کہ العین
محفوظ رہے - اور تخریج کی ابن سعد اور احمد اور طبرانی و بیہقی و
ابونعیم نے ابوامامہ سے کہ کہا گیا یارسول اللہ صلعم
آپ کی پیدائش کی ابتدا کس طرح ہوئی آپ نے فرمایا
میں دعائے ابراہیم ہوں اور بشارت مسیح - میری ماں نے
دیکہا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے قصور شام نظر آگئے

چودہویں فصل میں ہی بیان حضرت ابوجہم رضی اللہ تعالی عنہ کا

وکان من معمرین من قریش
اخرج ابونعیم من طریق ابی بکر بن عبد اللہ بن

جو قریش میں ایک سن رسیدہ شخص تہے
تخریج کی ابونعیم نے بطریق ابی بکر بن عبد اللہ بن

ابی جہم عن ابیہ عن جدہ قال سمعت اباطالب یحدث
عن عبد المطلب قال بینا انا نائم فی الحجر رأیت
رویا ھالتنی فزعت منہا فزعا شدیدا فاتیت
کاہنۃ قریش فقلت لہا انی رأیت اللیلۃ کان
شجرۃ نبتت قد نال راسہا السماء وضربت باغصانہا
المشرق والمغرب ومارأیت نورا ازہر منہا اعظم
من نور الشمس سبعین ضعفا ورأیت العرب و
العجم ساجدین وہی تزداد کل ساعۃ عظما
ونورا وارتفاعا ساعۃ تخفی وساعۃ تظہر و
رأیت رہطا من قریش قد تعلقوا باغصانہا
ورأیت قوما من قریش یریدون قطعہا فاذا
دنوا منہا اخذہم شاب لم ار قط احسن منہ
وجہا ولا اطیب منہ ریحا فیکسر اظہرہم و
یقلع اعینہم فرفعت یدی لاتناول منہا نصیبا
فقلت لمن النصیب فقال النصیب ہو للذین تعلقوا
بہا وسبقوک الیہا فانتبہت مذعورا فزعا
مذعورا فرأیت وجہ الکاہنۃ قد تغیرت ثم
قالت ان صدقت رویاک لیخرجن من
صلبک رجل یملک المشرق والمغرب
یدین لہ الناس ثم قال لابی طالب لعلک
ان تکون ہذا المولود فکان ابوطالب یحدث
بہذا الحدیث والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قد
خرج ویقول کانت الشجرۃ واللہ اباالقاسم

ابوجہم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں
نے کہا میں نے ابوطالب سے سنا کہ عبدالمطلب نے بیان کیا میں حطیم میں
سوتا تہا کہ میں نے ایک خوفناک خواب دیکہا۔ اور ایک قریشی
کاہنہ سے بیان کیا کہ ایک درخت اُگا ہے اُتنا بڑا کہ اسکا سر آسمان
سے ٹکراتا ہے اور اس کی شاخیں مشرق اور مغرب میں
پہیلی ہیں۔ اور میں نے کوئی چمکدار چیز اس سے زیادہ نہیں
دیکہی۔ وہ چمک آفتاب کی چمک سے ایک سو چالیس درجہ
زیادہ تہی اور اہل عرب وعجم اسکے سامنے سجدہ کرتے تہے اور وہ
نور ہر ساعت ترقی کرتا تہا۔ کبہی پوشیدہ ہو جاتا کبہی ظاہر ہوتا
اور میں نے ایک گروہ قریش کو دیکہا کہ اس کی شاخوں میں
لٹک رہے ہیں اور دوسرا گروہ قریش کا اسکو کاٹ ڈالنے کے
ارادہ میں ہیں۔ جب یہ لوگ (کاٹنے کیلیے) قریب گئے تو ایک
نہایت ہی حسین جوان نے انکی پشتیں توڑنا اور آنکہیں پہوڑنا
شروع کیا۔ میں نے ہاتہ اٹہایا کہ میں بہی کچہ حصہ لوں اور
پوچہا کہ اسمیں کس کا حصہ ہے جواب ملا ان کا جو وابستہ ہیں
اور تجہہ پر سابق ہیں۔ پس میں بیدار ہو گیا۔ اس خواب سے گہبرا کر
میں نے دیکہا کہ کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور وہ کہنے
بولی کہ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو اسکی تعبیر یہ ہے کہ تیری
پشت سے ایک شخص پیدا ہو گا جو مشرق اور مغرب کا مالک
ہو گا اور لوگ فرقے اسکے سامنے ذلیل ہونگے۔ اور
ابیطالب سے کہا کہ شاید وہ مولود تو ہو۔ ابیطالب اس
حدیث کو بیان کرتے تہے کہ آنحضرت صلعم سامنے نکلے
ابیطالب نے کہا خدا کی قسم وہ شجر مبارک ابوالقاسم

الامین فقال له الاتؤمن به فیقول البتة والعار

امین ہیں۔ کہا گیا کہ پھر تم ایمان کیوں نہیں لاتے بولے شرم آتی ہے

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

پندرہویں فصل

میں بیان ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

فی المواهب اللدنیه فی حدیث سلمان الفارسی عند ابن عساکر قال هبط جبریل علی النبی صلی اللہ علیه وسلم (ارسلہ سلمان فیحمل علی انه حمله عن المصطفی او عمن سمعه عنه) فقال ان ربك یقول کنت اتخذت ابراهیم خلیلا فقد اتخذتك حبیبا وما خلقت خلقا اکرم علی منك ولقد خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتك ومنزلتك عندی ولولاك ما خلقت الدنیا واخرج ابن عساکر عن سلمان قال قیل للنبی صلی اللہ علیه وسلم کلم اللہ موسی تکلیما وخلق عیسی من روح القدس واتخذ ابراهیم خلیلا واصطفا آدم فما اعطیت من الفضل فهبط جبریل فقال ان ربك یقول ان کنت اتخذت ابراهیم خلیلا فقد اتخذتك حبیبا وان کنت کلمت موسی فی الارض تکلیما فقد کلمتك فی السماء وان کنت خلقت عیسی من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنة ولقد وطئت فی السماء موطأ لم یطأه احد قبلك ولا یطأه احد بعدك وان کنت اصطفیت ادم فقد ختمت بك الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منك وقد اعطیتك

کتاب مواہب لدنیہ میں حضرت سلمانؓ سے مرسلاً مروی ہے کہ نبی اکرم صلعم کی خدمت میں جبرئیل آئے اور کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نے ابراہیم (علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام) کو خلیل بنایا ہے تو تجھے حبیب بنایا۔
اور میں نے کسی کو تجھسے زیادہ مکرم نہیں بنایا۔ اور میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ تیری اُس قدر ومنزلت کو جانیں جو میرے نزدیک ہے۔ تو نہ پیدا کیا جاتا تو دنیا نہ پیدا ہوتی۔ اور تخریج کی ابن عساکر نے سلمانؓ سے کہ نبیؐ سے کہا گیا۔ خدا نے موسیٰؑ سے کلام کیا اور عیسیٰؑ کو روح القدس سے پیدا فرمایا اور ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ اور آدمؑ کو برگزیدہ کیا۔ آپ کو کونسی بزرگی دی ہے۔ پس جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے اگر میں نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا ہے تو آپکو حبیب بنایا۔ موسیٰؑ سے زمین (طور) پر کلام کیا تو آپ سے آسمان پر گفتگو کی۔ اور عیسیٰؑ کو روح القدس سے پیدا کیا تو آپ کا نام پیدائش عالم سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور میں نے آسمان پر تیرے لیے وہ چیزیں پیدا کیں جو اولین وآخرین میں سے کسی کے لیے نہیں پیدا کیں۔ اگر میں نے آدمؑ کو برگزیدہ کیا ہے تو تجھپر نبوت ختم کی اور تجھسے بڑھکر میں نے کسی کو برگزیدہ نہیں کیا اور تجھکو حرمت کیا

الحوض والشفاعة والناقة والقضيب والتاج
والهراوة والحج والعمرة وشهر رمضان والشفاعة
كلها لك حتى ظل عرشي في القيامة عليك ممدود
وتاج الحمد على راسك معقود وقرنت اسمك
مع اسمي فلا اذكر في موضع حتى تذكر معي ولقد
خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ومنزلتك
ولولاك ما خلقت الدنيا والله سبحانه وتعالى اعلم

حوض - شفاعت - ناقہ - عصا - تاج - علم
حج - عمرہ - ماہ رمضان - شفاعت - کل اشیا
تیرے لیے ہیں - یہانتک کہ عرش کا سایہ قیامت
میں تیرے سر پر پھیلا ہوگا اور تاج حمد تیرے سر پر اور تیرا نام
میرے نام کے ساتھ قریب ہی - تیرے نام کا ذکر میرے ذکر
کے ساتھ ہوگا - دنیا اور اہل عالم کی پیدائش اسلیے کی کہ تیری
منزلت حقیقی جتلاؤں تجھکو نہ پیدا کرتا تو دنیا کو نہ پیدا کرتا

وعلمه اتم

سولھویں فصل میں ہی بیان حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج البيهقي وابن عساكر من طريق مالك
عن الزهري عن انس ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ما افترق الناس فرقتين الا جعلني
الله في خيرهما فاخرجت من بين ابوي فلم
يصبني شيء من عهد الجاهلية وخرجت من
نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن ادم حتى
انتهيت الى ابي وامي فانا خيركم نفسا وخيركم
ابا واخرج ابو نعيم في الحلية عن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اوحى الله
الى موسى نبي بني اسرائيل انه من لقيني وهو
جاحد باحمد ادخلته النار قال يا رب ومن
احمد قال ما خلقت خلقا اكرم علي منه كتبت
اسمه مع اسمي في العرش قبل ان اخلق السموات
والارض ان الجنة محرمة على جميع خلقي حتى
يدخلها هو وامته قال ومن امته قال الحمادون

تخریج کی بیہقی نے اور ابن عساکر نے مالک سے انہوں نے
زہری سے انہوں نے انس سے کہ حضرت صلعم نے
فرمایا جب نسب دو شاخ ہوا میں بہتر فرقہ میں گیا
اور میں والدین سے پیدا ہوا مجھے کوئی بات عہد
جاہلیت (یعنی اجتماع ناجائز) سے نہیں پہونچی
زمانہ (ابو البشر) آدم سے عبد اللہ تک میں نکاح شرعی
ہی منتقل ہوتا رہا پس میں بہتر ہوں تم سے ذات ونسب میں
اور اخراج کیا ابو نعیم نے حلیہ میں انس سے کہ فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے حضرت نبی بنی
اسرائیل یعنی موسی پر وحی فرمائی کہ جو شخص ہمیں احمد
سے انکار کریگا اور (بلا توبہ) مرجائیگا جہنم میں پڑیگا
موسی نے پوچھا الہی احمد کون ہی جواب ملا وہ اکرم خلائق
ہی میرے نزدیک اور میں نے اسکا نام اپنے نام کے ساتھ پیدائش
زمین وآسمان سے قبل لکھا ہی - اور جبتک وہ اپنی امت کے ساتھ
جنت نہ جائیگا کوئی نہ جانے پائیگا - پوچھا امت کون ہی

محمد ون صعود او هبوطا و علی کل حال یشدون اوساطہم ویطہرون اطرافہم صائمون بالنہار رہبان باللیل اقبل منہم الیسیر و ادخلہم الجنۃ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ قال اجعلنی نبی تلک الامۃ قال نبیہا منہا قال اجعلنی من امۃ ذلک النبی قال استقدمت و استاخرو لکن ساجمع بینک و بینہ فی دار الجلال واخرج ابن مردویہ عن انس قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءکم رسول من انفَسکم بفتح الفاء وقال انفسکم نسبا وصہرا وحسبا لیس فی ابائی من لدن ادم سفاح کلنا نکاح واخرج ابن سعد وابو نعیم عن انس قال کنا نعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل بطیب ریحہ واخرج البزار وابو یعلی عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر فی الطریق من طرق المدینۃ وجد وامنہ رائحۃ الطیب قالوا مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الطریق واخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم وابن عساکر من طرق متعددۃ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یرا حد سوأتی واللہ سبحانہ تعالی اعلم وعلمہ اتم۔

چڑھتے اترتے اور ہر حال میں (فرماں برداری پر) کمربستہ رہینگے۔ دن کو روزہ رکھینگے اور راتوں کو راہب ہونگے۔ ان کی تھوڑی عبادت کو قبول فرماکر جنت میں شہادت لا الہ الا اللہ کے سبب سے داخل کرونگا موسیٰ نے کہا مجھکو انپر نبی بنادے ارشاد ہوا کہ وہ نبی اسی قوم سے ہوگا۔ اسپر کہا کہ مجھکو اس امت میں کردے۔ فرمایا کہ تم احمد سے مقدم ہوگے مگر دار الجلال میں تجھے اور اسے یکجا کردونگا۔ اور تخریج کی ابن مردویہ نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ نے آیت لقد جاءکم من انفَسکم ف کو زبر کے ساتھ پڑھا اور فرمایا کہ مراد انفسکم سے نسب اور صہر اور حسب ہی۔ میرے اسلاف میں از آدم تا ایندم نکاح ہی سے انتقال ہوتا رہا۔ اور اخراج کیا ابن سعد وابو نعیم نے انس سے کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آپکی خوشبو سے معلوم کرلیتے تھے۔ اور تخریج کی ہی بزار اور ابو یعلی نے انس سے کہ جب آنحضرت صلعم مدینہ کے کسی راستہ سے گذرتے صحابہ اس راہ سے آپ کا تشریف لیجانا پہچان لیتے بذریعہ خوشبو اور کہتے کہ آپ اس راہ سے ہوکر گذرے ہیں اور تخریج کی طبرانی نے اوسط میں نیز ابو نعیم و ابن عساکر نے چند طریقوں سے حضرت انس رضہ سے کہ فرمایا سرور عالم نے عند اللہ میری تکریم کی ایک علامت یہ ہی کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی نے میری برہنگی نہیں دیکھی۔

سترہویں فصل میں ہی بیان حضرت زید بن اسلم صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کا۔

اخرج ابن سعد وغیرہ عن زید بن اسلم

تخریج کی ابن سعد وغیرہ نے زید بن اسلم سے کہ

ان حلیمة لما اخذت النبی صلی اللہ علیه وسلم قالت لها امه اعلمی انك قد اخذت مولودا له شان واللہ لحملته فما کنت اجد ما تجد النساء من حمل ولقد اتیت فقیل لی انك ستلدین غلاما فسمیه احمد وهو سید العالمین ولقد وقع معتمدا علی یدیه رافعا راسه الی السماء فخرجت حلیمة الی زوجها فاخبرته فسر بذلك واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

جب حلیمہ سعدیہ نے آنحضرت کو (رضاعت کیلیے) لیا آمنہ خاتون نے حلیمہ سے کہا تم نے ایسا بچہ پایا ہے جو بڑی شان والا ہے بخدا میں جب حاملہ تھی عام عورتوں کیطرح مجھکو کرب وغیرہ نہ معلوم ہوتا تھا۔ ہاتف غیبی نے مجھسے کہا کہ جب ولادت ہو احمد نام رکھنا کہ وہ سید العالمین ہوگا۔ اور جب پیدا ہوئے زمین کیطرف جھکے اور سر آسمان کیطرف تھا یہ واقعہ حلیمہ نے اپنے شوہر سے کہا تو بہت خوش ہوئے۔

اٹھارہویں فصل میں ہے بیان حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج مسلم عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

تخریج کی مسلم نے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے اولاد ابراہیم میں اسمعیل کو اور بنی اسمعیل میں بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ میں قریش کو برگزیدہ بنایا اور قریش میں بنی ہاشم کو اور ان میں سے مجھکو برگزیدہ کیا ہے۔

انیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو مریم غسانی رضی اللہ تعالی عنہ کا۔

اخرج الطبرانی وابو نعیم عن ابی مریم الغسانی رضی اللہ تعالی عنه ان اعرابیا قال للنبی صلی اللہ علیه وسلم ای شیء کان اول نبوتك قال اخذ اللہ منی المیثاق کما اخذ من النبیین میثاقهم ودعوة ابی ابراهیم وبشری عیسی ورأت امی فی منامها انه خرج من بین رجلیها سراجا اضاءت له قصور الشام قوله ابی مریم فی التقریب ابو مریم الغسانی جد ابی بکر بن عبد اللہ ابن ابی مریم وقد قیل ان للثلثة صحبة اه ذو اسم الغا

اخراج کیا طبرانی وابو نعیم نے ابو مریم غسانی سے کہ ایک عرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کی نبوت کی پہلی دلیل کیا ہے۔ آپنے جواباً فرمایا کہ اللہ تعالی کا مجھسے بھی دوسرے انبیا کی طرح اقرار لینا اور میرے مورث ابراہیم کی دعا اور عیسی کی بشارت اور والدہ کا خواب کہ میرے شکم سے ایک چراغ نکلا کہ شام کے محل روشن ہوگئے۔ اور یہ ابو مریم غسانی رضی اللہ عنہ جد ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم ہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ ثلثہ کی صحبت میں رہتے۔ (تقریب) اور

في معرفة الصحابة ابو مريم الغساني جد ابي
بكر بن عبد الله ابن ابي مريم قال اتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله
ولدت لي الليلة جارية قال والليلة انزلت علي
سورة مريم فسماها مريم فكان يكنى ابا مريم و
غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابو حاتم
الرازي سالت بعض ولد ابي مريم هذا عن اسمه
فقال نذير يعد في الشاميين اه والله سبحانه و
تعالى اعلم وعلمه اتم -

اسد الغابہ میں ہے کہ ابو مریم غسانی جد ابو بکر
بن عبد اللہ بن ابی مریم (ابن ابی مریم) نے کہا میں نے خدمت
اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ص
رات کو میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی آپ نے فرمایا رات
مجھ پر سورہ مریم اتری - پس لڑکی کا نام مریم رکھا اور انکا
لقب ابو مریم ہوا - اور یہ حضرت کے شریک جنگ رہے ہیں
ابو حاتم رازی نے کہا کہ میں نے انکے بعض لڑکوں سے انکا
اس لقب کے متعلق دریافت کیا ہے

بیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو صخر عقیلی رضی اللہ تعالی عنہ کا۔

اخرج احمد وابن سعد عن ابي صخر العقيلي قال
حدثني رجل من الاعراب قال مر رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيهودي معه سفر فيه التوراة
يقرأها على ابن له مريض فقال النبي صلى الله
عليه وسلم يا يهودي انشدك بالله الذي
انزل التوراة على موسى اتجد في توراتك نعتي
وصفتي ومخرجي فاومأ براسه ان لا فقال ابنه
لكني اشهد بالذي انزل التوراة على موسى
انه ليجد نعتك وزمانك وصفتك ومخرجك
في كتابه هذا وانا اشهد ان لا اله الا الله
وانك رسول الله فقال النبي صلى الله عليه
وسلم اقيموا اليهودي عن صاحبكم وقبض
الفتى فصلى عليه النبي صلى الله عليه وسلم و
اخرج البيهقي نحوه من حديث انس وابن مسعود

اخراج کیا احمد و ابن سعد نے ابو صخر عقیلی سے کہ مجھسے
ایک اعرابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ایک یہودی سے
دو چار ہوئے وہ اپنے مریض بچہ پر توریت پڑھکر دم
کرتا تھا - نبی ص نے اس یہودی سے سوال فرمایا
تجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے توریت نازل فرمائی
تو اپنی کتاب میں میرا ذکر اور صفات اور مولد کا
تذکرہ پاتا ہے - اسنے اشارہ سے انکار کر دیا مگر لڑکے
نے کہا میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ آپ کی تعریف
اور زمانہ اور صفت اور جائے پیدائش کو یہ کتاب
میں پاتا ہے - اور میں گواہی دیتا ہوں کہ لائق عبادت
اللہ ہی ہے اور آپ رسول ہیں اسپر آنحضرت نے فرمایا
اپنے دوست کو یہودی سے جدا کرو - پس وہ
جوان مرگیا اور حضرت نے اسپر نماز پڑھی - اور
تخریج کی بیہقی نے اسی طرح کی حدیث انس و ابن مسعود سے

فی اسد الغابة فی معرفة الصحابة فاقبمو ا
الیهودی عن اخیکم قال فقبض الفتی فولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنوطہ وکفنہ
وصلی علیہ اھ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

کتاب اسد الغابہ میں ہے کہ یہودی جوان مرگیا
اور آنحضرت اس کے کفن دفن کے ولی ہوئے
اور اس مقر توحید و رسالت کی نماز جنازہ
پڑھی۔ اور اللہ تعالی بہترین جاننے والا ہے۔

اکیسویں فصل میں ہے بیان حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ کا۔

اخرج ابو یعلی وابو نعیم وابن عساکر عن شداد
ابن اوس ان رجلا من بنی عامر سأل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حقیقة امرک فقال
بدء شانی انی دعوة ابراھیم وبشری اخی عیسے
وانی کنت بکر ابی وامی وانھا حملت بی کا ثقل
ما تحمل النساء وجعلت تشکی الی صواحباتھا
ثقل ما تجد ثم ان امی رأت فی منامھا ان
الذی فی بطنھا نور قالت فجعلت اتبع بصری
النور یسبق بصری النور یسبق بصری حتی
اضاءت لی مشارق الارض ومغاربھا ثم
انھا ولدتنی فنشاءت فلما نشاءت بغضت
الی اوثان قریش وبغض الی الشعر فکنت
مسترضعا فی بنی لیث بن بکر فبینما انا ذات
یوم منتبذا من اھلی فی بطن واد مع اتراب لی
من الصبیان اذا انا برھط ثلاثة معھم
طست من ذھب ملئی ثلجا فاخذونی من
بین اصحابی وانطلق الصبیان ھرابا مسرعین
الی الحی فعمد احدھم فاضجعنی علی الارض

تخریج کی ابو یعلی و ابو نعیم و ابن عساکر نے شداد بن اوس
سے کہ ایک عامری نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ
آپ کی حقیقت امر کیا ہے۔ حضرت نے جواب دیا
میں ابراہیم (مورث) کی دعا اور بھائی عیسی کی نوید
اور والدین کا اکلوتا فرزند ہوں اور والدہ کو دوران
حمل میں عام شکایات نہ ہوتی تھیں جسکا تذکرہ سہیلیوں
سے ہوتا تھا۔ نیز والدہ نے خواب دیکھا تھا کہ ان کے
شکم میں ایک نور ہے اور وہ نور ترقی کرتا ہے۔ یہانتک
اس نور نے ترقی کی کہ زمین کے ابتدائی کنارے
مجھکو نظر آنے لگے۔ بعد ازاں میں پیدا ہوا۔
اور میں نے پرورش پائی۔ جب میں ہوشیار ہوا تو
مجھے قریش کے بتوں اور اشعار سے نفرت ہونے لگی
ایام رضاعت میں جب میں خاندان لیث بن بکر میں تھا
ایک دن بچوں کے ساتھ صحرا میں تھا۔ اچانک تین شخص
اس جنگل میں آگئے ان کے پاس برف سے بھرا
طلائی طشت تھا۔ ان لوگوں نے مجھکو ان بچوں
سے لیلیا وہ بچے گھبرا کر بستی کی طرف بھاگے۔ پس
ایک شخص نے مجھکو چت لٹا دیا اور میرا پیٹ

اضجعا الطيفا ثم شق ما بين مفرق صدري
الى منتهى عانتى وانا انظر اليه لم اجد لذلك
حِسا ثم اخرج احشا بطنى ثم غسلها بذلك
الثلج فانعم غسلها ثم اعادها مكانها ثم قام
الثانى فقال لصاحبه تنح ثم ادخل يده فى جوفى
فاخرج قلبى وانا انظر اليه فصدعه ثم
اخرج منه مضغة سوداء فرمى بها ثم قال
بيده يمنة ويسرة كانه يتناول شيئا فاذا انا
بخاتم فى يده من نور يحار النظر دونه فختم
به قلبى فامتلأ نور النبوة والحكمة ثم اعاد
مكانه فوجدت برد ذلك الخاتم فى قلبى
دهرا ثم قال الثالث لصاحبه تنح فامر يده
بين مفرق صدرى الى منتهى عانتى فالتام
ذلك الشق باذن الله تعالى ثم اخذ بيدى
فانهضنى من مكانى انهاضا لطيفا ثم قال
للاول زنه بعشرة من امته فوزنونى
بهم فرجحتهم ثم قال زنه بمائة من امته
فوزنونى بهم فرجحتهم ثم قال زنه بالف من
امته فوزنونى بهم فرجحتهم فقال دعوه فلو
وزنتموه بامته كلها لرجحهم ثم ضموني الى صدورهم
وقبلوا راسى وما بين عينى ثم قالوا يا حبيب الله
هل لم ترع انك لو تدرى ما يراد بك من
الخير لقرت عيناك ثم جاء الحى فلنخبرهم

سینہ سے پیڑو کی انتہا تک چاک کیا - اور میں
ان کی یہ حرکات جراحی دیکھتا تھا - ایک شخص
نے آنتیں نکالکر اس برف کے پانی سے خوب دھوکر
بجائے خود رکھدیں - پھر دوسرا اٹھا اور پہلے کو ہٹا کر
جوف شکم میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے میرا دل
نکال لیا اور میں نے دیکھا کہ اس نے دل کو چاک
کرکے اسکے اندر سے ایک سیاہ لوتھڑا نکالکر پھینک دیا اور
داہنے بائیں کچھ تلاش کرنے لگا ناگاہ اسکے ہاتھ میں ایک
بہت ہی چمکدار انگوٹھی دکھائی دی اس میرے دل پر
مہر لگائی کہ نور نبوت سے دل لبریز ہو گیا پھر اس کو
اسکی جگہہ پر رکھدیا اور مدت تک اس عمل کی ٹھنڈک
محسوس ہوتی رہی - بعدہٗ تیسرے نے اس کو ہٹایا
اور میرے جسم پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ چاک بند
ہو گیا خدا کے حکم سے اور مجھکو انتہائی نرمی سے
اٹھا کر کھڑا کر دیا - اور پہلے شخص سے کہا ان کو ان کی
امت کے دس اشخاص کے ساتھ وزن کرو اس نے
تولا تو میں وزنی نکلا - پھر کہا اچھا سو آدمیوں کیساتھ
تولو اسپر بھی میرا وزن زیادہ رہا - پھر ہزار کے ساتھ
تولنے کو کہا تب بھی مقابل پلہ ہلکا رہا - پھر کہا چھوڑدو
یہ پوری قوم پر غالب رہینگے پھر مجھے سینہ سے لگایا اور
سر اور پیشانی کا بوسہ لیکر کہا - اے خدا کے حبیب آپ
گھبرائیں نہیں - اگر آپ کو اس عمل کی علت اور آئندہ
بہتری کے ارادے معلوم ہو جائیں تو آپ بیحد مسرور ہوں

فقال بعض القوم ان هذا الغلام اصابه لمم او
طائف من الجن فانطلقوا به الى كاهننا حتى
ينظر اليه ويداويه فقلت ما بي شيء مما تذكرون
انى ارى نفسي سليمة وفؤادي صحيحا فقال
زوج ظئري الا ترون ان كلامه صحيح انى
لارجو ان لا يكون بابني باس فذهبوا بي الى
الكاهن فقصوا عليه قصتي فقال اسكتوا حتى
اسمع من الغلام فانه اعلم بامره منكم
فقصصت عليه فلما سمع قولي وثب الي فضمني
الى صدره ثم نادى باعلى صوته يا للعرب يا
للعرب اقتلوا هذا الغلام واقتلوني معه
فواللات والعزى لئن تركتموه وادرك
ليبدلن دينكم وليسفهن عقولكم وعقول ابائكم
وليخالفن امركم وليأتينكم بدين لم تسمعوا بمثله قط
فعمدت ظئري فانتزعتني من حجره وقالت لانت
اعته منه واجن ولو علمت ان هذا يكون من
قولك ما اتيت به اليك فاطلب لنفسك
من يقتلك فانا غير قاتلي هذا الغلام ثم احتملوني
فادوني الى اهلي واصبح اثر الشق ما بين صدري
الى منتهى عانتي كانه الشراك قال ابو نعيم
في هذا الحديث ان امنة وجدت الثقل
في حمله وفي سائر الاحاديث انها لم تجد ثقلا
والجمع ان الثقل به في ابتداء علوقها به وان

تو بعضوں نے کہا اس بچہ پر آسیب معلوم ہوتا ہی
اسے کسی کاہن (عامل) کے پاس بغرض علاج
لے جانا چاہیے - میں نے کہا تمہارا یہ خیال غلط ہی -
میں اپنے آپکو تندرست پاتا ہوں اور بالکل اچھا ہوں
دائی کے شوہر نے کہا کہ بچے کی بات بہت سچی معلوم
ہوتی ہی - اور میرے نزدیک کچھ اندیشہ نہیں ہی - مگر
کاہن کو دکھلانے مجھکو لیگئے اور اس سے سارا حال کہدیا
وہ بولا تم خاموش رہو میں بچہ سے سننا چاہتا ہوں وہ تسے
بہتر جانتا ہی - میں نے اس سے قصہ کہا سنکر اس نے
مجھکو سینہ سے لگا کر چیخنا پکارنا شروع کیا کہ اے اہل عرب
اس بچہ کو اور مجھے قتل کر دو - لات اور عزی کی قسم
اگر تمنے اسے زندہ چھوڑ دیا اور یہ بڑا ہوا تو ضرور
یہ تمہارا دین بدل ڈالیگا اور تمہاری اور تمہارے باپونکی
عقلیں مار دیگا - تمہاری مخالفت کریگا اور تمہارے پاس وہ
دین لاویگا جو تمنے سنا بھی نہ ہوگا - پس دودھ پلائی مجھکو
اس سے چھین کر کہا تو اس سے بڑھکر خبطی ہی - میں جانتی
تو تیرے پاس نہ لاتی - تو سڑی ہی کہ اپنے قتل کیلئے لوگونکو
بلاتا ہی - میں اس بچہ کو کس طرح قتل کرونگی - پھر مجھے گھر
اٹھا لیگئی پھر صبح کو میرے سینہ سے عانہ تک ایک
نشان پایا تسمہ کی طرح - ابو نعیم نے اس حدیث میں
کہا ہی کہ اس حدیث سے گرانی حمل ثابت ہوتی ہی اور
دوسری تمام احادیث سے گرانی کی نفی ہوتی ہی - انمیں
مطابقت یوں ہوتی ہی کہ ابتدا میں کسی قدر بوجھ معلوم ہوا

الخفة عند استمرار الحمل بها فیکون علی الحالین خارجا عن المعتاد المعروف والله سبحانه و تعالی اعلم وعلمه اتم

اور بعد کو ہلکی ہوتی گئی۔ دونوں حالتیں معمول کے خلاف رہیں۔ واللہ اعلم

بائیسویں فصل میں ہے بیان ابو سعید الخدری رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

اخرج الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد فانی یاتینی اللحن والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

طبرانی نے ابو سعید خدری سے تخریج کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خلاصہ عرب ہوں۔ قریش میں پیدا ہوا۔ اور بنی سعد میں بڑا ہوا پس میرے کلام میں غلطی کیسے ہوسکتی ہے۔

تیئیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو قتادہ انصاری رضے اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج مسلم عن ابی قتادة الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاك یوم ولدت فیه ویوم بعثت او انزل علی فیه واخرج ایضا عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن صوم یوم الاثنین فقال فیه ولدت وفیه انزل علی والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

ابو قتادہؓ انصاری سے مسلم نے تخریج کی ہے کہ رسول اللہ سے دوشنبہ کو روزہ رکھنے کا سوال ہوا تو آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ اسمیں میری ولادت ہوئی اور اسی روز نبوت کا ظہور ہوا۔ نیز مسلم نے ابو قتادہ سے تخریج کی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دوشنبہ کے روزہ کا سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اسی روز میں تولد ہوا اور اسی دن مجھپر وحی نازل ہوئی تھی۔

چوبیسویں فصل میں ہے بیان حضرت جابر بن عبد اللہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال قلت یا رسول الله بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیء خلق الله تعالی قبل الاشیاء قال یا جابر ان الله قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره فجعل ذلك النور یدور بالقدرة حیث شاء الله ولم یکن فی ذلك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار

تخریج کی ہے عبد الرزاق نے سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان بتلائیے خداوند جل وعلا نے ابتداء پیدائش کس سے کی آپ نے فرمایا اے جابر سب سے پہلے تیرے نبی (محمدؐ) کو اپنے نور سے بنایا اور وہ نور خدا کی قدرت سے حسب منشاء الٰہی دورہ کرتا تھا اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم نہ بہشت نہ جہنم

ولا ملك ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جني
ولا انسي فلما اراد الله ان يخلق الخلق قسم ذلك النور
اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثاني
اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع
اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثاني
الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع
اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنين
ومن الثاني نور قلوبهم وهي المعرفة بالله ومن
الثالث نور السنتهم وهو التوحيد لا اله الا الله
محمد رسول الله الحديث واخرج الدارمي
والبيهقي وابو نعيم عن جابر بن عبد الله قال
كان في رسول الله صلى الله عليه وسلم خصال
لم يكن في طريق فتبعه احد الا عرف انه قد
سلكه من طيب عرقه او عرفه ولم يكن يمر بحجر ولا
شجر الا سجد له والله سبحانه وتعالى اعلم و
علمه اتم

نہ فرشتے نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن ۔
انسان ۔ جب اللہ تعالے نے تخلیق عالم کا ارادہ کیا اس
نور (محمدی) کے چار حصہ کیے پہلے سے قلم دوسرے سے
لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر اس حصہ چہارم کو چار جزو
کرکے ایک سے آسمان بنائے دوسرے سے زمینیں
تیسرے سے جنت و دوزخ کو بنایا اور ایک حصہ کو
پھر چار حصہ کرکے اول سے اہل ایمان کی آنکھونکا نور اور
دوسرے سے ان کے قلوب کا نور جو معرفت الہی ہے بنایا
تیسرے سے زبانونکا نور یعنی توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
(آخر حدیث تک) اور تخریج کی دارمی و بیہقی و ابونعیم
نے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میں بہت سی خصلتیں تہیں ازاں جملہ
یہ کہ جس کوچہ سے گذرتے آپ کی خوشبو سے لوگ پہچان
لیتے تہے اور جس پتھر یا درخت کے پاس جاتے وہ
آپ کے سامنے سجدہ کو جھک جاتا ۔ واللہ اعلم

چھبیسویں فصل میں ہے بیان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج الخطيب عن الحسين بن علي رضي الله تعالى
عنه قال لما كانت الليلة التي ولد فيها النبي
صلى الله عليه وسلم قال حبر كان بمكة يولد الليلة
في بلدكم هذا النبي الذي وصفناه
يعظم موسى وهارون تقتل امته فان اخطأهم
فبشروا اهل الطائف واهل الطائف وهل
ليلة قال فولد في تلك الليلة فخرج الحبر حتى

خطیب نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے تخریج کی
کہ جس شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی
تہی مکہ کے ایک متبحر شخص نے کہا ۔ پیدا ہونگے
اس رات کو تمہارے شہر میں ایک نبی جنکا یہ وصف
ہوگا کہ موسی و ہارون کی تعظیم کرینگے مگر انکی امت کو قتل کرینگے
اگر تمہیں خطا کیا تو طائف یا ایلہ والوں کو خبر دیدو راوی
نے کہا اس رات کو آپ پیدا ہوئے ۔ تو وہ عالم نکل کر

دخل الحجر ثم قال اشهد ان لا اله الا الله وان موسی حق وان محمدا حق ثم فقد الحبر فلم نفقده علیه والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

کعبہ کے پاس آیا اور کہا میں اقرار کرتا ہوں کہ لائق پرستش صرف اللہ ہی اور موسیٰ و محمدؐ برحق ہیں - یہ کہکر غائب ہو گیا

چھبیسویں فصل میں ہی بیان حضرت حویصة بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج الواقدی وابو نعیم عن حویصة بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال کنا ویهود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء غیره وهو فی کتبنا وما اخذ علینا منه صفته کذا وکذا حتی یاتوا علی نعته قال انا غلام وما اری احفظ وما اسمع اعی اذ سمعت صیاحا من ناحیة بنی عبد الاشهل فاذا قوم فزعوا وخافوا ان یکون امر حدث ثم خفی الصوت ثم عاد فصاح ففهمنا صیاحه یا اهل یثرب هذا الکوکب الذی ولد به قال جعلنا نعجب من ذلک ثم اقمنا دهرا طویلا ونسینا ذلک فهلک قوم وحدث اخرون وصرت رجلا کبیرا فاذا مثل ذلک الصیاح بعینه یا اهل یثرب قد خرج محمد وتنبأ وجاءه الناموس الاکبر الذی کان یاتی موسی علیه السلام فلم ینشب ان سمعت ان بمکة رجلا خرج یدعی النبوة وخرج من خرج من قومنا وتاخر من تاخر واسلم فتیان منا احداث ولم یقض لی ان اسلم حتی قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم والله سبحانه تعالی اعلم وعلمه اتم

اخراج کیا واقدی و ابو نعیم نے حضرت حویصہ بن مسعود سے کہ ہمارے جلسہ میں یہودی ذکر کرتے تھے کہ مکہ میں ایک نبی ہونگے جنکا احمد نام ہوگا اور کسی نبی کا دین نہ باقی رہیگا انکا ذکر ہماری کتابونمیں بجمیع صفات مذکور ہی - راوی نے کہا میں اس زمانہ میں جبکا یہ ذکر ہی کمسن تھا مگر مجھے بات خوب یاد رہتی تھی یکایک محلہ بنی عبد الاشہل سے ایک آواز آئی جس سے سب لوگ گھبرا گئے کہ کیا واقعہ ہو گیا - یہ آواز پست ہوئی پھر بلند ہوئی تو ہم لوگ سمجھے کہ کہا جاتا ہی مدینہ والو وہ ستارہ یہی ہی جس کے ساتھ پیدا ہوئے - اسپر ہم تحیر ہوئے زمانہ دراز اسپر گذر گیا اور واقعہ بھی یاد نہ رہا - اس وقت کے بہتیرے مر گئے اور نئے پیدا ہو گئے میں بھی بڑا ہوا - ویسی ہی آواز پھر آئی کہ نبی آخر زمان حضرت محمدؐ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور انکے پاس وہ ناموس اکبر آئے جو موسیٰ کے پاس آیا کرتے تھے کچھ دنوں بعد میں نے مدینہ میں خبر پائی کہ ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہی کچھ لوگ چلے اور بعض نے دیر کی - مجھکو قبول اسلام کا حکم نہ ملا یہانتک کہ آپ خود مدینہ میں اقامت گزیں ہوے

٢٧ ستائیسویں فصل میں بیان ہی حضرت ابو الطفیل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

- وهو آخر من مات من الصحابة قاله مسلم وغیره

اخرج ابو نعیم و ابن مردویہ فی تفسیرہ والدیلمی فی
مسند الفردوس عن ابی الطفیل قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لی عشرۃ اسماء عند ربی انا
محمد و احمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والعاشر و
العاقب والماحی و یٰس و طٰہٰ واخرج الترمذی فی
الشمائل عن سعید الجریری قال سمعنا ابا الطفیل یقول
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما بقی علی
وجہ الارض احد رآہ غیری قلت صفہ لی قال
کان ابیض ملیحا مقصدا واللہ سبحانہ و
تعالیٰ اعلم و علمہ اتم

تخریج کی ابو نعیم و ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اور
دیلمی نے مسند الفردوس میں ابو طفیل سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے میرے دس نام ہیں خدا کے نزدیک -
محمد - احمد - فاتح - خاتم - ابو القاسم - عاشر - عاقب
ماحی - یٰس - طٰہٰ - اور تخریج کی ترمذی نے
شمائل میں سعید جریری سے کہا میں نے ابو طفیل سے
سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت کو دیکھا ہے اور اب
میرے سوا کوئی دیکھنے والا نہیں رہا میں نے کہا آپکا حال بتاؤ
بولے آپ کا رنگ سفید ملیح تھا اور قد میانہ موزوں -

اٹھائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

اخرج البیہقی والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر
عن عائشۃ قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لی جبریل قلبت الارض مشارقہا ومغاربہا
فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم اجد بنی اب
افضل من بنی ہاشم واخرج ابن سعد و ابن
عساکر عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من نکاح غیر سفاح
وفی انسان العیون روی ابن حبان عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن آمنۃ ام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہا قالت ان لابنی ہذا شأنا انی حملت بہ
فلم اجد حملا قط اخف علی ولا اعظم برکۃ منہ
واخرج ابن سعد والحاکم والبیہقی وابو نعیم
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان یہودی

تخریج کی بیہقی اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن عساکر نے
عائشہ صدیقہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
مجھسے جبریل نے کہا میں نے جہان بھر چھان ڈالا مگر آپ
سے بڑھکر کوئی شخص نہ پایا اور نہ کوئی خاندان
بنی ہاشم سے افضل ملا - اور اخراج کیا ابن سعد و ابن
عساکر نے ام المومنین عائشہ رض سے کہا کہ فرمایا رسول
صلعم نے میری پیدائش کے سلسلہ میں برابر نکاح ہوتے رہے
اور کتاب انسان العیون میں بروایت ابن حبان عائشہ سے
منقول ہے کہ حضرت آمنہ انکی ساس فرماتی تھیں کہ
میرے بیٹے کی بڑی شان ہے - مجھکو زمانہ حمل میں بار
نہیں ہوا - اور برکات کا تذکرہ کیا کیا جاوے -
اور تخریج کی ابن سعد اور حاکم و بیہقی اور ابو نعیم نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ایک یہودی تاجر

قد سكن بمكة يتجر فيها فلما كانت الليلة التي ولد
فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مجلس
من قريش يا معشر قريش هل ولد فيكم الليلة
مولود فقال القوم والله ما نعلمه قال احفظوا ما
اقول لكم ولد هذه الليلة نبي هذه الامة الاخيرة
بين كتفيه علامة فيها شعرات متواترات كانهن عرف
فرس لا يرضع ليلتين وذلك ان عفريتا من الجن
ادخل اصبعه في فمه فمنعه الرضاع فتصدع القوم
من مجلسهم وهم يتعجبون من قوله فلما صاروا
الى منازلهم اخبر كل انسان منهم اهله فقالوا
قد ولد لعبد الله بن عبد المطلب غلام سموه
محمدا فالتقى القوم حتى جاءوا اليهودي فاخبروه
الخبر قال فاذهبوا معي حتى انظر اليه فخرجوا به
حتى ادخلوه على امنة فقال اخرجي الينا ابنك
فاخرجته وكشفوا له عن ظهره فرأى تلك الشامة
فوقع اليهودي مغشيا عليه فلما افاق قالوا
ويلك مالك قال والله ذهبت النبوة من بني
اسرائيل افرحتم يا معشر قريش اما والله ليسطون
بكم سطوة يخرج خبرها من المشرق الى المغرب
واخرج ابن عدي والبيهقي وابن عساكر عن
عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يرى في الظلماء كما
يرى في الضوء واخرج ابن عساكر عن عائشة

مکہ میں رہتا تھا جس رات کو آنحضرت پیدا ہوے
اس یہودی نے قریش کی مجلس میں آکر پوچھا
کیا تم میں کسی کے گھر اس رات میں بچہ پیدا ہوا
ہی حاضرین نے کہا ہمکو خبر نہیں - یہودی بولا یاد
رکھو یہ کہ آج رات کو اس امت کا آخری پیغمبر پیدا ہوے
انکے شانوں کے درمیاں ایک پہچان ہی جس میں بال
ہیں برابر برابر گھوڑے کی عیال کیطرح اور ایک جن عفریت
کی شرارت سے دو روز تک دودھ نہ پی سکینگے -
لوگ اسکی بات سے متحیر ہوے اور چلے گئے - جب اپنے
گھر پہونچے اور حال کہا معلوم ہوا آج رات کو عبد اللہ
ابن عبد المطلب کے ہاں ولادت ہوئی ہی اور مولود
کا نام محمد ہی - لوگوں نے یہودی کو خبر دی تو اس
نے کہا مجھکو وہاں لیچلو میں اسے دیکھونگا - یہ لوگ اسکو
ساتھ لیکر حضرت آمنہ کے مکان پر آئے اور کہا اپنا بچہ
ہمکو دکھا دو انہوں نے کپڑا اٹھا دیا جب پشت پر مہر نبوت
دیکھی یہودی بیہوش ہوکر گر پڑا جب افاقہ ہوا کہا
تجھے کیا ہو گیا - بولا بخدا بنی اسرائیل سے نبوت رخصت
ہو گئی - تم خوشی مناؤ کہ یہ قریشی اسمعیلی تمام جہان کی
خیر کے مالک ہونگے - اور حکومت کرینگے -
اور تخریج کی ابن عدی اور بیہقی و ابن عساکر نے
عائشہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی
میں ایسا ہی دیکھتے جیسا روشنی میں دیکھا جاتا
ہی - اور تخریج کی ابن عساکر نے عائشہ رضی سے

رضی اللہ عنہا قالت اخیط فی السحر فسقطت منی الابرۃ فطلبتہا فلم اقدر علیہا فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتبینت الابرۃ بشعاع نور وجہہ فاخبرتہ فقال یا حمیرا الویل ثم الویل ثلاثا لمن حرم النظر الی وجہی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

کہ آخر شب میں میں سی رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی میں نے ہر چند تلاش کی مگر نہ ملی پس آنحضرت صلعم تشریف لائے آپ کے چہرہ کے نور سے سوئی مل گئی میں نے یہ حال آپ سے عرض کیا تو فرمایا کہ اے حمیرا ویل اور تباہی ہو اور بربادی جس نے میرے جمال پر نظر نہ ڈالی۔ واللہ اعلم

اونتیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اخرج

ابو نعیم عن عطاء بن یسار عن ام سلمۃ (ھند بنت ابی امیۃ ام المومنین) عن امنۃ (والدۃ صلی اللہ علیہ وسلم) قالت لقد رایت لیلۃ وضعہ نورا اضاءت لہ قصور الشام حتی رأیتہا و اخرج الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصحراء فاذا منادیا ینادیہ یا رسول اللہ فالتفت فلم یر احدا ثم التفت فاذا ظبیۃ موثقۃ فقالت ادن منی یا رسول اللہ فدنی منہا فقال ما حاجتک فقالت ان لی خشفین فی ھذا الجبل فحلنی حتی اذھب فارضعہما ثم ارجع الیک قال و تفعلین قالت عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل فاطلقہا فذھبت فارضعت خشفیہا ثم رجعت فاوثقہا فانتبہ الاعرابی فقال الک حاجۃ یا رسول اللہ قال نعم تطلق ھذہ فاطلقہا فخرجت تعدو وھی تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فی اسنادہ اغلب بن تمیم ضعیف لکن للحدیث طرق کثیرۃ تشہد بان للقصۃ اصلا

ابو نعیم نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ (ہند بنت ابی امیہ) سے تخریج کی انہوں نے حضرت آمنہ ام النبیؐ سے کہ جس رات کو آنحضرت کی ولادت ہوئی میں نے ایک نور دیکھا جسمیں ملک شام کے محل نظر آنے لگے تخریج کی طبرانی نے کبیر میں اور ابو نعیم نے ام سلمہؓ سے۔ کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگل تشریف لیگئے تھے کہ کسی نے آپکو پکارا آپ نے توجہ فرمائی تو کوئی نظر نہ آیا پھر نگاہ دوڑائی تو ایک ہرن دکھائی پڑی اور اس نے کہا قریب آئیے آپ اسکے نزدیک پہونچے تو بولی کہ پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں آپ مجھکو کھولدیں تو انکو دودھ پلاکر میں آجاونگی آپ نے فرمایا ایسا ہی کریگی۔ ہرنی نے کہا کہ اگر میں خلاف کروں تو اللہ مجھپر وہ عذاب کرے جو ظالم محصول لینے والے پر کریگا۔ آپنے اس کو کھول دیا اور وہ حسب وعدہ بچوں کو دودھ پلاکر لوٹ آئی۔ اور آپنے اسکو باندھ دیا جب اس اعرابی کو جس نے اسکو باندھا تھا خبر ہوئی تو بولا آپ کیا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا اسکو آزاد کردے۔ اسنے آزاد کیا اور وہ ہرن دوڑتی اور کلمہ شہادت

كذا افاد مولانا جلال الدين فى خصائص الكبرى سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

اسکو مولانا جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں ذکر کیا ہے - واللہ تعالیٰ اعلم

تیسویں فصل میں ہے بیان حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔

اخرج الخرائطی من طرق هشام بن عروة عن ابيه
عن جدته اسماء بنت ابی بکر قالت كان زيد بن
عمرو بن نفيل و ورقة بن نوفل يذكران انهما
اتيا النجاشی بعد رجوع ابرهة من مكة قاله
فلما دخلنا عليه قال اصدقانی ايها القرشيان
هل ولد فيكم مولود اراد ابوه ذبحه فضرب عليه
بالقداح فسلم ونحرت عنه جمال كثيرة قلنا نعم
قال فهل لكما علم به ما فعل قلنا تزوج امرأة
يقال لها آمنة تركها حاملا وخرج قال فهل تعلمان
ولدت ام لا قال ورقة اخبرك ايها الملك انى
ليلة قد بت عند وثن لنا اذ سمعت من جوفه
هاتفا يقول ولد النبی فذلت الاملاك
ونأى الضلال وادبر الاشراك. ثم انتكس الصنم
على راسه فقال زيد عندی كخبره ايها الملك
انی فی مثل هذه الليلة خرجت حتى اتيت جبل
ابی قبيس اذ رأيت رجلا ينزل من السماء له
جناحان اخضران فوقف على ابی قبيس ثم
اشرف على مكة فقال ذل الشيطان وبطلت
الاوثان وولد الامين ثم نشر ثوبا معه
واهوى به نحو المشرق والمغرب فرأيته

تخریج کی خرائطی نے طرق ہشام بن عروہ سے انہوں نے
اپنے باپ سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابوبکرؓ
صدیق سے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل کہتے تھے
کہ اصحاب فیل کی واپسی کے بعد ہم حبشہ گئے تو نجاشی نے
ہم سے پوچھا کہ اے قریشیو۔ کیا تمہاری قوم میں کوئی ایسا بچہ
پیدا ہوا، جسکے باپ نے ذبح کرنے کا ارادہ کیا ہو اور پھر
فال کے بعد اسکے عوض بہت اونٹ قربان کیے ہوں
ہمنے کہا ہاں - پھر پوچھا اس بچہ کا کیا حال ہے ہمنے بتلایا کہ
انہوں نے آمنہ نام ایک عورت سے نکاح کیا اور انکو حاملہ
چھوڑا - پھر پوچھا کیا کوئی بچہ پیدا ہوا - ہمنے کہا اے بادشاہ
ایک رات میں نے بت کے اندر سے یہ اشعار سنے جنکا
ترجمہ ہے کہ نبی پیدا ہوگئے اور سب بادشاہ ذلیل ہوئے
گمراہی اور شرک ختم ہوچکا - یہ آواز آئی اور بت اوندھا
ہوگیا - اسکے بعد زید نے کہا کہ اے بادشاہ میں اس رات کو
ابوقبیس کے پہاڑ کے قریب تھا اور میں نے دیکھا
کہ ایک شخص آسمان سے اترا جس کے سبز پر تھے
وہ کوہ ابوقبیس پر ٹھیرا اور اس نے مکہ کی
طرف دیکھ کر کہا کہ شیطان ذلیل ہوا اور باطل ہوئے
بت - پیدا ہوئے امین - پھر ایک کپڑا پھیلایا
اور اشارہ کیا طرف پورب اور پچھم کے پھر دیکھا

قد جللها تحت السماء وسطع نور كاد يخطف بصري
وهالني ما رأيت وخفق الهاتف بجناحيه حتى
سقط على الكعبة فسطع له نور أشرقت له تهامة
وقال زكت الارض وادّت ربيعها واومأ الى
الاصنام التي كانت على الكعبة فسقطت كلها
قال النجاشي ويحكما اخبركما عما اصابني اني
نائم في الليلة التي ذكرتما في قبتي وقت خلوتي
اذ خرج على عنق دراس وهو يقول حلّ الويل
باصحاب الفيل رمتهم طير ابابيل بحجارة من
سجيل - هلك الاشرم المعتدي المجرم وولد النبي
الامي من اجابه سعد ومن اباه عند ثم دخل
الارض فغاب فذهبت اصيح فلم اطق الكلام و
رمت القيام فلم اطق القيام فاتاني اهلي فقلت
اجيبوا عني الحبشة فحجبوهم عني ثم اطلق عن
لساني ورجلي والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

کہ سایہ ہوگیا آسمان کے نیچے اور ایسا نور پھیلا کہ میری
آنکھیں چوندھیا گئیں پھر وہ اڑا اور کعبہ کی چھت پر گیا
اور ایک چمک ایسی پیدا ہوئی کہ روشن ہوگیا تہامہ
اور شاداب ہوگئی زمین۔ پھر اس شخص نے
اشارہ کیا کعبہ کے اندر والے بتوں کی طرف تو وہ
گر گئے۔ نجاشی بولے کہ میں اس رات کو اپنے خیمہ
میں سو رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ ایک سر
مع گردن سامنے آکر بولا کہ اصحاب فیل پر عذاب
اور بربادی آئی اور انکو مارا ابابیل نے سنگریزوں سے
اور ہلاک ہوا اشرم سرکش مجرم اور پیدا ہوئے نبی
امی جسنے انکی فرمانبرداری کی سعید ہوا اور نہیں تو گمراہ ہوا
پھر زمین پر آیا اور غائب ہوگیا - میں بولنا چاہا تو نہ بول سکا
اٹھنا چاہا تو اٹھا ہی نہ گیا پھر اپنے گھر کے لوگ تو میں نے کہا
مجھے اڑھا دو انہوں نے اڑھایا پس کھل گئی میری زبان
اور ہاتھ پیر - یعنی اٹھنے اور بولنے کے قابل ہوا۔

اکتیسویں فصل میں ہے بیان حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ الثقفیۃ الصحابیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

اخرج البيهقي والطبراني وابن عبد البر وصحح
عن عثمان بن ابي العاص عن امه ام عثمان الثقفية
(الصحابية) واسمها فاطمة بنت عبد الله قالت
لما حضرت ولادة رسول الله صلى الله عليه وسلم
رأيت البيت (اي الذي ولد فيه) حين وقع
(اي نزل من بطن امه) قد امتلأ نورا ورأيت
النجوم تدنو (اي تقرب مني) حتى ظننت انها ستقع علي

اخراج کیا بیہقی و طبرانی اور ابن عبد البر نے عثمان ابن ابو العاص سے
انہوں نے اپنی والدہ ام عثمان ثقفیہ سے (جو صحابیہ ہیں)
نام انکا فاطمہ بنت عبد اللہ ہے - کہ جسوقت آنحضرت صلعم
کی پیدائش کا وقت آیا تمام وہ مکان جسمیں آپ کی
ولادت ہوئی تھی آپ کے تولد کے ساتھ ہی
انوار سے لبریز ہوگیا - اور میں نے دیکھا کہ ستارے
اسقدر جھک کر قریب آگئے اور میرا خیال ہوا کہ گود میں

واللہ سبحانہ وتعالیٰ وعلمہ اتم واحکم

تیسویں فصل

میں بیان حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

اخرج ابن حبان فی صحیحہ عن حلیمۃ السعدیۃ مرضعتہ
ان امنۃ قالت لہا ان لابنی ھذا شانا انی حملت
حملا فلم احمل حملا قط کان اخف علی ولا اعظم
برکۃ ثم رایت نورا کانہ شہاب خرج منی حین
وضعتہ اضاءت لہ اعناق الابل ببصری من
ارض الشام ثم وضعتہ فما وقع کما یقع الصبیان
وقع واضعا یدہ بالارض رافعا راسہ الی السماء و
فی مورد الروی فی مولد النبوی للعلامۃ
علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری قالت
حلیمۃ فیما رواہ ابن اسحاق وابن راھویہ و
ابو یعلی والطبرانی والبیھقی وابو نعیم قدمت
مکۃ فی نسوۃ من بنی سعد بن بکر نلتمس الرضعاء
فی سنۃ شہباء فقدمت علی اتان لی ومعی صبی
لنا وشارف لنا ای ناقۃ مسنۃ ھرمۃ واللہ
ما تبض بقطرۃ وما ننام لیلنا ذلک اجمع من
صبیان لا یجد فی ثدیی ما یغنیہ ولا فی شارفنا
ما یغذیہ فقدمنا بمکۃ فواللہ ما علمت منا
امرأۃ وقد عرض علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتاباہ اذا قیل یتیم فواللہ ما بقی من صواحبی
امرأۃ الا اخذت رضیعا غیری فلما لم اجد
غیرہ قلت لزوجی واللہ انی لاکرہ ان ارجع
من بین صواحبی لیس معی رضیع لانطلقن

تخریج کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں آنحضرت کی دائی
حلیمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان سے آمنہ خاتون نے فرمایا۔ میرے بیٹے
کی عجیب شان ہے جب تک حمل میں رہے گرانی نہ معلوم ہوئی
اور برکات کا تو ٹھکانا ہی نہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ مجھ سے ایک
ایسا نور ظاہر ہوا کہ مجھ کو ملک شام کے اونٹوں کی گردنیں
نظر آنے لگیں اور بعد پیدائش ہی نئی بات یہ ہوئی کہ آپ
زمین کی طرف جھکے اور پھر آسمان کی طرف سر بلند فرمایا
مورد الروی میں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر
فرماتے ہیں کہ حلیمہ نے کہا تھا جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن
راہویہ۔ ابویعلی۔ طبرانی۔ بیہقی۔ ابونعیم سے مروی ہے
کہ جب میں بچوں کی فکر میں مکہ گئی قحط کا زمانہ تھا۔ اور میری
سواری کے ساتھ ایک اونٹنی تھی بوڑھی اور نہایت
ضعیف کہ اسکے ایک قطرہ بھی دودھ نہ تھا۔ اور میرا
بچہ رات بھر بھوک کی وجہ سے سوتا نہ تھا دودھ نہ میرے
تھا نہ اونٹنی کے دودھ تھا۔ جب میرا قبیلہ بنی سعد بن بکر
میں گئی اور دیکھا کہ دوسرے بچوں کو عورتوں نے لے لیا
لیکن آنحضرت کو لینے کے واسطے کوئی عورت بوجہ غربت
اور یتیمی کے راضی نہیں ہوتی تھی۔ میں نے اپنے
شوہر سے کہا کہ سب عورتیں بچے پا گئیں۔ اب صرف
ایک بچہ رہ گیا جو یتیم ہے اسکو میں لیے آتی ہوں۔
پس میں اس ارادہ سے گئی کہ گو کسی نفع کی امید
نہیں مگر خالی پلٹنے سے اچھا ہے۔ جب پہونچی تو

الى ذلك اليتيم فلا اخذته فذهبت فاذا هو
مدرج فى ثوب صوف ابيض من اللبن وتفوح من
المسك وتحته حريرة خضراء راقد على قفاه
يغط فاشفقت ان اوقظه من نومه لحسنه وجماله
فدنوت منه رويدا فوضعت يدى على صدره
فتبسم ضاحكا وفتح عينيه ينظر الى فخرج من عينيه
نور حتى دخل خلال السماء وانا انظر فقبلته
بين عينيه واعطيته ثدى الايمن فاقبل عليه
بما شاء من لبن فحولته الى الايسر فابى وكانت
تلك حاله بعد قال اهل العلم اعلمه الله ان له
شريكا فالهمه العدل فقالت فروى وروى
اخوه ثم اخذته فما هو الا ان جئت به رحلى
وقام صاحبى تعنى زوجها الى شارفنا تلك فاذا
انها لحافل فحلب ما شرب وشربت حتى روينا
وبتنا بخير ليلة فقال صاحبى يا حليمة والله
انى لاراك قد اخذت نسمة مباركة الم ترى
ما بتنا به الليلة من الخير والبركة حين اخذناه
فلم يزل الله يزيدنا خيرا قالت حليمة فودع
بعضهم بعضا وودعت انا ام النبى صلى الله
عليه وسلم ثم ركبت اتانى واخذت محمدا صلى
الله عليه وسلم بين يدى قالت فنظرت
الى الاتان وقد سجدت نحو الكعبة ثلث سجدات
ورفعت راسها الى السماء ثم مشت حتى سبقت

آپ کو دیکھا کہ سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہوے
ہے جو دودھ سے زیادہ سفید تہا اور آپکے جسم سے مشک کی
خوشبو آرہی تہی - اور نیچے آپکے ایک ریشمی کپڑا بچھا تہا
اور آپ بیخبر سو رہے تہے - جب میں نے آپکا جمال دیکھا
جگانے کو جی نہ چاہا اور منتظر بیٹھی رہی جب میں نے آپکے
سینہ پر ہاتھ رکہا آپنے مسکرا کے آنکھیں کھولدیں - آپکی
آنکھوں سے ایسا نور نکلا جو آسمان تک گیا - پہر میں نے
آپکی پیشانی کو بوسہ دیا اور داہنی چھاتی سے آپ کو
دودھ پلایا آپنے بخوشی پیا جب دوسری طرف سے
پلانا چاہا تو آپنے منہ پھیر لیا - اہل علم نے کہا ہے کہ یہ انکا
عدل تہا - اللہ تعالی نے آپکو مطلع فرما دیا تہا کہ ایک دوسرا
بچہ بہی اسی دودھ میں شریک ہے - حلیمہ کہتی ہیں کہ حضرت
خود بہی آسودہ ہوے اور میرا بچہ بہی - آپ کو ساتھ
جب میں اپنے مقام پر آئی میرے شوہر نے اونٹنی
کا دودھ دوہنے کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ اس کے تھن
بہرے ہوئے ہیں اور [illegible] دودھ ہوگیا تو اسقدر ہوا کہ
ہم سب سیراب ہوئے - اور رات بڑے لطف سے
کٹی - میرے شوہر نے کہا کہ کیا مبارک روح لائی ہو کہ
برکت ہی برکت ہے - پھر یہاں ہم ایک دوسرے سے رخصت
ہوئے میں بہی حضرت کی ماں سے رخصت ہوئی اور
انہیں ساتھ لیکر روانہ ہوئی - بس میری سواری نے
کعبہ کے سامنے تین سجدے کیے اور آسمان کیطرف سر بلند
کیا - پھر نہایت تیزی کے ساتھ روانہ ہوئی -

دواب الناس الذين كانوا معي وصار الناس يتعجبون
مني ويقلن لي النساء وهن ورائي يا بنت ابي
ذويب اهذه اتانك التي كنت عليها وانت
جائية معنا تخفضك طورا وترفعك اخرى
فاقول بالله انها هي فيتعجبن منها ويقلن ان
لها شانا عظيما قالت فكنت اسمع اتاني تنطق و
تقول ان لي شانا ثم شانا بعثني الله بعد موتي
ورد لي سمني بعد هزلي ويحكن يا نساء بني سعد
انكن لفي غفلة وهل تدرين من على ظهري
خير النبيين وسيد المرسلين . وافضل الاولين
والاخرين وحبيب رب العالمين قالت حليمة فيما
ذكره ابن اسحاق وغيره ثم قدمنا منازل بني سعد
ولا اعلم ارضا من ارض الله اجدب منها فكانت
غنمي تروح علي حين قدمنا به شباعا لبنا فنحلب
ونشرب وما يحلب انسان قطرة لبن ولا يجدها
في ضرع حتى كان الحاضر من قومنا يقولون
لرعائهم اسرحوا حيث يسرح غنم بنت ابي ذويب
فتروح اغنامهم جوعا ما تبض بقطرة لبن وتروح
اغنامي شباعا لبنا فلله درها من بركة كثرت
بها مواشي حليمة وغنت وارتفع قدرها به
وسمنت ولم تزل حليمة تتعرف الخير والسعادة
وتفوز منه بالحسنى والزيادة شعر لقد
بلغت بالهاشمي حليمة مقاما علا في ذروة العز والمجد

سب کے آگے ہوگئی - ساتھ والیاں کہتی تہیں کہ اے بنت
ابوذویب یہ وہی سواری ہی جو گرتی پڑتی گئی تہی
میں نے ان کو جواب دیا کہ ہی تو ضرور یہ وہی مگر یہ
جو ایسی حالت میں آیا تہا کہ کبھی گرتا تہا اور اٹہتا تہا
اس فوری انقلاب پر انکو حیرت تہی اور کہتی تہیں کہ
اسکی بڑی شان ہی اور وہ سواری خود بہی کہتی تہی کہ
میری بڑی شان ہی - اللہ نے مجھے مردہ سے زندہ
کر دیا - دبلی سے موٹا کیا - ای بنی سعد کی عورتو افسوس
تم غافل ہو اس سے کہ میری پشت پر کون ہی - وہی
جو بہترین انبیا و رسل ہی - جو تمام پہلوں اور بعد والوں
سے افضل اور رب العالمین کا حبیب ہی - پھر ابن اسحق
وغیرہ کا بیان ہی کہ حلیمہ کہتی تہیں جب ہم منازل بنی سعد
میں پہونچے تو اگرچہ زمین میں کہیں سبزی کا نام نہ تہا مگر
میری بکریاں دودھ سے بہری ہوتی تہیں اور دوسروں کی
بکریوں کے ایک قطرہ دودھ نہ ہوتا تہا -
ہماری قوم کے لوگ بکری چرانے والوں سے کہتے
کہ اپنی بکریاں وہاں چرایا کرو جہاں حلیمہ کی بکریاں
چرتی ہیں - تاہم انکی بکریاں بہوکی اور دودھ سے
خالی آتیں - خدا کی شان ہی کہ حلیمہ کی بکریاں خوب
زیادہ اور فربہ ہوئیں - اور خوب جانتی تہیں حلیمہ
کہ یہ سب خیر و برکت اور بکریوں وغیرہ میں زیادتی
بسبب آیات ہاشمی کے ہی - بلکہ یہ خیر دیگر افراد
بنی سعد میں بہی پھیل گئی

وزادت مواشيها واخصب بربها ٭ وقد عم ذلك
سعد كل بني سعد ٭ وفي كتاب الترقيص لابي
عبد الله محمد بن العلى الازدى ان من اشعار
حليمة مما كانت ترقص به النبي صلى الله عليه وسلم

يارب اذ اعطيته فابقه ‏ واعله الى العلا وارقه
وادحض اباطيل العدى بحقه ‏ وزادت اذا بحقه بحقه

انتهى بحروفه والضافه واخرج البيهقي وابن
عساكر عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كانت
حليمة تحدث انها اول ما فطمت رسول الله
صلى الله عليه وسلم تكلم فقال الله اكبر كبيرا و
الحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا ٭
والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

اور بکریاں بڑھیں اور ترقی ہوئی تمام بنی سعد کو
اور کتاب الترقیص میں ابو عبد اللہ محمد بن علی ازدی لکھتے
ہیں کہ یہ اشعار پڑھ پڑھکر حلیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو کھلایا کرتی تھیں۔ انکا ترجمہ یہ ہے ۔
اے رب تونے دیا ہے تو برقرار رکھ۔ اور بلند مرتبہ کر اسکو
اور اسکے بدخواہوں کو ذلیل کر۔ اور اسی کتاب میں
ہے کہ بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباسؓ سے تخریج
کی ہے کہ حلیمہ کہتی ہیں دودھ چھوٹنے سے قبل یہ کلام
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی بزرگ و برتر ہے اور
بہترین تعریف زیادہ سے زیادہ اللہ کیواسطے ہے
اللہ پاک ہے۔ ہر وقت صبح اور شام۔
اللہ پاک ہے اور اسکا علم کامل واکمل ہے۔

پانچواں باب

بیان میں ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اس باب میں ہیں تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے سو اب
بنظر اختصار ذکر بعض تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اوپر اکتفا کیا جاتا ہے اور جو انھوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے ہیں انہیں سے تھوڑا سا تبرکاً وتیمناً ذکر ہوتا ہے اور اس باب
میں اکیس فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

ذکر الامام العارف الربانی عبد الله ابن ابی
حمزة فی كتابه بهجة النفوس ومن قبله ابن سبع
فی شفاء الصدور ورواه ابو سعد فی شرف
المصطفى وابن الجوزي في الوفاء عن كعب
الاحبار التابعي المخضرم ادرك المصطفى ومارآه

حضرت امام عارف ربانی عبد اللہ بن ابو حمزہ نے
بہجۃ النفوس میں اور انسے پہلے ابن سبع نے شفاء الصدور
میں ذکر کیا ہے کہ ابو سعد نے شرف المصطفیٰ میں اور
ابن جوزی نے وفا میں کعب احبار تابعی سے

المتفق علی علمه وتوثيقه قال لما اراد الله ان
يخلق محمدا صلی الله عليه وسلم امر جبريل ان
ياتيه بالطينة التی هی قلب الارض وبهاؤه
هو الحسن ونورها قال فهبط جبريل فی ملائكة
الفردوس وملائكة الرفيع الاعلی فقبض قبضة
رسول الله صلی الله عليه وسلم من موضع
قبره الشريف وهی بيضاء منيرة فعجنت بماء
تسنيم وهو ارفع شراب الجنة فی معين انهار
الجنة حتی صارت كالدرة اللؤلؤ العظيم
البيضاء لها شعاع عظيم ثم طافت بها الملائكة
حول العرش وحول الكرسی وفی السموات والارض
والجبال والبحار فعرفت الملائكة وجميع الخلق
سيدنا محمدا صلی الله عليه وسلم وفضله قبل
ان يعرف ادم عليه الصلوة والسلام. قال بعض
العلماء وهذا لا يقال بالرائ انتهی يعنی فهو
اما عن كتب القديمة لانه حبرها او عن المصطفی
بواسطة فهو مرسل وتضعيف بعض المتاخرين
بعد له باحتمال انه من الكتب القديمة وقد بدلت
غير مسموح فان التضعيف انما هو من جهة
السند لا لمنافاة كما هو معلوم عن من له
ادنی المام بالفن وليس له كل ما ينقل عن الكتب
القديمة مردود بمثل هذا الاحتمال اه شرح
المواهب للعلامة الزرقانی رح وايضا فيه وفی

جو بالاتفاق معتبر ہیں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالی
نے آنحضرت کو پیدا فرمانے کا قصد کیا جبریل کو حکم
دیا کہ مٹی لا دیں قلب زمین سے روشن۔
پھر جبریل ملائکہ فردوس اور معزز و مقتدر فرشتوں
کے ساتھ آئے اور اس زمین کی مٹی لی جس پر قبر ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جو بہت ہی
سفید اور شفاف تھی اور اس کو تسنیم کے پانی
سے جو بہشت کی بہترین نہر ہے گوندھا یہانتک
کہ وہ مٹی موتی کیطرح چمکدار ہو گئی اور شعاع دار
پھر اس کو ملائک عرش و کرسی میں اور آسمانوں
اور زمین پہاڑوں اور دریاؤں میں پس پہچان گئے
فرشتے اور تمام دوسری مخلوقات آنحضرت صلعم کو
اور آپ کی بزرگی اور منزلت کو قبل اس کے کہ
آدم علیہ السلام کو جانتے۔ بعض علما کہتے ہیں کہ
ایسی بات کوئی اپنی رائے سے تو کہہ نہیں سکتا۔ لہذا
یا تو یہ تذکرہ پرانی کتابوں میں ہوگا یا آنحضرت
سے کسی ذریعہ سے معلوم ہوا ہوگا۔
بعض علماء متاخرین اسکے متعلق شبہہ کرتے ہیں
کہ کتب قدیمہ میں غیر مسموع ہے۔ غرض یہ رد
و قدح سند کی وجہ سے ہے۔
یہ سب کتاب مواہب لدنیہ میں مذکور ہے
جس کی شرح علامہ زرقانی رحمۃ اللہ نے
فرمائی ہے۔ نیز اسی کتاب میں ہے کہ۔

روایۃ کعب الاحبار انہ نودی تلک اللیلۃ التی
حمل فیھا المصطفٰی فی السماء صفاحہا ای جوانبہا
والارض وبقاعہا ان النور المکنون الذی منہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای مصور منہ
جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقل فی بطن امہ
فیا طوبی لہا یا طوبی لہا واصبحت یومئذ اصنام
الدنیا منکوسۃ وکانت قریش فی جدب شدید
وضیق عظیم فاخضرت الارض وحملت الاشجار
واتاہم الرفد الخیر الکبیر من کل جانب فسمیت
تلک السنۃ التی حمل فیہا برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سنۃ الفتح وسنۃ الابتہاج ای
السرور، وفی انسان العیون عن کعب الاحبار
فی التوراۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی خروج
محمد صلعم من بطن امہ وموسی اخبر قومہ
ان الکوکب المعروف عندکم کذا اذا تحرک
وسار عن موضعہ فھو وقت خروج محمد صلعم
ای وصار ذلک مما یتوارثہ العلماء من بنی
اسرائیل اھ واخرج ابو نعیم عن عبد الرحمن
المعافری ان کعب الاحبار رای حبر الیہود
یبکی فقال لہ ما یبکیک فقال ذکرت بعض الامر
فقال لہ کعب انشدک باللہ لئن اخبرتک ما
یبکیک لتصدقنی قال نعم قال انشدک باللہ
ھل تجد فی کتاب اللہ المنزل ان موسی نظر

کعب احبار کی روایت میں ہے کہ اس رات کو ایک آواز دی گئی
جس میں آنحضرت رحم مادری میں تشریف لائے۔ آسمانوں اور
زمینوں میں کہ وہ نور مخفی جس سے رسول خدا کا جسم مقدس
بنا ہے آج پشت پدر سے منتقل ہو کر اپنی والدہ ماجدہ
کے شکم میں متمکن ہو گئے۔ پس بشارت ہو اور مبارکباد
اور اسی صبح کو دنیا کے بت (جنکی پرستش ہوا کرتی تھی)
اوندھے ہو گئے۔ اس زمانہ میں قریش بوجہ قحط بڑی
مصیبت میں مبتلا تھے۔ زمین سرسبز ہو گئی اور درخت
پھل نکلے۔ اور ہر طرح سے برکتوں کا ظہور ہونے لگا۔ چنانچہ
اس برس کو جسمیں آنحضرت حمل میں ہے خوشی اور کشائش
کا سال کہتے ہیں (کیونکہ اسمیں غیر معمولی انقلاب ہوا تھا)
نیز کعب احبار سے انسان العیون میں مذکور ہے کہ توریت
شریف میں خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو آنحضرت علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق مطلع فرمایا اور انھوں نے
اپنی امت کو خبر دی کہ فلاں ستارہ جسکو تم پہچانتے ہو جب
اپنی جگہ سے ہٹے گا اور حرکت کریگا وہ زمانہ آنحضرت کی ولادت
کا ہوگا۔ یہ خبر برابر علمائے یہود نسلاً بعد نسل دیتے رہے۔
اور ابو نعیم نے عبد الرحمن معافری سے تخریج کی ہے کہ کعب احبار
نے ایک یہودی عالم کو دیکھا کہ رو رہا ہے۔ کعب نے اس سے
کہا کیوں رو رہا ہے بولا کہ ایک بات یاد آئی ہے۔ کعب احبار نے
کہا اگر میں تجھے رونے کا سبب بتلا دوں تو جھوٹ تو نہ بولیگا
اسنے کہا نہیں سچ کہدونگا۔ کعب نے کہا کہ توریت میں ہے
جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مطالعہ فرمایا تھا

فی التوراة فقال رب انی اجد امة فی التوراة اخیر
امة اخرجت للناس یامرون بالمعروف وینہون
عن المنکر ویومنون بالکتاب الاول والکتاب
الآخر ویقاتلون اہل الضلالة حتی یقاتلوا الاعور
الدجال فقال موسی رب اجعلہم امتی قال ہم
امة فقال رب انی اجد امة ہم الحمادون رعاة
الشمس المحکمون اذا ارادوا امرا قالوا نفعلہ ان
شاء اللہ تعالی فاجعلہم امتی قال ہم امة احمد قال
الحبر نعم قال کعب انشدک انشدک باللہ ہل
تجد فی کتاب اللہ المنزل ان موسی نظر فی التوراة
فقال یارب انی اجد امة اذا اشرف احدہم
علی شرف کبر اللہ فاذا ہبط وادیا حمد اللہ الصعید
لہم طہور والارض لہم مسجد حیث ما کانوا یتطہرون
من الجنابة طہورہم الصعید کطہورہم بالماء
حیث لا یجدون الماء غر محجلون من آثار الوضوء
فاجعلہم امتی قال ہم امة احمد قال الحبر نعم قال
انشدک باللہ ہل تجد فی کتاب اللہ المنزل ان موسی
نظر فی التوراة فقال رب انی اجد امة مرحومة
ضعفاء یرثون الکتاب اصطفیتہم فمنہم ظالم
نفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات
ولا اجد احدا منہم الا مرحوما فاجعلہم امتی قال ہم
امة احمد قال الحبر نعم قال کعب انشدک باللہ
ہل تجد فی کتاب اللہ المنزل ان موسی نظر فی

وہ یہ کہ ایک بہترین امت ہوگی جسکے اکثر افراد لوگوں کو
حق کی طرف دعوت دینگے اور بری چیزوں سے منع
کرتے رہینگے اور وہ پہلی اور پچھلی کتاب پر ایمان رکھینگے اور
بد دینوں کو قتل کرینگے یہاں تک کہ یہی لوگ کانے دجال کو
بھی مارینگے - اسپر حضرت موسیٰ نے دعا کی تھی کہ الٰہی انکو
میری امت بنا - جواب ملا کہ یہ امت آنحضرتؐ کے واسطے
نامزد ہے - یہ سنکر وہ یہودی بولا ہاں صحیح ہے - پھر کعب نے
کہا تجھکو قسم دیتا ہوں یہ بھی بتادے تو کیا تو نے توریت میں
یہ بھی دیکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے توریت میں دیکھا تو
کہا کہ خدایا میں ایک امت کو پاتا ہوں جو تیری حمد
وثنا کرتے رہینگے اور (انکی عبادات کے لیے) رات
کے منتظر رہینگے اور ہر کام کے ارادہ کے ساتھ انشاء اللہ
کہینگے - خداوندا اسکو میری امت بنادے حکم ہوا کہ وہ بھی امت
محمدی ہے - اس عالم نے تصدیق کی - پھر کعب نے پوچھا کہ یہ بھی
دیکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ الٰہی میں ایک امت کو دیکھتا
ہوں کہ وہ جب بلندی پر چڑھینگے اللہ اکبر کہینگے اور نیچے اترینگے
تو سبحان اللہ کہینگے - یہ زمین انکے واسطے پاک ہوگی وہ تیمم کرینگے
اور ہر جگہ عبادت کرسکینگے جب (بجنابت میں) پانی نہ ملیگا تیمم کرلینگے اور
وضو کی وجہ سے انکے اعضا چمکینگے - انکو میری امت میں
کردے - ارشاد ہوا کہ وہ محمد کی امت ہے - عالم یہود نے اسکو بھی
تسلیم کیا - پھر پوچھا کہ یہ بھی دیکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا ہے
میں ایک امت کا تذکرہ پاتا ہوں جو باوجود ضعف کتاب اللہ کے
وارث ہونگے - اور برے بھلے ہونے پر بھی برگزیدہ ہونگے

التوراة فقال انی اجد فی التوراة امة مصاحفهم
فی صدورهم یلبسون الوان ثیاب اهل الجنة
یصفون فی صلاتهم کصفوف الملائکة اصواتهم فی
مساجدهم کدوی النحل لایدخل النار منهم احد
الا من بریٔ من الحسنات مثل مابری من الحجر والشجر
فاجعلهم امتی قال هم امة احمد قال الحبر
نعم فلما عجب موسی من الخیر الذی اعطاه الله
محمدا وامته قال یالیتنی من امة احمد فاوحی الله
الیه ثلاث ایات یرضیه بهن یاموسی انی
اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی الآیة
فرضی موسی کل الرضی وفی المصابیح عن کعب
یحکی عن التوراة قال نجد مکتوبا محمد رسول الله
عبدی المختار لافظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق
ولا یجزی بالسیئة سیئة ولکن یعفو ویغفر مولده
بمکة وهجرته بطیبة وملکه بالشام الحدیث والله

توراۃ میں اور عرض کیا کہ میں ایک امت کو پاتا ہوں کہ وہ
کتاب خدا کی حافظ ہونگے اور اہل جنت کیطرح کپڑے
پہنینگے اور نماز میں فرشتوں کی مانند صف بستہ ہونگے
اور انکی آوازیں عبادت خانوں میں شہد کی مکھیوں کے مثل
سنائی دینگی اور انمیں سے کوئی بھی جہنم میں نہ جاویگا سوا اسکے
زناکار ہو۔ اس نے اسکو بھی صحیح کہا۔ پھر پوچھا کہ یہ بھی ہے کہ
جب حضرت موسیٰ نے آنحضرت اور آپ کے تبعین (امت)
کے مراتب دیکھے تو عرض کیا کہ کاش میں اس امت میں ہوتا
پس اللہ تعالیٰ نے تین آیتیں نازل فرما کر انکو مطمئن بنا دیا
وہ یہ کہ تمکو پیغمبری اور ہمکلامی کی عزت دی آخر تک۔ پس راضی ہو گئے
اور نہ امت لینے کی خواہش کی نہ امتی بننے کی تمنا۔ مصابیح میں کعب
سے منقول ہے کہ ہم توریت میں لکھا پاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ
میرا بندہ برگزیدہ ہے۔ نہ درشت خو ہے نہ غصہ کرنے والا
نہ بدی کے عوض بدی کرنے والا ہے بلکہ درگذر کرنے والا
مکہ میں پیدا ہوگا مدینہ میں ہجرت کریگا شام میں حکومت کریگا۔ الخ

سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **دوسری فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا**

فی انسان العیون عن سعید بن المسیب ولد
رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ابهار النهار
ای وسط وکان ذلک لمضی مثنی عشرة لیلة
مضت من ربیع الاول - والله سبحانه وتعالی
اعلم وعلمه اتم

انسان العیون میں سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ ربیع الاول میں وسط صبح کو پیدا
ہوئے۔ اور ربیع الاول کی بارہ راتیں گذر
چکی تھیں۔ واللہ اعلم

تیسری فصل میں ہے بیان حضرت امام علی بن الحسین رضے اللہ تعالیٰ عنہما کا

فی المواهب اللدنیه عن ابی جعفر محمد عن
ابیه ای علی بن الحسین رضی الله تعالی عنهم فی

کتاب مواہب اللدنیہ میں حضرت ابی جعفر محمد سے منقول
ہے اور وہ اپنے والد حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے

تفسیر قوله تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم
قال لم تصبه شئ من ولادة الجاهلیة قال قال النبی
صلی اللّٰه علیه وسلم خرجت من نکاح غیر
سفاح الا واللّٰه سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه اتم

آیہ لقد جاءکم رسول من انفسکم سے یہ مراد ہی کہ رسوم عہد
جاہلیت کا کوئی اثر آپکے نسب میں نہیں ہوا - اور
یہ کہ فرمایا ہی نبیؐ نے (ابتداے تکوین سے) میں اذریعہ نقل
بطریق شرعی رہا نہ بذریعہ تعلقات ناجائز -

چوتھی فصل میں ہو بیان حضرت ابوجعفر صادق محمد بن علی بن الحسین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم کا

فی المواهب اللدنیه روینا فی جزء من
امالی ابی سهل القطان عن سهل بن صالح الهمدانی
قال سالت اباجعفر محمد علی بن الحسین بن علی
بن ابیطالب الملقب بالباقر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم کیف
صار محمد صلی اللّٰه علیه وسلم یتقدم الانبیاء وهو
آخر من بعث قال ان اللّٰه تعالیٰ لما اخذ المیثاق
فی عالم الذر من بنی آدم من ظهورهم ذریاتهم
واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی کان
محمد صلی اللّٰه علیه وسلم اول من قال بلی انت ربنا و
لذلک صار محمد صلی اللّٰه علیه وسلم یتقدم
الانبیاء وهو آخر من بعث اه بزیادة من شرحها
للعلامة الزرقانی واخرج ابن سعد وابن ابی
الدنیا وابن عساکر عن ابی جعفر محمد بن علی قال کان
قدوم اصحاب الفیل للنصف من المحرم وبین الفیل
وبین مولد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خمسة
وخمسون لیلة واخرج ابن سعد ابی جعفر محمد بن
علی قال امرت آمنة وهی حاملة برسول اللّٰه صلعم
ان تسمیه احمد صلی اللّٰه علیه وسلم واخرج ابن سعد

کتاب مواہب لدنیہ میں ہی کہ ہمیں امالی ابن سہل قطان سے
اور ان کو سہل بن صالح ہمدانی سے پہونچا ہی کہ حضرت
ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن امیرالمومنین علی رضی اللّٰہ عنہم
جنکا لقب باقر ہی پوچھا گیا کہ نبیؐ اکرم اپنے پہلے والے
نبیوں سے کیونکر عالی رتبہ ہوگئے حالانکہ ظہور سب کے
بعد ہوا - انہوں نے جواب دیا کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت
آدم کی ذریات سے عہد الست بربکم لیا تو سب سے
پہلے آنحضرتؐ نے ہی اقرار کیا تھا - اسی سبب آپ کا رتبہ
بڑا ہوا - اگرچہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم
سب انبیاء کے آخر میں منصب تبلیغ پر فائز
فرمائے گئے - آخر تک علامہ زرقانی کی شرح کے
اضافہ کے ساتھ - ابن سعد اور ابن ابوالدنیا اور ابن عساکر
نے حضرت باقر سے تخریج کی ہی کہ اصحاب فیل (لشکر ابرہہ
بادشاہ یمن) نصف محرم کو مکہ میں پہونچا اور اس واقعہ
اور نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی پیدائش میں پچپن راتوں کا
فصل ہوا - اور ابن سعد نے انہیں (حضرت باقر)
سے تخریج کی ہی کہ زمانہ حمل میں حضرت آمنہ کو حکم (خدا)
ہوا تھا کہ انکا نام احمد رکھنا - اور ابن سعد نے تخریج کی

وابن ابی شیبة فی المصنف عن محمد بن علی بن الحسین ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال انما خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن ادم ولم یصبنی من سفاح الجاهلیة شئ ولم اخرج الا من طهرة واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حضرت باقر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پیدائش نسلاً بعد نسل حضرت آدم سے آخر تک برابر بذریعہ نکاح شرعی ہوا کی حرکات بد (زنا) سے علاقہ نہیں۔

پانچویں فصل میں بیان حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

اخرج ابن سعد وابن عساکر عن عروة وغیره قالوا ان قتیلة بنت نوفل اخت ورقة بن نوفل کانت تنظر وتعانف فمر بها عبد اللہ فدعته یستبضع منها ولزمت طرف ثوبه فابی وقال حتی اٰتیک فخرج سریعا حتی دخل علی امنة فوقع علیها فحملت برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم رجع الی المرأة فوجدها منتظرا فقال لها هل لک فی الذی عرضت علی قالت لا مررت۔ وفی وجهک نور ثم رجعت ولیس فیک ذلک النور وفی لفظ مررت وبین عینیک غرة مثل غرة الفرس ورجعت ولیس هی فی وجهک واخرج ابن سعد وابن عساکر من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال المرأة التی عرضت علی عبد اللہ ما عرضت هی اخت ورقة بن نوفل واخرج الخرائطی فی الهواتف وابن عساکر عن عروة ان نفرا من قریش منهم ورقة بن نوفل وزید بن عمرو بن نفیل وعبید اللہ بن جحش وعثمان بن الحویرث کانوا عند صنم یجتمعون الیه فدخلوا یوما علیه فراوه

ابن سعد وابن عساکر نے عروہ وغیرہ سے تخریج کی ہے کہ قتیلہ ورقہ بن نوفل کی بہن ایک تارہ کے طلوع کی منتظر تھی ناگہاں اتفاق سے ایک دن حضرت عبد اللہ اسکی طرف سے نکلے اس نے دامن پکڑ کر ان کو زنا پر آمادہ کرنا چاہا۔ انھوں نے بہانہ سے جان بچا کر گھر کا راستہ لیا اور آمنہ سے ہمبستر ہوئے اور وہ حاملہ ہو گئیں پھر جب وہ ادھر گذرے اور اس سے پوچھا کہ کیا اب بھی تجھکو میری ضرورت ہے وہ بولی کہ نہیں اب تم میں وہ نورانیت نہیں ہے جو پہلے تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تیری آنکھوں میں ایک چمک تھی جیسی گھوڑے کے پیشانی میں سفیدی اور وہ اب نہیں ہے۔ اور تخریج کی ابن سعد وابن عساکر نے کلبی سے انھوں نے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے کہ نوفل کی بیٹی (قتیلہ) نے حضرت عبد اللہ سے فعل خواہش کی تمنا کی تھی۔ اور خرائطی نے ہواتف میں اور ابن عساکر نے عروہ سے روایت کی ہے کہ قریش میں چند اشخاص جیسے ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر بن نفیل اور عبید اللہ بن جحش وعثمان بن حویرث ایک بت کے پاس جمع ہوا کرتے تھے ایک روز گئے تو دیکھا کہ وہ

مکبوبا علی وجهه فانکروا ذلك فاخذوه فردوه الی حاله فلم یلبث ان انقلب انقلابا عنیفا فردوه الی حاله فانقلب الثالثة فقال عثمان بن الحریث ان هذا الامر حدث وذلك فی اللیلة التی ولد فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم والله سبحانه وتعالی علمه اتم

اوندھا پڑا ہے - انکو یہ صورت ناپسند ہوئی اور اسکو سیدھا کر دیا - پھر وہ اسی طرح اوندھا گر گیا - پھر اسکو سیدھا کیا گیا اور وہ از خود پھر گر پڑا - اس پر عثمان بن حریث نے کہا کہ آج کوئی خاص بات ہوئی ہے اسی رات (آخری حصہ میں) آنحضرت صلعم پیدا ہوئے تھے -

چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت مجاہد رضے اللہ تعالی عنہ کا - ذکر

بقی بن مخلد صاحب السند فی تفسیره وما رویناه عن مجاهد ان ابلیس رنّ اربع رنات حین لعن وحین اهبط وحین ولد النبی صلی الله علیه وسلم وفی لفظ حین بعث وحین انزلت فاتحة الکتاب کذا افاده مولانا علی القاری علیه رحمة الله الباری فی مورد الروی فی مولد النبوی والله سبحانه وتعالی علمه وعلمه اتم

بقی بن مخلد صاحب سند نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ مجاہدؒ سے کہ ابلیس چار مرتبہ رویا ہے - ایک دفعہ جب ملعون ہوا - پھر جب نکالا گیا - اور تیسری دفعہ آپکی ولادت کے وقت یا آپکی نبوت کے وقت اور چوتھی دفعہ سورہ فاتحہ نازل ہونے کے وقت - اسکو علامہ علی قاری نے مورد الروی فی مولد النبوی میں ذکر کیا ہے

ساتویں فصل میں بیان ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج ابن سعد عن عکرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ولد تراه وضعته تحت برمة فانفلقت عنه قالت فنظرت الیه فاذا هو قد شق بصره ینظر الی السماء واخرج ابن ابی حاتم فی تفسیره عن عکرمة قال لما ولد النبی صلی الله علیه وسلم اشرقت الارض نورا وقال ابلیس لقد ولد اللیلة من یفسد علینا امرنا فقال له جنوده فلو ذهبت الیه فخبلته فلما دنا من النبی صلی الله علیه وسلم بعث الله جبریل علیه السلام فرکضه فوقع بعدن والله سبحانه وتعالی وعلمه اتم

ابن سعد نے عکرمہ سے تخریج کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جب پیدا ہوئے تو آپکو ایک ہنڈیا کے نیچے بند کیا وہ پھٹ گئی اور میں نے دیکھا تو آپ کی نظر آسمان کی طرف تھی - اور ابن ابو حاتم نے اپنی تفسیر میں عکرمہ سے تخریج کی ہے کہ جب آنحضرت پیدا ہوئے - زمین پر انوار ہو گئی - ابلیس بولا کہ آج رات کو وہ شخص پیدا ہوا ہے کہ تمام ہمارے (اور ہماری قوم کے) کاموں کو بگاڑ دیگا - اور ابلیس کے لشکر یوں نے اس سے کہا کہ جا کر مس کر دو وہ چلا اور آنحضرت کے قریب پہونچا تھا کہ اس کو دھکا دیا اور وہ عدن میں جا گرا - واللہ اعلم

آٹھویں فصل میں ہے بیان حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج الحاکم وصححه والبیهقی عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم انهم قالوا یا رسول الله اخبرنا عن نفسك فقال انا دعوة ابراهیم وبشری عیسی ورأت امی حین حملت بی کانه خرج منها نور اضاءت له بصری من ارض الشام والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

حاکم نے تخریج کی اور تصحیح کی بیہقی نے خالد بن معدان سے انھوں نے اصحاب رسول سے کہ صحابہ نے عرض کیا حضور ہمیں اپنے حالات سے مطلع فرمادیں تو فرمایا کہ میں دعائے ابراہیم و بشارت مسیح ہوں اور والدہ نے حالت حمل میں دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے سرزمین شام نظر آنے لگی

نویں فصل میں ہے بیان حضرت ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب القرشی الزہری رحمہ اللہ

اخرج البیهقی وابو نعیم عن ابن شهاب قال کان عبد الله احسن رجل رؤی قط خرج یوما علی نساء قریش فقالت امرأة منهن ایتکن تزوج بهذا الفتی فتصیب النور الذی بین عینیه فانی اری بین عینیه نورا فتزوجه امنة فحملت برسول الله صلی الله علیه وسلم واخرج ابن سعد عن الزهری قال قالت امنة لقد علقت به فما وجدت له مشقة حتی وضعته والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

تخریج کی بیہقی اور ابو نعیم نے ابن شہاب سے کہ حضرت عبد اللہ نہایت حسین جوان تھے ایک روز قریش کی عورتوں کے سامنے سے گذرے ایک عورت بولی کہ اس جوان سے (دیکھیے) کون عورت نکاح کرتی ہے کہ وہ نور جو اس کی آنکھوں میں ہے حاصل کرے۔ چنانچہ حضرت آمنہ سے نکاح ہوا اور وہ رسول خدا کی حاملہ ہوئیں۔ تخریج کی ابن سعد نے زہری سے کہ آمنہ خاتون نے کہا زمانہ حمل میں مجھے کوئی تکلیف اور گرانی محسوس نہ ہوئی یہاں تک کہ ولادت ہو گئی

دسویں فصل میں ہے بیان حضرت اسحق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔

اخرج ابن سعد انا عمرو بن عاصم الکلابی ثنا همام بن یحیی عن اسحق بن عبد الله ان ام رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت لما ولدته خرج من فرجی نور اضاء له قصور الشام فولدته نظیفا ما به قذر ووقع الی الارض وهو جالس علی الارض بیده والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

تخریج کی ابن سعد نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ فرماتی تھیں کہ وقت ولادت مجھے ایک نور برآمد ہوا کہ جس سے ملک شام کے مکانات نظر آنے لگے اور میرا بچہ نہایت پاکیزہ صاف پیدا ہوا اور زمین کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا پیدا ہوا

گیارہویں فصل میں ہے بیان حضرت عبید اللہ بن القبطیہ کا۔

اخرج ابن سعد انا النعمان العنبری ثنا ابن عون

ابن عساکر اور ابن قبطیہ سے روایت ہے کہ

عن ابن القبطیہ فی رسول اللہ علیہ وسلم قال قالت امہ رایت کان شہابا خرج منی اضاءت لہ الارض واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت مجھسے ایسا نور برآمد ہوا کہ دنیا روشن ہوگئی۔ واللہ اعلم

بارہویں فصل میں ہے بیان حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالی عنہ کا۔

اخرج ابن سعد وابن عساکر عن یزید بن رومان رضی اللہ تعالی عنہ قال خرج عثمان بن عفان و طلحۃ بن عبید اللہ فدخلا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلما وقال عثمان یا رسول قدمت حدیثا من الشام فلما کنا بین معان والزرقاء فنحن کالنیام اذا منادینادی یا ایہا النیام ہبوا فان احمد قد خرج بمکۃ فقدمنا فسمعنا بک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

ابن سعد اور ابن عساکر نے یزید بن رومان سے روایت کی کہ عثمان بن عفان اور طلحہ بن عبید اللہ حضرت کے پاس آکر مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت عثمانؓ نے عرض کیا کہ ایک واقعہ معان اور زرقار کے درمیان یہ پیش آیا کہ ہم وہاں اترے تھے اور ہماری آنکھیں نیند سے بند ہورہی تہیں کہ کسی نے کہا احمد کہ میں نبی ہوے ہیں یہاں آکر آپکا شہرہ سنا (لہذا صدق دل سے اسلام قبول کرتے ہیں)

تیرہویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو العجفاء رضی اللہ تعالی عنہ کا۔

اخرج ابن سعد من طریق ثور بن یزید عن ابی العجفاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأت امی حین وضعتنی سطع منہا نور اضاءت لہ قصور بصری واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

اخراج کیا ابن سعد نے ابی عجفار سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جسوقت میری ولادت ہوئی میری والدہ نے دیکہا کہ ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے بصرہ کے مکانات نظر آنے لگے۔ واللہ اعلم

چودہویں فصل میں ہے بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج ابن سعد عن حسان بن عطیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ولد وقع علی کفیہ ورکبتیہ شاخصا بصرہ الی السماء واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

اخراج کیا ہے ابن سعد نے حسان بن عطیہ سے کہ جب نبی صلعم پیدا ہوئے گھٹنوں اور ہتیلیوں کے بل زمین کیطرف جھکے اور آنکھیں آسمان کیطرف اٹہائیں۔

پندرہویں فصل میں ہے بیان حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج ابونعیم عن ابراہیم النخعیؒ قال خرج نفر

ابونعیم نے ابراہیم نخعی سے اخراج کیا کہ ایک شخص اصحاب

من اصحاب عبد الله يريدون الحج اذا كانوا ببعض
الطريق اذا هم بحية تمشي على الطريق ابيض ينفح
منه ريح المسك فقلت لاصحابي امضوا فلست
ببارح حتى انظر الى ما يصير امر هذه الحية فما
لبثت ان ماتت فعمدت الى خرقة بيضاء فلففتها
فيها ثم نحيتها عن الطريق فدفنتها وادركت اصحابي
فوالله انا لقعود اذ اقبل اربع نسوة من قبل
المغرب فقالت واحدة منهن ايكم دفن عمروا قلنا
من عمرو قالت ايكم دفن الحية قلت انا قالت
اما والله لقد دفنت صواما قواما يامر بما انزل
الله ولقد امن بنبيكم وسمع صفته في السماء قبل
ان يبعث باربع مائة سنة فحمدنا الله ثم قضينا
حجنا ثم مررت بعمر بن الخطاب بالمدينة فانبأته
بامر الحية فقال صدقت سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لقد امن بي قبل ان
ابعث باربع مائة سنة واخرج الدارمي
عن ابراهيم النخعي قال كان رسول الله صلعم
يعرف بالليل بريح الطيب الله سبحانه وتعالى
اعلم وعلمه اتم

عبد اللہ سے با رادۂ حج چلا راہ میں دیکھا کہ ایک سفید رنگ
سانپ جس میں مشک کی خوشبو آرہی تھی پیچ و تاب کھا رہا ہے
میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلو میں اس سانپ
کی حالت اور اسکا انجام دیکھونگا یہیں ٹھیرونگا۔
چنانچہ میں وہیں رک گیا اور اس سانپ کو دیکھتا رہا کچھ
دیر میں وہ سانپ مرگیا۔ میں نے اس کو ایک سفید
کپڑے میں کفنا کر دفن کر دیا اور اپنے ہم سفروں سے
جا ملا۔ خدا کی قسم میں وہاں بیٹھا ہی تھا کہ مغرب سے چار
عورتیں آکر بولیں کہ تم میں سے عمرو کو کس نے دفن کیا ہے۔
میں نے پوچھا کون عمرو انہوں نے کہا سانپ۔ میں نے کہا کہ سانپ
کو میں نے دفن کیا ہے۔ عورت بولی کہ بخدا تو نے روزہ دار
اور عبادت گزار اور ناصح کو دفن کیا ہے جو چار سو برس قبل آسمان
پر تعریف سنکر (محمدؐ پر) ایمان لایا تھا ہم نے خدا کا شکر کیا اور یہ
واقعہ مدینہ میں حضرت عمرؓ سے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ ٹھیک ہے
میں نے بھی حضرت سے سنا تھا کہ میری بعثت سے چار سو برس
پہلے (ایک شخص) ایمان لایا ہے۔ نیز دارمی نے ابراہیم
نخعی سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اندھیری رات میں جسم کی خوشبو سے پہچان لیے جاتے تھے

سولھویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو یزید المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

اخرج ابن سعد انا وهب بن جرير بن حازم
ثنا ابي سمعت ابا يزيد المدني قال نبئت ان
عبد الله اتى على امرأة من خثعم فرأت بين عينيه
نورا ساطعا الى السماء فقالت هل لك فقال

ابن سعد (وہب بن جریر بن حازم) روایت کرتے ہیں
کہ میرے باپ نے کہا میں نے ابا یزید مدنی سے سنا وہ کہتے
تھے کہ (ابو النبی) عبد اللہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت کے پاس گئے
اس نے انکی آنکھوں میں ایک نور دیکھا جو آسمان تک بلند ہے

(اس عورت نے [illegible] حضرت عبد اللہ [illegible]

نعم حتى ارمی الجمرة فانطلق فرمی الجمرة ثم
اتی امرأته امنة ثم ذكر الخثعمية فاتاها فقالت
ايت امرأة بعدی قال نعم امرأتی امنة قالت
فلا حاجة لی انك مررت وبين عينيك نور
ساطع الى السماء فلما وقعت عليها ذهب فاخبرها
انها قد حملت بخير اهل الارض صلعم والله سبحانه
وتعالى اعلم وعلمه اتم

میں کنکریاں پھینک کر آتا ہوں - یہ کہکر مکان گئے اور اہلبیت
سے خلوت کے بعد وہاں گئے اس نے انکو اس نور سے
خالی پاکر پوچھا کیا تم کسی عورت کے پاس گئے تھے انہوں نے
کہا ہاں اپنی (منکوحہ) بیبی آمنہ کے پاس گیا تھا - وہ
بولی اب وہ نور نہیں رہا جسکی میں طلبگار تھی اب مجھکو ضرورت
نہیں - اپنی اہلیہ سے کہدینا کہ بہترین شخص کی حاملہ ہو -

تیرہویں فصل میں ہے بیان حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج ابن ابی حاتم وابو نعیم عن وهب بن منبه
قال اوحى الله الى شعيا انى باعث نبيا اميا افتح
به اذانا صما وقلوبا غلفا واعينا عميا مولوده بمكة
ومهاجره بطيبة وملكه بالشام عبدی المتوكل
المصطفى المرفوع الحبيب المحبب المختار لا يجزی
بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح ويغفر رحيما با
لمؤمنين الحديث واخرج ابو نعيم فی الحلية
عن وهب قال كان فی بنی اسرائيل رجل عصى الله
مائتی سنة ثم مات فاخذوه فالقوه على مزبلة
فاوحى الله الى موسى ان اخرج فصل عليه قال يا رب
بنو اسرائيل شهد وانه عصاك مائتی سنة
فاوحى الله اليه هكذا كان الا انه كان كلما نشر
التوراة ونظر الى اسم محمد صلى الله عليه
وسلم قبله ووضعه على عينيه وصلى عليه فشكرت
له ذلك وغفرت ذنوبه وزوجته سبعين
حورا واخرج ابو نعيم عن سليمان بن احمد

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے تخریج کی ہے کہ
خداوند تعالی نے شعیا پیغمبر پر وحی فرمائی کہ میں ایک بے پڑھا
نبی پیدا کرونگا جس کے ذریعے بہرے سننے اور کور باطن
بصیرت پائینگے اندھے دیکھینگے - اس کی ولادت مکہ میں
ہوگی اور ہجرت مدینہ میں اور حکومت شام میں وہ بندہ متوکل
اور حبیب مختار عالی رتبہ برائی کے عوض نیکی کرنے والا - اہل ایمان پر
رحم کرنے والا ہوگا - وغیرہ - اور ابو نعیم نے حلیہ میں وہب
سے تخریج کی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے دو سو برس
تک گناہ کیے جب وہ مرا لوگ اسکی نعش گھورے پر ڈال گئے -
حضرت موسی کو حکم ہوا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں حضرت نے
کہا الہی بنی اسرائیل بالاتفاق کہتے ہیں کہ اس نے بالکل گناہ
ہی کیے ہیں - جواب آیا کہ واقعہ یہی ہے لیکن جب توریت میں
محمد کا نام دیکھتا چومتا اور آنکھوں میں لگاتا اسپر میں راضی
ہوگیا اور اسکی درود خوانی سے اسکی خطائیں معاف فرما کر
اسکی شادی ستر حوروں سے کردی (لہذا تم اسپر
نماز جنازہ پڑھو) اور ابو نعیم نے سلیمان بن احمد سے تخریج

قال ثنا محمد بن احمد بن البراء قال ثنا عبد المنعم
بن ادريس بن سنان عن ابيه عن وهب بن منبه
عن جابر بن عبد الله وابن عباس قالا لما نزلت
اذا جاء نصر الله والفتح الى اخر السورة قال محمد
صلى الله عليه وسلم يا جبريل نفسي قد نعيت
قال جبريل الاخرة خير لك من الاولى ولسوف
يعطيك ربك فترضى فامر رسول الله صلى
الله عليه وسلم بلالا ان ينادي بالصلوة
جامعة فاجتمع المهاجرون والانصار الى مسجد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس ثم
صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم خطب خطبة
وجلت منها القلوب وبكت منها العيون ثم قال
ايها الناس اي نبي كنت لكم فقالوا جزاك الله
من نبي خير فلقد كنت لنا كالاب الرحيم و
كالاخ الناصح المشفق اديت رسالات الله و
ابلغتنا وحيه ودعوت الى سبيل ربك بالحكمة
والموعظة الحسنة فجزاك الله عنا افضل ما جازى
نبيا عن امته فقال لهم معاشر المسلمين انا
انشدكم بالله وبحقي عليكم من كانت له قبلي
مظلمة فليقم فليقتص مني قبل القصاص في القيامة
فلم يقم اليه احد فناشدهم الثانية فلم يقم
اليه احد فناشدهم الثالثة معاشر المسلمين من
كانت له قبلي مظلمة فليقم فليقتص قبل القص

کی ہے کہ ہم سے محمد بن احمد برا نے اور انہوں نے عبد المنعم بن
ادریس بن سنان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے وہب
بن منبہ نے بحوالہ جابرؓ بن عبد اللہ و ابن عباسؓ روایت کی
ہے کہ جب سورہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی حضرتؐ نے
جبرئیلؑ سے فرمایا کہ میرے انتقال کی خبر لائے ہو جبرئیل بولے
آخرت آپکے لیے دنیا سے بہتر ہے اور عنقریب اللہ آپکو
(بواسطہ خلفاء راشدین) وہ دیگا کہ آپ رضامند ہو جائینگے
پس حضرتؐ نے بلال (موذن) کو حکم دیا کہ نماز کے لیے
پکار دو۔ تمام مہاجرین و انصار (حسب معمول مسجد
میں جمع ہو گئے۔ نماز سے فراغت کر کے منبر پر تشریف
لیگئے اور حمد خداوندی کے بعد ایک تقریر فرمائی جس سے
لوگوں کے دل دہل گئے اور آنسو جاری ہو گئے پھر فرمایا
اے لوگو تمہارے حق میں کیسا نبی ہوں سب نے کہا اللہ آپکو
جزا دے آپ بہترین نبی ہیں کہ باپ بھائی سے زیادہ شفیق
اور خیر طلب تھے آپ نے اپنا فرض منصبی نہایت عمدگی
سے انجام دیا اور لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے
ساتھ دین حق کی طرف بلایا۔ اللہ آپکو ہماری طرف سے
دیگر انبیاء سے زائد اجر بخشے۔ پھر فرمایا کہ اے گروہ مسلمین
تمکو خدا کا واسطہ دیتا ہوں اور اپنے حقوق کا بھی واسطہ
دیتا ہوں کہ جس پر میں نے کوئی زیادتی وغیرہ کی ہو وہ بدلہ
لینے کو قیامت پر نہ اٹھا رکھے۔ اس کلمہ کو آپنے تکرار
فرمایا دو مرتبہ تو کوئی نہ اٹھا تیسری بار جب آپنے
پھر یہی فرمایا کہ قبل قیامت انتقام لے لو تو [illegible]

فی القیامة فقام من بین المسلمین شیخ کبیر یقال
له عکاشة فتخطی المسلمین حتی وقف بین یدی
النبی صلی الله علیه وسلم فقال فداک ابی وامی
لولا انک ناشدت تارة بعد اخری ما کنت بالذی
اتقدم علی شیء منک کنت معک فی غزوة فلما
فتح الله علینا ونصر نبیه صلی الله علیه وسلم و
کنا فی الانصراف حاذت ناقتی ناقتک فنزلت
عن الناقة ودنوت منک لاقبل فخذک فرفعت
القضیب فضربت خاصرتی فلا ادری اکان
عمدا منک ام اردت ضرب الناقة فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم یا عکاشة اعیذک بجلال
الله ان یتعمدک رسول الله بالضرب یا بلال
انطلق الی منزل فاطمة وائتنی بالقضیب
الممشوق قال فخرج بلال من المسجد ویده علی
ام راسه وهو ینادی هذا رسول الله صلی الله
علیه وسلم یعطی القصاص من نفسه فقرع الباب
علی فاطمة فقال یا بنت رسول الله صلی الله
علیه وسلم ناولینی القضیب الممشوق ذة الت
فاطمة یا بلال ما یصنع ابی بالقضیب ولیس هذا
یوم حج ولا یوم غزاة فقال یا فاطمة ما اغفلک
عما فیه ابوک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یودع الدین ویفارق الدنیا ویعطی القصاص
من نفسه فقالت فاطمة یا بلال ومن الذی

اس گروہ میں سے ایک بہت بوڑھا جسکو عکاشہ
کہتے تھے لوگوں کو نانگھتا ہوا آنحضرت کے سامنے آکر کھڑا
ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان
اگر حضور بار بار اس قدر اصرار نہ فرماتے میں ظاہر نہ کرتا
ایک مرتبہ میں جنگ میں ہمرکاب تھا جب اللہ تعالی نے
ہمکو فتحمند فرمایا اور اپنے نبی کی مدد کی۔ ہم سب واپس
آرہے تھے جب میری اونٹنی آپکی اونٹنی کے مقابل
ہوئی میں اتر کر آگے بڑھا کہ آپ کے قدم چوموں آپنے
میرے کوکھ پر ایک تازیانہ مارا۔ یہ نہیں کہ سکتا کہ
حضور نے کسی مصلحت سے مجھکو مارا تھا یا اونٹ کو مارنے
تھے اور میرے لگ گیا۔ آنحضرت نے فرمایا میں سچ کہتا ہوں
کہ میں نے عمداً تجھکو نہیں مارا۔ اے بلال تم جاؤ اور فاطمہ
کے گھر سے میرا کوڑا لے آؤ۔ حضرت بلال یہ کہتے ہوئے مسجد
سے سر پر ہاتھ رکھے یہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے کہ یا اللہ
کے رسول از خود اپنا قصاص عطا فرما رہے ہیں۔
یہ کہتے حضرت سیدہ کے مکان تک چلے گئے اور دروازہ
کھٹکھٹا کر کہا کہ آنحضرت کا کوڑا دیدیجئے حضرت سیدہ نے
فرمایا کہ کوڑے کی اسوقت کیا ضرورت ہے نہ حج کا زمانہ
ہے نہ کہیں جنگ ہے حضرت بلال نے کہا کہ تم کو کیا
خبر ہے کہ وہاں کیا سامان ہو رہا ہے (جیسے سنو) تمہارے
والد محترم دنیا سے سفر کرنے کو آمادہ ہیں اور لوگوں کو بدلہ
دے رہے ہیں تاکہ قیامت میں کوئی مدعی نہ ہو)۔
حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ کون شخص ہے جو

تطیب نفسه ان تقبض من رسول الله صلی الله
وسلم اذ اقبل الحسن و الحسین یقومون الی هذا
الرجل فتقبض منهما ولا یدعانه تقبض من رسول
الله ودخل بلال المسجد ودفع القضیب الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم ودفع رسول الله صلی الله
علیه وسلم القضیب الی عکاشة فلما نظر ابو بکر
وعمر الی ذلك قاما فقال یا عکاشة هذا نحن بین
یدیك فاقتص منا ولا تقتص من رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال لهما النبی صلی الله علیه
وسلم امض یا ابا بکر وانت یا عمر فامض فقد عرف
الله تعالی مکانکما ومقامکما فقام علی ابن ابی
طالب فقال یا عکاشة انا فی الحیوة بین یدی النبی
صلی الله علیه وسلم ولا تطیب نفسی ان تضرب
رسول الله صلی الله علیه وسلم فهذا ظهری وبطنی
اقتص منی بیدك واجلد فی مائة ولا تقبض من
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له رسول
الله صلی الله علیه وسلم یا علی اقعد فقد عرف الله
عز وجل مقامك ونیاتك وقام الحسن والحسین فقال
یا عکاشة الیس تعلم انا سبطا رسول الله صلی الله
علیه وسلم فالقصاص منا کالقصاص من
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لهما النبی
صلی الله علیه وسلم اقعدا یا قرة عینی لا انسی الله
لکما هذا المقام فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا عکاشة

آنحضرتؐ سے (کوڑا مارنیکا) انتقام لینا گوارا کرتا ہو
تو حسنین سے لو کہ انکے سامنے کھڑے ہوکر کہیں کہ ہم
بدلہ دینے کو تیار ہیں۔ حضرت بلال چابک لیکر مسجد
آئے اور حضرت کے حوالہ کر دیا اور آنحضرتؐ نے عکاشہ
کے ہاتھ میں دیدیا۔ جب حضرات ابوبکرؓ صدیق اور
عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ عکاشہ آمادہ
ہی تو یہ دونوں گھبرا کر کھڑے ہوگئے اور اس سے
کہا کہ ہم دونوں تیرے سامنے ہیں جسقدر کوڑے
جی چاہے ہمارے لگالے لیکن آنحضرت کے کوڑا نہ مار
حضرت نے فرمایا تم دونوں علیحدہ ہوجاؤ تمہارا مرتبہ اللہ
کو معلوم ہوا پھر حضرت علیؓ کھڑے ہوکر بولے اے
عکاشہ میں نہیں گوارا کرسکتا کہ میری زندگی میں
حضرتؐ کے جسم پر چوٹ لگے۔ میری پیٹھ اور
پیٹ حاضر ہی۔ چاہے سو کوڑے میرے مارلے
مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقام نہ لے
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بیٹھو تمہارا بھی رتبہ اور ارادہ
اللہ کو معلوم ہوا۔ انکے بعد حضرات حسن وحسین
(رضی اللہ عنہما) سامنے آکر کھڑے ہوگئے اور
کہا اے عکاشہ ہم دونوں نواسے ہیں ہم سے بدلہ
لینا بالکل ایسا ہی ہی کہ ہمارے نانا رسول اللہ
سے لیا۔ حضرتؐ نے ان دونوں سے بھی فرمایا
کہ نور چشم بیٹھ جاؤ اللہ تعالے نہ بھلا دے تم کو یہ
مقام۔ اور عکاشہ سے فرمایا کہ اے عکاشہ

ضرب ان کنت ضاربا فقال یا رسول الله وانا
حاسر عن بطنی فکشف عن بطنه صلی الله علیه
وسلم وصاح المسلمون بالبکاء وقالوا نری عکاشة
الی بیاض بطن رسول الله صلی الله علیه وسلم
کانه القباطی لم یملك ان اکب علیه فقبل بطنه
وهو یقول فدا لك ابی وامی ومن تطیق ان تقیص
منك فقال النبی صلی الله علیه وسلم اما ان
تضرب واما ان تعفو فقال قد عفوت رجاء
ان یعفو الله عنی فی یوم القیامة فقال النبی صلی
الله علیه وسلم من اراد ان ینظر الی رفیقی فی
الجنة فینظر الی هذا الشیخ فقام المسلمون فجعلوا
یقبلون ما بین عینیه ویقولون طوبا لك طوبا
نلت درجات العلی ومرافقة رسول الله
فمرض رسول الله صلی الله علیه وسلم من
یوم فکان مریضا ثمانیة عشر یوما یعوده
الناس وکان صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین
وبعث یوم الاثنین وقبض فی یوم الاثنین
الحدیث والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

اتارنا ہو تو مارے ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں
اس روز ننگی پیٹھ تہا ۔ لہذا آپ بھی کرتہ اتار دیں ۔
آپ نے کرتہ اتارا اور صحابہ میں کہرام مچ گیا کہ ای عکاشہ
ہمارے سامنے نبی صلعم کے کوڑا لگایا جاوے (چالاک)
عکاشہ نے جب آپکا شکم دیکہا کہ حریر کا سا چکنا اور چمکدار
تہا چاہا کہ جھک کر چوم لے مگر ہیبت نہ جھک سکا اور آپ
کے شکم کا بوسہ لیکر بولا کہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ۔ کسکو گوارا
ہوگا کہ آپ سے بدلہ لے ۔ آپنے فرمایا کہ جلدی بدلہ یا
درگذر کر ۔ بولا میں نے معاف کیا امید ہے کہ خدا مجھے بھی حشر میں
معاف کرے ۔ حضرت نے فرمایا جو میرا رفیق جنت دیکھنا چاہے
اس بوڑھے کو دیکھلے ۔ پس لوگ اس کی پیشانی چومنے
لگے اور کہنے لگے کہ مبارک ہو مبارک ہو اچھا درجہ ملا کہ
حضرت کی بہشت میں مصاحبت نصیب ہوئی ۔
پھر آنحضرت علیہ السلام اسی روز اور اٹھارہ دن بستر
مرض پر رہے لوگ عیادت کیلئے جاتے تہے ۔ آنحضرت
دوشنبہ ہی کو پیدا اور اسی دن مبعوث ہوئے تہے پھر دوشنبہ کو
آپکا دنیا سے انتقال اور شاہد حقیقی سے وصال
بھی ہوا ۔ واللہ اعلم بالصواب

اٹھارہویں فصل میں ہی بیان حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج ابو نعیم عن عطاء بن یسار عن ام سلمة
عن امنة قالت لقد رایت لیلة وضعته نورا اضاءت
له قصور الشام حتی رأیتها والله سبحانه وتعالی
اعلم وعلمه اتم

ابو نعیم نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ام سلمہ سے اور
ام سلمہ نے آمنہ خاتون سے روایت کی ہے کہ پیدائش کے
قریب میں نے ایسا نور دیکھا کہ شام کے محل نظر آنے لگے ۔

انیسویں فصل میں ہی بیان حضرت داؤد بن ابی ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج ابو نعیم عن داود بن ابی هند قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نارت الطراب لوضعہ والقی الارض بکفیہ حین وقع واصبع یتامل السماء بعینہ وکفوا علیہ برمۃ ضخمۃ فانفلقت عنہ فلقتین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

ابو نعیم نے داؤد بن ابو ہند سے تخریج کی ہو کہ جب آپ پیدا ہوئے طراب روشن ہوگئے اور آپ نے دونوں ہتیلیاں زمیں پر ٹیکے ہیں اور اوپر آسمان کی طرف نظر فرمائی۔ اور جب آپ کو ایک ہنڈیا کے نیچے چھپایا تو وہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ واللہ اعلم

دعلمہ اتم بیسویں فصل میں ہو بیان حضرت معروف بن خربوذ رضے اللہ تعالی عنہ کا

اخرج الزبیر بن بکار وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال کان ابلیس یخرق السموات السبع فلما ولد عیسی حجب من ثلاث سموات فکان یصل الی اربع فلما ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجب من السبع قال ولد یوم الاثنین بین ماطلع الفجر واللہ سبحانہ وتعالی علمہ وعلمہ اتم

تخریج کی زبیر بن بکار وابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ابلیس ساتوں آسمانوں تک جاتا تھا مگر انکی پیدائش پر صرف چوتھے آسمان تک جا سکتا تھا اور آنحضرت کے پیدا ہونے پر وہ ساتوں آسمانوں سے رُک گیا۔ اور ولادت شریف دوشنبہ کو بوقت طلوع صبح صادق ہوئی واللہ اعلم

اکیسویں فصل میں ہو بیان حضرت حسن بصری رضے اللہ تعالی عنہ کا۔

اخرج البخاری فی تاریخ الکبیر من مراسیل الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول الانبیاء فی الخلق واخرہم فی البعث ثم قرأ ومنک ومن نوح واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

امام بخاری کتاب تاریخ کبیر میں مراسیل حسن سے تخریج کی ہو کہ آنحضرت نے فرمایا میں پیدائش میں سب نبیوں سے پہلا اور بعثت میں پچھلا ہوں اور پڑھی آیت (ومنک ومن نوح - الخ واللہ اعلم

چھٹا باب

بیان میں ہو روایات صحیحہ کے جو کہ اس باب میں تبع تابعین سے ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سو اب بنظر اختصار ذکر بعض تبع تابعین رضے اللہ تعالی عنہم کے اوپر اکتفا کرتا ہوں اور جو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے ہیں اونمیں سے تھوڑا سا تبرکا و تیمنا ذکر کرتا ہوں اور اس باب میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہو بیان حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ کا

فی کتاب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ

عن محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت انا وابوبکر وعمر وعثمان وعلی انوارا علی یمین العرش قبل ان یخلق ادم بالف عام فلما خلق اسکننا ظہرہ ولم نزل ننقل فی الاصلاب الطاہرۃ الی ان نقلنی اللہ الی صلب عبد اللہ ونقل ابابکر الی صلب ابی قحافۃ ونقل عمر الی صلب الخطاب ونقل عثمان الی صلب عفان ونقل علیا الی صلب ابیطالب ثم اختارہم اصحابا لی فجعل ابابکر صدیقا وعمر فاروقا وعثمان ذی النورین وعلیا رضیا وفی نسخۃ وصیا فمن سب اصحابی فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ اکبہ فی النار علی منخرہ خرجہ الملا فی سیرتہ اھ واخرج البیہقی من طریق ابی حاتم الرازی قال عمر بن سوار قال الشافعی رحمہ اللہ ما اعطی اللہ احدا ما اعطی محمدا فقلت اعطی عیسے احیاء الموتی فقال اعطی محمد احنین الجذع فہذا اکبر من ذلک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

کتاب ریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ میں امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ۔ اور علیؓ حضرت آدم کے پیدا ہونے سے ہزار برس پہلے عرش کے دائیں جانب نور تھے۔ جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو ہمکو انکی پشت میں ساکن کیا پھر ہم ہمیشہ پاک پشتوں سے منتقل ہوتے رہے یہانتک کہ نقل کیا مجھکو اللہ تعالیٰ نے میرے باپ عبد اللہ کی پشت میں اور ابوبکر کو ابی قحافہ کی پشت میں اور عمر کو خطاب کی پشت میں اور عثمان کو عفان کی پشت میں اور علی کو ابیطالب کی پشت میں پھر انکو میری صحابیت کے واسطے برگزیدہ کیا پس ابوبکر کو صدیق بنایا اور عمر کو فاروق اور عثمان کو ذی النورین اور علی کو رضی اور ایک نسخہ میں بجائی رضی کے وصی آیا ہے پس جس شخص نے میرے اصحاب کو برا کہا اُسنے مجھے برا کہا اور جسنے مجھے برا کہا اُسنے اللہ کو برا کہا جسنے اللہ کو برا کہا وہ آگ میں اوندھا گرایا جائیگا تخریج کی اسکو ملا علی قاری نے اپنے کتاب سیرۃ میں تخریج کی بیہقی نے ابی حاتم رازی کے طریق سے کہا عمر بن سوار نے فرمایا امام شافعیؒ نے جو معجزے اللہ تعالیٰ نے محمد کو عطا فرمائے وہ اور کسی نبی کو نہیں عطا کیے میں نے کہا حضرت عیسیٰ کو اللہ نے مُردوں کا جلانا عنایت فرمایا۔ کہا آنحضرت کو اللہ نے خشک لکڑی کے رونے کا معجزہ عطا فرمایا یہ اس سے بڑھ کر ہے

دوسری فصل میں ہے بیان حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا

اخرج ابونعیم عن عمرو بن قتیبۃ قال سمعت ابی وکان من اوعیۃ العلم قال لما حضرت ولادۃ امنۃ قال اللہ للملائکۃ افتحوا ابواب السماء کلہا وابواب

تخریج کی ابونعیم نے عمرو بن قتیبہ سے کہ کہا سنا میں نے اپنے باپ سے جو خزانہ علم تھے کہ جب حضرت آمنہ کے وضع حمل کا وقت قریب آیا تو اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ سب آسمانوں کے دروازے کھولدیں

جنان كلها وامر الله الملائكة بالحضور فنزلت
يبشر بعضها بعضا وتطاولت جبال الدنيا و
ارتفعت البحار وتباشر اهلها ولم يبق فلك الا خضع
واخذ الشيطان فغل سبعين غلا والقى منكوسا
فى لجة البحر الخضراء وغلت الشياطين المردة
والبسط الشمس يومئذ نورا عظيما واقيم
على راسها سبعون الف حوراء فى الهواء
ينتظرون ولادة محمد صلى الله عليه وسلم وكان
قد اذن الله تلك السنة نساء الدنيا ان يحملن
ذكورا كرامة لمحمد صلى الله عليه وسلم وان
لا يبقى شجرة الا حملت ولا خوف الا عاد امنا فلما
ولد النبي صلى الله عليه وسلم امتلات الدنيا
كلها نورا وتباشرت الملائكة وضرب فى كل سماء
عمود من زبرجد وعمود من ياقوت قد استنار
به فهى معروفة فى السماء قد راها صلى الله عليه
وسلم ليلة الاسراء قيل هذا ما ضرب لك
استبشارا بولادتك وقد انبت الله ليلة ولد
على شاطئ نهر الكوثر سبعين الف شجرة من
المسك الاذفر جعلت ثمارها بخور اهل الجنة
وكل اهل السموات يدعون الله بالسلامة
ونكست الاصنام كلها واما اللات والعزى
فانهما خرجا من خزانتهما وهما يقولان ويح قريش
جاءهم الامين جاءهم الصديق لا تعلم قريش

اور جنت کو آراستہ کر کے اسکے دروازے کھولدیں اور
فرشتوں کو حاضر ہونے کا حکم ہوا پس وہ زمین پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے
تھے پہاڑوں کو سربلندی حاصل ہوئی اور دریاؤں کو جوش ہوا اور دریائی
جانور ایک دوسرے کو بشارت دیتے تھے اور سب آسمانوں کے فرشتوں نے شیطان کو
پکڑ کر ستر طوق گلے میں ڈالکر دریائے اخضر کی تہ میں اوندھے منہ پھینکدیا اور سرکش
شیاطینوں کو بیڑیوں میں جکڑدیا آفتاب کو اسروز ایک بہت بڑا نورانی حلہ
پہنایا گیا اور ستر ہزار حوریں ہوا میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی ولادت کی منتظر کھڑی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے
تمام دنیا کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس سال میں سب
لڑکے جنیں. آنحضرت کی تعظیم وتکریم کیواسطے اور
تمام دنیا کے درخت بارآور ہوئے خوف امن سے مبدل
ہوگیا. جبکہ آنحضرت پیدا ہوئے تمام روئے زمین نور سے
پرنور ہوگئی اور ملائکہ نے خوشی کی ہر ایک آسمان پر ایک
ستون زبرجد کا اور ایک یاقوت کا بنایا جس سے آسمان
روشن ہوگیا اور وہ ستون آسمانوں پر معروف ومشہور ہیں
آنحضرت نے شب معراج میں انکو دیکھا ہے اور فرشتوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ ستون آپکی ولادت کی مبارکباد کی
میں بنائے گئے ہیں اور جس شب میں آنحضرت پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے
نہر کوثر کے دونوں جانب ستر ہزار درخت مشک اذفر کے لگائے اور انکے پھلوں
کو اہل جنت کا بخور بنایا تمام اہل آسمان بلند آواز سے اللہ کو ساتھ سلامتی کے
پکارتے تھے اور تمام بت اوندھے گر پڑے خصوصًا لات وعزیٰ اپنی جگہ سے نکل گئے
اور پکارتے تھے تباہی ہے قریش کی آگیا انکے پاس امین
اور انکے ہاں صدیق اور نہیں خبر قریش کو

ماذا اصابها واما البیت فایا ما سمعوا من جوفہ صوتا وھو یقول الآن یرد علی نوری الان یجی زواری الان اطھر من انجاس الجاھلیۃ ایتھا العزی ھلکت ولم تسکن زلزلۃ البیت ثلثۃ ایام ولیالیھن وھذا اول علامۃ رات قریش من مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انکے ساتھ کیا ہوگی اور کعبہ کے جوف میں سے چند روز تک یہ آواز آتی رہی اب میرا نور مجھ میں واپس آگیا اب میری زیارت کرنیوالے آینگے اور اب میں زمانہ جاہلیت کے نجاستوں سے پاک ہوگیا اے عزی تو ہلاک ہوگیا تین یوم تک خانہ کعبہ کو زلزلہ رہا یہ اول علامت ہے جو قریش نے دیکھا آنحضرتؐ کے پیدا ہونے کے وقت۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل** میں ہی بیان حضرت موسی بن عبیدۃ رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج ابن سعد عن موسی بن عبیدۃ عن اخیہ لما ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقع الی الارض وقع علی یدیہ رافعا راسہ الی السماء وقبض قبضۃ من التراب بیدہ فبلغ ذلک رجلا من لھب فقال لصاحب لہ انن صدق ھذا القائل لیغلبن ھذا المولود اھل الارض واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تخریج کی ابن سعد نے موسی بن عبیدہ سے کہ جب رسول اللہؐ پیدا ہوے تو جھکے طرف زمین کے اور اپنے دست مبارک زمین پر رکھے اور اپنا سر مبارک آسمان کیطرف بلند کیا اور ایک مٹھی خاک زمین اپنے دست مبارک سے اٹھائی یہ خبر قبیلہ لہب کے ایک آدمی کو پہونچی اُسنے اپنے دوست سے کہا کہ اگر واقعی یہ خبر سچ ہو اور کہنے والا سچا ہو تو ضرور یہ بچہ تمام اہل زمین پر غالب آئیگا۔

چوتھی فصل میں ہی بیان حضرت وہب بن زمعۃ رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج الواقدی عن وھب بن زمعۃ عن عمتہ قالت کنا نسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما حملت بہ آمنۃ کانت اول ماشعرت انی حملت بہ ولا وجدت ثقلا کما تجد النساء الا انی انکرت رفع حیضتی وربما کانت تقول واتانی آت وانا بین النائم والیقظان فقال ھل شعرت انک حملت فکانی اقول ما ادری فقال انک حملت بسید ھذہ الامۃ

واقدی نے وہب بن زمعہ سے روایت کی ہو کہ جب حضرت آمنہ حاملہ ہوئیں تو کہتی تھیں کہ مجھکو حمل معلوم نہوتا تھا اور نہ کچھ گرانی وغیرہ محسوس ہوتی تھی جیسے کہ اکثر عورتوں کو ایام حمل میں ہوا کرتی ہو بجز اسکے کہ مجھکو حیض نہ آتا تھا اور بسا اوقات کہتی تھیں کہ میں غنودگی میں تھی کہ کوئی کہتا ہو کہ تمکو خبر ہو کہ تو حاملہ ہوئی میں نے کہا مجھکو تو خبر نہیں اُسنے کہا تم سردار اور نبی اس امت کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو اور

نبیہا وسمیہ محمد اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم نام پاک انکا محمد رکھنا۔

ساتواں باب

بیان میں ہے حقیقت عمل مولود شریف مروج کے اور حکم عمل مولد شریف مروج کے اور اس باب میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حقیقت مولد شریف مروج اور حکم عمل مولد شریف مروج کے جو کہ خالی ہو محرمات و منکرات شرعیہ سے اور بلا تعین تخصیص روز ہو۔ قال مولانا العلامۃ والحبر الفہامہ ومولانا المولوی محمد سلامۃ اللہ علیہ الرحمۃ فی اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام حقیقۃ این عمل خیر غیر ازین نیست کہ در شہر ربیع الاول یا شہرے دیگر از شہور مسلمانان از علما و فضلا و صلحا و فقرا و اغنیا بدعوت مسلمانی در مکانے جمع شوند خواص و عوام اہل اسلام باذن عام یکجا فراہم آیند و دران مجلس بعضے از آیات قرآن محتوی بر فضائل افضل البشر کمالات آں سرور کائنات علیہ الثنا والتحیاۃ مذکور شوند و بعضے از احادیث صحیحہ متضمن معجزات و حالات سعادت آیات ولادت باکرامت و رضاع مقدس و حلیہ مطہر آں افضل البشر بعرض بیان آید چنیں کہ ایں تذکیر برکت تذخیر بپایاں رسد حفاظ حاضرین مجلس مکرم بقرأت آیات معدودہ از قرآن شریف مشرف شدہ ختم ایں ذکر خیر بفاتحہ نمایند بعد ازاں ما حضرے بقدر میسور از طعام و شیرینی ہر چہ باشد تقسیم بحاضرین کنند پس از آں تفریق ایں جمع اتفاق افتد و ہر کسے بجائے خود در رود و بالجملہ ہیئت مجموعی ایں محافل خلد شاکل اجتماع مومنین و قرأت آیات قرآن و بیان معانی آں و ذکر احادیث صحیحہ و اشتغال بدرود و اطعام علما و صلحا و اغنیا و غربا از اہل دین و ایثار صدقات و خیرات بر فقرا و مساکین است مقصود ازیں ہمہ ذکر فضائل و معجزات و نشر فضائل و کمالات و ثنا در شکر نعمت وجود باجود افضل موجودات و اکمل کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات ست و ایں عمل خیر باین تعیین و تخصیص گرچہ معمول در قرون ثلثہ و ماثور ازاں ازمنہ متبرکہ نبودہ لیکن چوں اصلی برائے آں در قرون برکت مقرون ثابت و متحقق محسوب در بدعات حسنہ و موجب مزید برکات است لہذا سلف صالحین از علما و عرفا در اکناف عالم شرقا و غربا و جنوبا و شمالا آنرا تلقی بقبول نمودہ از مستحسنات شرعیہ و مستحبات دینیہ شمردہ از شش صد سال بلکہ زیادہ بر آں میرود کہ ایں ہمہ عمائد دین تعامل و تداول باں دارند خاصۃً استعمال

واشتغال اکابر حرمین شریفین زادهما الله تعظیما وتکریما که اسلقسات شرع محمدی واخشیجان مصطفوی عبارت
ازیشانست همچو مکه و مدینه منوره جهان مشهور و متواترست که انکارش در حکم انکار خبر متواترست پس عملے
که اصلش در قرون ثلثه یافته شود و سواد اعظم محدثین و فقها و صوفیه و متکلمین بحسن قبول پیش آمده عامل
بان باشند وآنرا موجب ثواب عظیم دانند مخیم انکار رندانکار شرذمه قلیله از منکرین ساقط از پایه اعتبار است
و مغلطه که راه منکرین زده بعدم تدبر در معنی بدعت واقسام آنست چه اینها مطلق بدعت را محصور در سیئه
دانسته حدیث کل بدعة ضلالة وامثال آنرا غیر مخصوص انگارند واصل هر بدعت سیئه شمارند وحال
آنکه مطلق بدعت سیئه نیست و نه بدعت ضلالت بلکه بدعت حسنه که موجب اجر و ثواب است هم از اقسام
بدعت شرعیست ولهذا ارباب تحقیق بدعت را منقسم باقسام خمسه نموده احکام خمسه از وجوب وندب
اباحت وکراهت وحرمت دران جاری فرموده اند امام نووی علیه الرحمة در شرح صحیح مسلم مینویسند

کل بدعة ضلالة البدعة کل شیء عمل علی غیر مثال
سبق وفی الشرع احداث ما لم یکن فی عهد رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقوله صلی الله علیه وسلم
کل بدعة ضلالة عام مخصوص والمراد غالب
البدع قال العلماء البدعة خمسة اقسام واجبة
ومندوبة ومحرمة ومکروهة ومباحة فمن
الواجب نظم ادلة المتکلمین للرد علی الملاحدة
والمبتدعین وشبه ذلک ومن المندوبة
تصنیف کتب العلم وبناء المدارس والربط
وغیر ذلک ومن المباح البسط فی الوان
الاطعمة وغیر ذلک والحرام والمکروه ظاهران
وقد اوضحنا المسئلة بامثلتها المبسوطة فی تهذیب
الاسماء واللغات فاذا عرفت ما ذکرته علمت
ان الحدیث عام مخصوص وکذا اما شبهه

ہر بدعت گمراہی ہو معنی بدعت یہ ہیں کہ جو شئی نئی بنائی
جائے اور معنی شرعی اُسکے یہ ہیں کہ جو شئی نئی نکالی جائے
کہ زمانہ حضرت صلعم میں نہو پس قول حضرت صلعم کا کل
بدعة ضلالة عام مخصوص ہو اور مراد اس سے اکثر جو
ئیں کہا علمانے بدعت پانچ قسم ہو واجب اور مستحب اور
محرمہ اور مکروہ اور مباح واجب جیسے قائم کرنا دلائل
عقلیہ کا مقابل بے دینوں کے جیسے علم کلام میں کیجاتی ہیں
اور مستحب جیسے تصنیف کرنا کتب علم کا اور بنا کرنا
مدرسوں کا اور سرا وغیرہ کا اور مباح جیسے فراخی
کرنا کھانے میں کہ طرح طرح کے کھانے پکائے اور
حرام ومکروہ تو ظاہر ہے اور ہمنے اس مسئلہ کی تحقیق
مع مثالوں کے بسط کے ساتھ کتاب تہذیب الاسماء
واللغات میں لکھی ہو پس جبکہ تمکو اسقدر معلوم ہوا
تو جان لوگے کہ حدیث عام مخصوص بعض ہو اور ایسے ہی

من الاحادیث الواردة ویوید ماقلناه قول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی التراویح نعمت البدعة ولا یمنع من کون الحدیث عاما مخصوصا قول کل بدعة مؤکدا بکل بل یدخله التخصیص مع ذلک کقول اللہ تعالیٰ تدمر کل شئ انتہی

جو وارد ہوئی ہیں اس طور پر اور ہمارے اس قول کی تائید کرتا ہے قول حضرت عمر کا درباب تراویح کے اچھی ہے یہ بدعت اور حدیث میں جو لفظ کل ہے وہ تخصیص کو منع نہیں کرتا جیسے قول اللہ تعالیٰ میں تدمر کل شئ انتہیٰ

اگر بنظر انصاف ملاحظہ رود ایں بیان متانت ترجمان برائے اثبات مدعا و ابطال دعوای منکرین عمل خیر و شبتین عموم کل بدعة ضلالة بس است کہ بتصریح امام ممدوح ثابت شد کہ حدیث مذکور ومانند آن مخصوص است و تمسک بلفظ کل بنابر اثبات غیر مخصوصیت ایں عام کہ منشار غلط قائلین عموم ایں حدیث است نیز باطل شد کہ باوجود لفظ کل عام قبول تخصیص میکند چنانچہ در کریمہ تدمر کل شئے موجود است پس لفظ کل کہ در حدیث مذکور است مانع از قبول تخصیص نمی تواند شد ونیز ثابت شد کہ بدعت شرعیست نہ لغوی ونیز بعرض ثبوت رسید کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بر تراویح اطلاق بدعت فرمودہ اند مراد از ان بدعت شرعیست کہ آن التزام تراویح است پس کسانیکہ ایں بدعت را محمول بر بدعت لغوی نمودہ اند از راہ صواب دور تر فتادہ اند چہ بملاحظہ بیان معنے بدعت لغوی کہ سابق گزشت ایں حمل بر غیر محل است فتدبر ونیز مصرح شد کہ اطلاق بدعت شرعی در امریکہ حادث بعد قرون ثلثہ گردد منحصر نیست بلکہ در قرون مذکورہ نیز اطلاق بدعت ہر امر مستحدث دینی کردہ اند پس ازینجا چوں آفتاب نیمروز تاباں و درخشان ست کہ بدعت محصور در سیئہ و داخل ہر بدعت سیئہ نیست و شیخ ابن حجر ہیتمی در شرح اربعین امام نووی ذیل حدیث خامس در تقسیم بدعت نوشتہ قدرے از ان بعرض نقل می آید قال الشافعی رحمة اللہ علیہ

ما احدث وخالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فھو البدعة الضلالة وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فھو البدعة المحمودة والحاصل ان البدعة الحسنة متفق علی ندبھا وھی ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنھا ما ھو فرض کفایة

اور کہا امام شافعیؒ نے جو شے پیدا کیجائے نئی اور مخالف ہو کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے تو وہ بدعت ضلالت ہے اور جو نکالی جاوے کوئی شے خیر سے اور نہ مخالف ہو اشیاء مذکورہ کے تو وہ بدعت محمودہ ہے حاصل یہ ہے کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ جو موافق ہو کسی کے اشیاء مذکورہ سے اور اسکے کرنے سے کوئی محذور شرعی لازم نہ آئے اور بعض قسم

كتصنيف معلوم ونحوها ممام قال الامام ابو
شامة شيخ المصنف رحمه الله ومن احسن
ماابتدع فی زماننا مایفعل کل عام فی الیوم
الموافق لیوم مولوده صلی الله علیه وسلم
من الصدقات واظهار النعمة والسرور فان
ذلك مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر
بمحبته صلی الله علیه وسلم وتعظیمه واجلاله
فی قلب فاعله ذلك وشکر الله تعالی علی مامن به
من ایجاد رسوله الذی ارسله للعالمین رحمة
صلی الله علیه وسلم وان البدع السیئة وهی
ماخالف شیئا من ذلك صریحا والتزاما قد
ینتهی الی مایوجب التحریم تارة والکراهة اخری

بدعت کی فرض کفایہ ہی جیسے تصنیف کرنا کتب کا اور مدون کرنا
علوم کا کہا امام ابوشامہ شیخ المصنف نے بدعت حسنہ سے ہی وہ جو
ہمارے زمانہ میں کیا جاتا ہی۔ ہر سال حضرت صلعم کی پیدائش کے
دن صدقات اور اظہار نعمت اور خوشی سے اسواسطے
کہ اسمیں احسان کرنا ہی فقراء سے اور آپکے محبت
کی دلیل ہی۔ اور کرنیوالے کے دلمیں عظمت
اور جلالت آپکی معلوم ہوتی ہی اور شکر بھی ہے
اللہ تعالی کا کہ جو اُسنے رسول پاک رحمۃ للعالمین کو
پیدا کیا بہر اعلی مرتبہ کا احسان ہوا اور
بدعت سیئہ وہ ہی جو مخالف ہو کسی شئ کو اُن ہی
اشیاء سے صراحتہ یا التزاما پھر کبھی تو مرتبہ حرام کو
اور کبھی کراہت کو۔ اور حاصل یہ ہی کہ بدعت

انتهی بقدر الحاجة ونیز شارح مذکور بشرح حدیث بست وهشتم نوشته والحاصل ان البدعة منقسمة

الی الاحکام الخمسة فمن البدعة الواجبة علی
الکفایة الاشتغال بالعلوم العربیة للتوقف
علیها وفهم الکتاب والسنة کالصرف والنحو
والمعانی والبیان واللغة ومن البدع المحرمة
مذاهب سائر اهل البدع انتهی ما اردنا

پانچ قسم پر ہی ایک بدعت واجب علی الکفایہ ہی جیسے
مشغول ہونا ساتھ علوم عربیہ کے جسپر موقوف ہی
سمجھنا کتاب اور سنت کا مثل صرف نحو اور معانی
اور بیان اور لغت اور بدعت محرمہ سے ہی مذاہب
اہل بدعت کے رفضی اور خارجی اور معتزلہ کے۔

ایراده ازیں عبارت بابشارت نیز تقسیم بدعت بحسنه وسیئه پیدا وهویداست معهذا اقتراح بودن عمل
مولد شریف از بدعت حسنه مطابق بیان مقصود بعنوانی منقول از شیخ الشیوخ امام ابوشامه است که محتاج
تشریح وتفصیل نیست انتهی باختصار والتقاط۔ وایضاً قال العلامة الموصوف علیه رحمة الله
الرؤف بعد نقل العبارات المنقولة عن العلماء الاعلام حیث قال وفذلکه کلام درینمقام که
مستفاد از عبارات منقوله علماء اعلام ست اینکه عمل مولود شریف وتعیین ماه وروز برای آن بلا ارتیاب

از امور مستحبہ و مستحسنہ و بدعات حسنہ و موجب اجر جزیل و خیر جلیل ست پس دریں شک نیست کہ شہر ربیع الاول و ہمچناں روز دوشنبہ بسبب شرف ولادت باسعادت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ واجب التعظیم و لائق احترام ذالتکریم ست کہ تشریف و تکریم ظرف مکان و زمان بہ تشریف و تکریم مظروف ست و لہذا تعین روز دوشنبہ کہ ثابت بقول و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است اصل یوم برائے تعیین عمل مولود شریف و برائے صوم عاشورا و اعادہ عقیقہ قرار دادہ اند و اگر زیادہ تر ازیں ہمہ کہ بمعرض بیان آمدند عمل مولود شریف مطلوب است باید شنید و تائید سماوی را بدیدہ حق بیں باید دید کہ مولانا شیخ ابو الخطاب علیہ الرحمۃ کہ در عہد ابتدا رتالیف رسالہ میلاد شریف بنام نامی ہمیں علاقہ افتادہ در رسالہ خودش کہ مسمی بتنویر است می نویسند

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم لقوم فیستبشرون و یحمدون اللہ و یصلون علیہ علیہ السلام فاذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حلت لکم شفاعتی و نیز در آں رسالہ از ابو درداء مرویست مرمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقایع ولادتہ علیہ السلام لابنائہ وعشیرتہ ویقول ہذا الیوم ہذا الیوم فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ فتح لک ابواب الرحمۃ وملائکۃ کلہم یستغفرون لک من فعل فعلک نجی نجاتک انتہی بحروفہ

ابن عباس رض سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے اپنے گھر میں واقعات ولادت باسعادت حضرت صلعم کے اپنی قوم میں پس خوش ہوتے تھے وہ اپنی قوم میں اور اللہ کی حمد کرتے تھے اور درود شریف پڑھتے تھے ناگاہ تشریف لائے رسول اللہ صلعم اور فرمایا واسطے تمہارے میری شفاعت حلال ہوگئی اور ابو درداء سے روایت ہے کہ وہ ساتھ حضرت کے عامر انصاری کے مکان پر تشریف لیگئے اور وہ اپنے گھر میں اپنی قوم اور اولاد کو واقعات ولادت آنحضرت کے تعلیم کرتے تھے اور کہتے تھے آجکا دن ہے آجکا دن ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تیرے واسطے کھولے ہیں دروازے رحمت کے اور کل ملائکہ تیرے واسطے استغفار کرتے ہیں اور جو تیرا سا کام کریگا وہ نجات پائیگا

اکنوں در منطوق صدق وثوق ایں ہر دو روایت با بشارت ملاحظہ رود کہ ببانگ بلند و ندائے ارجمند منادی باصل اصیل برای بیان مولد نبیل در قرنیست کہ مصداق خیر القرون قرنی بودہ است و فعلیکہ مستوجب حلت شفاعت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ و فتح ابواب رحمت و استغفار تمام ملائکہ و نجات از عذاب دنیا و آخرت برای فاعل خودش باشد چہ جائے اباحت و استحباب اگر بوجوبش قائل شوند آنرا واجب شمارند چنانچہ بعضے از اکابر علماء ریاں تصریح کردہ اند البتہ قابل قبول علماء و مقبول فضلا است انتہی بحروفہ

وقال فی الهامش ذکر فضائل ومعجزات آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً در وقت ظہور فساد وضعف اعتقاد واشاعت کفر ومطاعن آں سید الانام صلے اللہ علیہ وسلم والقائی شبہات وشکوک دراذہان عوام الحاق آں بسائر واجبات علی الکفایہ اقرب بروایت ودرایت مینماید اھ وایضاً قال العلامۃ الموصوف علیہ رحمۃ الرؤف اگر مسلمانان حال اعدائی دین راتیما دریں جزو زمان کہ بہر کوچہ وبرزن نشر فضائل پیغمبر خود برائے ترویج دین وترغیب مردم میکنند بدیدہ حمیت اسلامی ملاحظہ نمایند انعقاد مجلس مولود شریف کہ موجب نشر فضائل ومعجزات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات است در ماہ ربیع الاول بلکہ در ہر ماہ بر ذمہ خود ہا لازم وواجب دانند انتہی بحروفہ کاتب الحروف عفی عنہ درانیجا یک مسئلہ برای ازدیاد فائدہ مینویسد۔ **فی الفتاوی العالمگیریۃ**

فی المجلد الاول فی الباب الحادی والعشرین فی الجنائز فی الفصل الثالث فی التکفین نقلاً عن الایضاح اذا کان مع الجنازۃ نائحۃ او صائحۃ زجرت فان لم تنزجر فلا باس بان یمشی معہا لان اتباع الجنازۃ سنۃ فلا یترکہ لبدعۃ من غیرہ انتہی وفی الدر المختار وتزجر النائحۃ ولا یترک اتباعہا لاجلہا فی حاشیۃ العلامۃ الطحطاوی علی الدر المختار قولہ ولا یترک اتباعہا لاجلہا لان سنۃ لا تترک بما اقترن بہا من البدعۃ وترد الولیمۃ حیث یترک حضورہا بوجود بدعۃ فیہا لوجود الفارق انہم لو ترکوا المشی مع الجنازۃ لزم عدم انتظامہا ولا کذٰلک الولیمۃ لوجود من یاکل الطعام ابو السعود ملخصاً انتہت بحروفہا فافہم واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وایضاً

عالمگیری کی جلد اول کے اکیسویں باب کتاب الجنائز کی تیسری فصل میں ایضاح سے نقل کیا ہی کہ اگر جنازہ کے ساتھ رونے پیٹنے والی ہو اسکو منع کریں اگر وہ نہ باز رہے جب بھی جنازہ کے ساتھ جانے میں کچھ حرج نہیں ہی کیونکہ اتباع جنازہ سنت ہی بدعت کے سبب ترک نکیا جائیگا اور درمختار میں ہی کہ چیخنے والے کو منع کریں اور جنازہ کا اتباع نہ چھوڑیں اور حاشیہ طحطاوی میں جو درمختار پر ہی لکھا ہی کہ جنازہ کا ساتھ نائحہ کے سبب نچھوڑیں کیونکہ بدعت کے سبب سنت کو نہیں چھوڑ سکتے دعوت ولیمہ میں اگر کوئی بدعت ہو ترک کریں کیونکہ جنازہ اور ولیمہ میں بین فرق ہی اگر جنازہ کا اتباع چھوڑ دیگے تو انتظام نرہے گا۔ بخلاف ولیمہ کے۔

واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

قال العلامۃ الموصوف علیہ رحمۃ اللہ الرؤف باقیماند کلام درینکہ باوجودیکہ اصل اصیل برائے این فعل حسن

درقرون اول پیدا باشد پس اطلاق بدعت اگرچہ بدعت حسنہ گویند کہ از اسلاف کرام و علمائے ہمام برین فعل منقول است بکدام محل می نشیند جوابش باید شنید و بنظر انصاف باید دید کہ ایں اطلاق مانا باطلاق بدعت حسنہ بر سنت تراویح ست کہ جناب خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعمت البدعۃ التراویح ارشاد فرمودہ اند و دریں شک نیست کہ وجود تراویح بقول و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت و متحقق است پس چنانکہ بنظر بالتزام و اجماع واستدامت آں در تمام ماہ رمضان بریں فعل مسنون اطلاق بدعت حسنہ فرمودہ اند ہمچناں بنظر التزام و اجماع واستدامت آں در تمام ماہ ربیع الاول بلکہ در تمام سال اکابر علماء سلف اطلاق بدعت حسنہ بریں سنت تقریری نمودہ اند انتہی بحروفہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

دوسری فصل

میں ہے بیان حکم عمل مولود شریف جو کہ ہر برس اس دن میں ہو جو کہ موافق دن ولادت باکرامت ہو اور خالی ہو بدعات اور منکرات شرعیہ سے

افاد مولانا العلامۃ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ فی رسالتہ بعد نقل السؤال عن مولد النبی فی شہر ربیع الاول ما حکمہ من حیث الشرع ھل ھو محمود او مذموم وھل یثاب فاعلہ ام لا

الجواب ان اصل المولد ھو اجتماع الناس وقرأۃ ما تیسر من القرآن وروایۃ الاخبار الواردۃ فی مبدأ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع فی مولدہ من الایات ثم یمد لھم سماط یاکلونہ وینصرفون من غیر زیادۃ علی ذلک من البدع الحسنۃ التی یثاب علیہا صاحبہا لما فیہ من تعظیم قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہار الفرح والاستبشار بمولدہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم اھ وفی سبیل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد المشہور بالسیرۃ الشامیۃ للعلامۃ محمد بن یوسف

مولانا جلال الدین سیوطی نے بعد نقل کرنے سوال کے کہ محفل مولود کے انعقاد کا ماہ ربیع الاول میں من حیث الشرع کیا حکم ہے۔ جواب فرمایا ہو کہ محفل مولد کا اصل یعنی جمع ہونا آدمیوں کا اور قرآن شریف کا پڑھنا اور ان معجزات کا جو اس بارہ میں وارد ہیں روایت کرنا اور بعد اسکے کھانا کھلانا بدعت حسنہ ہو۔ اور اسکے فاعل کو ثواب ملتا ہو۔ کیونکہ اسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی تعظیم اور آپ کے پیدا ہونے کی خوشی کا اظہار ہے۔

سبیل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد میں جو کہ سیرۃ شامی کرکے مشہور ہو علامہ محمد بن یوسف کی

الشامی قال ابو الخیر السخاوی فی فتاواہ عمل
المولد الشریف لم ینقل عن احد من السلف الصالح
فی القرون الثلثة الفاضلة وانما حدث بعدہا
ثم لا زال اهل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن
الکبار یحتفلون فی شهر مولدہ صلی اللہ علیہ
وسلم بعمل الولائم البدیعة المشتملة علی الامور
البهجة الرفیعة ویتصدقون فی لیالیہ بانواع
الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی
المبرات ویعتنون بقراءة مولدہ الکریم ویظهر
علیهم من برکاتہ فضل عظیم ثم قال الامام الحافظ
ابو الخیر ابن الجزری شیخ القراء من خواصه
انه امان فی ذلک العام وبشری عاجل بنیل
البغیة والمرام قلت واول من احدث
ذلک من الملوک صاحب اربل الملک المظفر
ابو سعید کوکری بن زین الدین احد الملوک
الامجاد والکبراء الاجواد وقال الحافظ عماد
الدین بن کثیر فی تاریخه کان صاحب اربل
یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل به
احتفالا هائلا وقد صنف الشیخ ابو الخطاب
بن دحیة له کتابا فی المولد سماہ التنویر فی
مولد البشیر النذیر وجازاہ بالف دینار
وقد اثنی علیه الائمة منهم الحافظ ابو شامه
شیخ النووی فی کتابه الباعث علی انکار البدع

تصنیف سے ہو لکھا ہو کہ ابو الخیر سخاوی نے اپنے فتاوی
میں لکھا ہو کہ عمل مولد کا قرون ثلثہ کے کسی صالح سے
منقول نہیں بلکہ بعد میں حادث ہوا ہے مگر ایسا
مقبول ہوا کہ ہر شہر و قریہ کے مسلمان ربیع الاول کے
مہینہ میں طرح طرح کے صدقے دیتے ہیں اور
خوشیاں مناتے ہیں اور آپکی پیدائش کے حالات
اور اس عمل کی برکت سے اونپر فضل
خداوندی ہوتا ہو۔ اور امام حافظ ابن
جزری نے کہا ہے کہ اس کے
خواص سے یہ ہو کہ باعث امن ہے
سال بھر تک اور فاعل کے حصول
مقصد کی بشارت ہو۔

میں کہتا ہوں کہ بادشاہوں میں سے
جسنے اس محفل کو کیا وہ ملک مظفر ابو سعید
کوکری بن زین الدین صاحب اربل ہے
جو بڑے عالیشان اور سخی بادشاہوں میں سے
تھا۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تاریخ
میں لکھا ہو کہ صاحب اربل عمل مولود شریف
ربیع الاول کے مہینہ میں کیا کرتا تھا اور بیشمار آدمی جمع
ہوا کرتے تھے شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے انکے لیے ایک کتاب
جسکا نام التنویر فی مولد البشیر النذیر ہے لکھی تھی اسکا انعام میں
انکو ہزار دینار دیا تھا اور سب ائمہ نے اس بادشاہ کی تعریف کی ہے
حافظ ابو شامہ شیخ نووی نے بھی اپنی کتاب باعث علی انکار البدع میں

والحوادث وقال مثل هذا الحسن يندب اليه
ويشكر فاعله ويثنى عليه قال ابن الجزری
ولم يكن فی ذالك الا ان عام الشيطان وسرور
اهل الايمان وقال العلامة بن طغربل فی الدر
المنتظم وقد عمل المحبون للنبی صلی الله عليه
وسلم فرحا بولده الولائم فمن ذلك ما عمله
بالقاهرة المغربية من الولائم الكبار الشيخ ابو الحسن
المعروف بابن فضل شيخ شيخنا ابی عبد الله
محمد بن نعمان وعمل ذلك قبله جمال الدين
العجمی الهمدانی وايضاً فيه وقال الشيخ
الامام العلامة ناصر الدين المبارك الشهير
بابن البطاح فی فتوى بخطه اذا انفق المنفق
تلك الليلة وجمع جمعا اطعمهم ما يجوز واسمعهم
ما يجوز سماعه ودفع للمستمع المشوق للآخرة
ملبوسا كل ذلك سرورا بمولده صلی الله
عليه وسلم فجميع ذلك جائز ويثاب فاعله اذا
احسن القصد وقال الشيخ الامام جمال الدين بن
عبد الرحمن بن عبد الملك مولد رسول الله
صلی الله عليه وسلم مبجل مكرم قدس يوم ولادته
وشرف وعظم وكان وجوده سبب النجاة
لمن تبعه وتقليل خط جهنم من اعد له الفرح
بولادته صلی الله عليه وسلم وعمت بركاته على
من اهتدى به فشابه هذا اليوم يوم الجمعة

یہ فرماتے ہیں کہ یہ کام اسی سے بہت اچھا ہوا اسپر اسکا
شکر و ثنا کیجاویگی۔ اور ابن جزری نے کہا ہے
اسمیں سوائے شیطان کے جلن اور ایماندار ونکی
خوشی کے اور کچھ نہیں۔ اور علامہ طغربل نے در منظم میں
کہا ہو کہ محبت کے متوالوں نے نبی صلعم کے مولود
کی خوشیاں کی ہیں اُنمیں وہ بھی ہو کہ جس کو
شیخ ابوالحسن المعروف بہ ابن فضل نے
کیا جو کہ ہمارے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن نعمان
کے شیخ ہیں۔ اور اس سے پہلے جمال الدین ہمدانی
نے کیا ہو۔ اور اسی کتاب سیرۃ شامی میں ہو کہ
امام ناصر الدین مشہور بہ ابن البطاخ نے اپنے
فتوی میں لکھا ہے کہ جب کسی نے اس رات کو
کچھ خرچ کیا اور ایک جماعت کو جمع کرکے کھانا کھلایا
اور صحیح روایتیں سنائیں اور یہ سب کام حضرت کی محبت
میں کئے۔ ایسا جمع ہونا جائز اور اوس کے
فاعل کو ثواب ملتا ہو۔
اور شیخ جمال الدین عبد الرحمن بن عبد الملک
نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
ذکر مولد آپکے پیدائش کے روز مبجل مکرم اور
شرف و عظم کا باعث ہو کیونکہ آپکا وجود آپکے
اتباع کرنیوالوں کے لئے اور آپکے پیدائش کی
خوشی تخفیف عذاب کا باعث اور نجات کا ذریعہ ہو۔
یہ دن مشابہ ہے یوم جمعہ کے۔

من حيث ان يوم الجمعة لاتسعر فيه جهنم هكذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم فمن المناسب اظهار السرور وانفاق الميسور واجابة من دعاه رب الوليمة للحضور وقال الامام العلامة ظهير الدين بن جعفر هي بدعة حسنة اذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم واطعام الطعام للفقراء والمساكين وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط فى كل وقت وقال الشيخ نصير الدين الطيالسى هذا من السنن ولكن اذا انفق فى هذا اليوم واظهر السرور فرحاً بمجيء النبي صلى الله عليه وسلم فى الوجود واتخذ السماع الخالى من المعارف وانشاد ابيات تطفئ نار الشهوة من الفسقيات والمشوقات للشهوات الدنيوية واما انشاد مايشوق الى الآخرة ويزهد فى الدنيا فهذا الاجتماع حسن يثاب قاصد ذلك وفاعله عليه الا ان سوال الناس مافى ايديهم بذلك فقط بدون ضرورة وحاجة سوال مكروه واجتماع الصلحاء فقط لياكلوا ذلك الطعام ويذكرون الله تعالى ويصلون على رسوله صلى الله عليه وسلم يضاعف بالقربات والمثوبات وقال الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعيل المعروف

- کیونکہ جہنم اس روز نہیں بھڑکتی جیسا کہ ثابت ہو پس مناسب ہے کہ آجکے روز اظہار سرور کیا جاوے اور جو کچھ میسر ہو نفقہ کریں۔

امام ظہیر الدین بن جعفر نے کہا ہو کہ یہ بدعت حسنہ ہے۔ اگرچہ صاحب محفل اجتماع صالحین اور درود شریف پڑھنے اور فقراء کو و مساکین کو کھانا کھلانے کا قصد کرے اس اندازہ سے ان شرطوں کے ساتھ ہروقت میں ثواب ہو۔ اور شیخ نصیر الدین طیالسی نے کہا کہ یہ سنت ہو لیکن اُسوقت کہ نبی صلعم کی پیدائش کی خوشی میں اظہار سرور اور انفاق طعام کیا جاوے اور روایتیں جو خالی ضعف و وضع سے ہوں سنی جائیں اور ایسے شعر جو حب دنیا اور گناہوں کی خواہش کو بجھادیں پڑھے جائیں اور ایسے شعر سنائے کہ جس سے عقبی کی رغبت اور دنیا نفرت ہو بہت بہتر ہے اور اجتماع حسن ہو۔ مگر اس چیز کا کہ جو اصل محفل میں تقسیم کرنے کیلئے رکھی جاتی ہیں بدون ضرورت کے مانگنا مکروہ ہو۔ اور صالحین کا اجتماع تاکہ اُس طعام کو کھائیں خدا کا ذکر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں بہت ثواب ہے اور ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعیل المعروف ابو شامہ نے کہاہے کہ

بابی شامة فی کتاب الباعث علی انکار البدع
والحوادث قال الربیع قال الشافعی رحمه الله
تعالی المحدثات من الامور نوعان احدهما
ما احدث مما یخالف کتابا او سنة او اثرا او
اجماعا فهذه البدعة هی الضلالة والثانی
ما احدث من الخیر لاخلاف فیه لاحد من
هذا فهی محدثة غیر مذمومة قال عمر
رضی الله عنه فی قیام رمضان نعمت البدعة
هذه یعنی انها محدثة لم تکن واذا کانت
فلیس فیها رد لما مضی فالبدع الحسنة متفق
علی جواز فعلها والاستحباب لها رجاء الثواب
لمن حسنت نیته فیها وهی کل مبتدع موافق لقواعد
الشریعة غیر مخالف لشیء منها ولا یلزم من فعله
محذور شرعی وذلک نحو بناء المنابر والربط
والمدارس وخانات السبیل وغیر ذلک من
انواع البر التی لم تعهد فی الصدر الاول
فانه موافق لما جاءت السنة من اصطناع
المعروف والمعاونة علی البر والتقوی ومن
احسن البدع ما ابتدع فی زماننا هذا من
هذا القبیل ما کان یفعل بمدینة اربل کل
عام فی الیوم الموافق لیوم مولد النبی صلی الله
علیه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار
الزینة والسرور فان ذلک مع ما فیه من

ربیع کہتے ہیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ نئی
باتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ
جو قرآن و حدیث اور اثر صحابہ کے
مخالف ہو یہ گمراہی ہے۔ اور دوسری
نئی بات وہ ہے کہ جو نیک اور اچھی ہو
پس یہ نئی بات اچھی ہے اسکے اچھا
ہونے میں کسیکو کلام نہیں۔ حضرت عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نے قیام رمضان کو نعمت البدعۃ
فرمایا ہے یعنی یہ نئی بات ہے پہلے نہ تھی مگر جب ہو گئی
تو رد نہیں کر سکتے پس بدعت حسنہ کے کرنے
اور مستحب ہونے بشرط نیت خیر حصول ثواب پر
اتفاق ہے۔ بدعت حسنہ اسکو کہتے ہیں کہ قواعد
شریعت کے مطابق ہو اور اسکے کرنے سے کوئی محذور شرعی
لازم نہ آئے جیسے کہ منبر اور رباط و مدارس و سرائے
بنانا اور اسی قسم کی باتیں جو صدر اول میں نہیں
کرنا کیونکہ بحکم سنت ہمکو اچھی بات کے
قبول کرنے اور بر و تقوی پر معاونت
کا حکم ہے اور بہت اچھی بدعت یہ ہے
کہ جو ہمارے زمانہ میں اسی قبیل سے
ایجاد ہوئی شہر اربل میں ہر سال حضرت
کے پیدائش کے روز طرح طرح کے
صدقے اور زینت اور سرور کا اظہار ہوتا ہے
اور اسمیں سوائے احسان فقرا دوسری بات یہ ہے

الاحسان الی الفقراء یشعر بمحبتہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وتعظیمہ واجلالہ فی قلب فاعلہ و
شکراللہ تعالی علی مامن بہ من ایجاد رسولہ
الذی ہو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
وکان اول من فعل بالموصل عمر بن محمد احد
الصالحین المشہورین وبہ اقتدی
فی ذلک صاحب اربل وغیرہ رحمہم اللہ تعالی

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت وتعظیم وبزرگی
قلب فاعل میں پیدا ہوتی ہے۔ خدائے کریم
کا شکر کرنا اُسپر جسکے ساتھ اللہ تعالی نے ہم پر
احسان کیا ہے اور وہ پیدا کرنا اپنے رسول
کا جو باعث رحمت ہیں واسطے تمام جہان کے لوگوں کے
اور اول اُسکو عمر بن محمد نے جو مشہور صالح آدمی ہیں
موصل میں کیا اور بادشاہ اربل نے اُنکی اقتدا کی۔

انتہی بحروفہ باید دانست کہ در کلام صاحب سیرت تعارض صریح موجود است کہ اول خودش نوشتہ کہ
اول کسیکہ احداث این عمل از ملوک کرد صاحب اربل ست وبعد ازان گفتہ فاعل اول این فعل در موصل عمر بن
محمد است وصاحب اربل وغیر آں مقتدی شیخ ممدوح بودہ اند وجواب این شبہہ آنست کہ مراد از اولیت
صاحب اربل درین عمل خیر اولیت اضافی نسبت بملوک است یعنی در سلاطین زماں اول کسیکہ ابتدا این عمل
کرد صاحب اربل ست ومراد از اولیت این فعل در موصل کہ فاعل آں عمر بن محمد ست اولیت حقیقی پس اقتدائے
صاحب اربل وغیر آں از ملوک ودیگر عوام وخواص بشیخ ممدوح صحیح ودرست است ولہذا قید ملوک در عبارت
اول صاحب سیرت خود موجود است۔ وایضا فی السیرۃ الشامیۃ وقال الشیخ الامام

العلامۃ صدر الدین موہوب بن عمر الجزری
الشافعی ہذہ بدعۃ لاباس بہا ولاتکرہ البدع
الا اذا راغمت السنۃ واما اذا لم تراغمہا فلا
تکرہ ویثاب الانسان بحسب قصدہ فی اظہار السرور
والفرح بمولد النبی علیہ الصلوۃ والسلام انتہت
بحروفہا وافاد مولانا المحدث ابن الجوزی
فی اٰخر رسالۃ المولد الشریف وقد بسط الکلام
فی ترغیب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
فلازال اہل الحرمین الشریفین والمصر والیمن

اور سیرۃ شامی میں ہے کہ علامہ صدر الدین ابن عمر
شافعی نے کہا کہ اس محفل کے انعقاد کا کچھ ڈر نہیں
کیونکہ نئی باتیں منع نہیں مگر جبکہ سنت کو اٹھادیں
اور جب مانع سنت نہوں تو مکروہ بھی نہیں اور نبی
کے مولد کی خوشی کے اظہار میں آدمی کو بقدر نیت
ثواب ملتا ہے۔ اور مولانا محدث ابن جوزی نے رسالہ
مولد شریف کے آخر میں افادہ فرمایا ہے کہ
اہل حرمین ومصر وشام اور عرب کے مشرقی اور
مغربی شہروں کے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

الشام وسائر بلاد العرب من المشرق و
المغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي صلى الله
عليه وسلم ويفرحون بقدوم هلال ربيع
الاول ويغتسلون ويلبسون بالثياب الفاخرة
ويتزينون بانواع الزينة ويتطيبون ويكتحلون
ويأتون بالسرور في هذه الايام ويبذلون على
الناس بما كان عندهم من المضروب والاجناس
ويهتمون اهتماما بليغا على السماع والقرأة
لمولد النبي صلى الله عليه وسلم وينالون
بذلك اجرا جزيلا وفوزا عظيما ومما جُرّب
عن ذلك انه وجد في ذلك العام كثرة الخير
والبركة مع السلامة والعافية وسعة في الرزق
وازدياد المال والاولاد والاحفاد ودوام
الامن في البلاد والامصار والسكون والقرار
في البيوت والدار ببركة مولد النبي صلعم
وقد حكي انه كان رجل ببغداد وكان يصنع
في كل سنة مولد النبي وفي جيرانه يهودية
منكرة متعصبة فقالت يهجنة لزوجها ما بال
جارنا المسلم يبذل مالا جزيلا وينفق اموالا
كثيرة ويتصدق على الفقراء والمساكين ويطعم
بانواع الطعام في مثل هذا الشهر فما حاله
فقال لها زوجها لعله يزعم ان له نبيا ولد في
هذا الشهر فصنع مولده ويكون بذلك

مجلس مولود میں جمع ہوتے۔ اور ماہ
ربیع الاوّل کا چاند دیکھکر بہت خوشیاں
مناتے ہیں غسل کرکے اچھے کپڑے پہنتے ہیں
طرح طرح کی زینتیں کرتے ہیں اور خوشبو
لگاتے ہیں اور نہایت خوشی سے فقراء پر
صدقہ کرتے ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے ذکر مولود شریف سننے کے لئے اہتمام
بلیغ کرتے ہیں اور اس سے اجر جزیل اور
فوز عظیم کو پہونچتے ہیں جیسا کہ مجرب ہے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر مولد کے
برکت سے اس سال میں کثرت خیر و برکت
وسلامت وعافیت مزاجی رزق زیادتی
مال واولاد اور شہروں میں امن وامان اور
گھروں میں سکون اور قرار پایا جاتا ہے اور
حکایت ہے
کہ ایک آدمی بغداد کا ہر سال مجلس
مولود نبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا کرتا
تھا اور اُسکے ہمسایہ میں ایک یہودیہ رہتی
تھی جو کہ آنحضرت کی منکر تھی اور نہایت متعصبہ
تھی اُسنے اپنے خاوند سے تعجب سے کہا کہ ہمارے مسلمان
ہمسایہ کو کیا ہوا جو اسقدر مال ومتاع خرچ کرتا ہے اور
اسقدر درہم ودینار فقراء ومساکین کو دیتا ہے اور اس ماہ میں طرح
طرح کے کھانے کھلاتا ہے اسکا کیا حال ہے اُسکے شوہر نے کہا کہ شاید
اسکا یہ خیال ہو کہ ہمارے نبی اس ماہ میں پیدا ہوئے
ہیں انکا مولود کرتا ہو اور اسکے نزدیک انکے نبی کی

عنده فرحة وسرور بنبيه صلى الله عليه وسلم
فانكرت اليهودية في ذلك واقبل عليها الليل فنامت
اليهودية فاذا برجل كثير الانوار وحوله جماعة
من اصحابه فرأت وتعجبت وسألت من اصحابه
من هذا الذي اراه اعز واكرم فيكم فقالوا
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
هل اذا اكلمه يكلمني هو قالوا نعم فقصدت اليه
وتقدمت وسلمت عليه وقالت يا رسول الله صلعم
فقال لبيك يا امة الله فبكت اليهودية وقالت
كيف تجيبني وكيف تقول لي لبيك وانا على
غير دينك فقال لها ما اجبت الا علمت
ان الله قد هداك ثم قالت يدك حتى ابايعك
فاني اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول
الله فانتبهت من النوم وانتبهت ذي فرحة
وسرور من هذه المنام التي رأت فيها سيد
الانام فعاهدت الله في رؤياها ان اصبحت فاتصدق
لرسول الله صلعم بجميع ما املك من مالي واصنع
مولد له فلما اصبحت ارادت ان تؤدي ما عاهدت فرأت
حينئذ زوجها كذلك فرحا مبشا وعازما على بذل
ماله فقالت لزوجها مالي اراك في همة صالحة الا
لمن هذا فقال لها زوجها هذا لاجل الذي
اسلمت على يديه البارحة فقالت رحمك الله
من اطلعك على هذا السر المكنون

خوشی کا باعث ہوگا۔ اُس یہودیہ نے اس
بات کا انکار کیا جب رات ہوئی وہ یہودیہ
حسب معمول سو رہی یکایک کیا دیکھتی ہے کہ ایک
شخص ہے جسکے چہرے سے انوار الٰہی نمایاں ہیں اور اُسکے گرد
اُسکے یاروں کی ایک جماعت ہے جب اُس یہودیہ نے دیکھا تو
حیران ہوگئی اور اُنکے اصحاب سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں جو
تم سب میں معزز و مکرم ہیں اصحاب نے کہا کہ یہ محمد صلعم ہیں یہودیہ نے کہا
کہ اگر میں کچھ کلام کرنا چاہوں تو آپ مجھسے ہمکلام ہونگے صحابہ نے
جواب دیا کیوں نہیں پس اُسنے قصد کیا اور آگے بڑھکر عرض کیا سلام علیک
یارسول اللہ آپنے فرمایا اے اللہ کی لونڈی میں حاضر ہوں یہ سنکر یہودیہ
رو کر عرض کیا کیونکر آپ مجھسے محبت سے پیش آئے اور کسطرح آپنے لبیک کہا حالانکہ
میں دوسرے دین پر ہوں آپنے فرمایا اے یہودیہ میں نے تجھے جواب میں لبیک نہیں کہا
مگر مجھکو معلوم ہوگیا کہ اللہ نے تجھکو ہدایت دی پھر یہودیہ نے بیعت کیواسطے ہاتھ
پھیلایا اور کلمہ شہادت پڑھکر بیدار ہوگئی اور اس خواب سے بہت مسرور تھی
جسمیں بشارت وہمکلامی سردار دوعالم سے مشرف ہوئی تھی اور اپنے
اُس خواب میں عہد کیا تھا کہ صبحکو میں رسول اللہ صلعم کے واسطے اپنا تمام
مال تصدق کرونگی اور مولود کرونگی پس جبکہ صبح ہوئی
اُسنے اپنے عہد کے پورا کرنیکا قصد کیا تو اُسوقت اپنے خاوند کو بہت
خوش و خرم پایا اور دیکھا کہ وہ بھی اپنا مال اسیطرح خرچ
کرنا چاہتا ہے تب یہودیہ نے اپنے خاوند سے کہا آج کیا ہے جو میں
تمکو ایسے نیک ارادے پر مستعد دیکھتی ہوں اور تم کسکے واسطے خرچ کرنا چاہتے ہو
اُسکے شوہر نے کہا یہ سب اُسکے واسطے ہے جسکے ہاتھ پر تو کل رات مسلمان ہوئی ہے
یہودیہ نے کہا کہ اللہ تجھپر رحم فرماوے تمکو اس پوشیدہ بھید کی کسنے مطلع کیا

فقال هو الذي اسلمت بعدك على يديه فقال
الحمد لله الذي جمعني واياك على دين الاسلام
وانقذني واياك من الشرك والضلالة و
جعلني واياك من امة محمد صلى الله عليه وسلم
والحمد لله رب العلمين انتهى وافاد مولانا
العلامة علي القاري عليه رحمة الله الباري
في رسالة المورد الروي في مولد النبي
قال شيخ مشايخنا الامام العلامة الحبر الفهامة
شمس الدين محمد السخاوي بلغه الله المقام العالي
وكنت ممن تشرف بادراك المولد في مكة المشرفة
عدة سنين وتعرف ما اشتمل عليه من البركة المشار
لبعضها بالتعيين تكررت زيارتي فيه لمحل المولد
المستفيض وتصورت فكرتي ما هنالك من الفخر الطول
العريض قال واصل عمل المولد الشريف لم ينقل
عن احد من السلف الصالح في القرون الثلثة
الفاضلة وانما حدث بعدها بالمقاصد الحسنة
والنية التي للاخلاص شاملة ثم لا زال اهل
الاسلام في سائر الاقطار والمدن العظام
يحتفلون في شهر مولده صلى الله عليه وسلم
بعمل الولائم البديعة والمطاعم المشتملة على
الامور البهيجة الرفيعة ويتصدقون في لياليه
بانواع الصدقات ويظهرون المسرات و
يزيدون في المبرات بل يعتنون بقراءة

کہا مجھے تو اُسنے مطلع کیا ہی جسکے ہاتھ پر میں تیرے بعد اسلام لایا
ہوں پھر کہا سب تعریف اسی ذات کے واسطے ہی جسنے تجھے اور مجھے دین
اسلام پر جمع کیا اور تجھکو اور مجھکو شرک و گمراہی سے بچایا اور ہم
دونوں کو امت محمدیہ میں داخل کیا۔ سب تعریف واسطے اللہ
کے ہی جو رب ہے جہانوں کا۔ مولانا علامہ علی قاری
رحمۃ اللہ الباری نے اپنے رسالہ مورد الروی فی
مولد النبوی میں افادہ فرمایا ہی کہ ہمارے شیخ مشائخ
علامہ شمس الدین محمد سخاوی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو
برسوں مکہ معظمہ میں مجلس مولود شریف کی حضوری
میں مشرف ہوئے ہیں اور اس عمل مولد کی برکت کو معلوم کیا ہی
جو اشارہ کیا گیا ہی واسطے بعض کے ساتھ تعیین کے اور مکرر
ہوئی زیارت میری بیچ اُسکے واسطے محل مولد مستفیض کے اور میری فکر
نے تصور کیا اُس چیز کو جو کہ ہی اس جگہ فخر طویل عریض سے کہا
امام سخاوی نے اصل عمل مولد کے سلف صالح سے قرون ثلثہ فاضلہ میں کسی سے
منقول نہیں ہی عمل مولود بعد قرون ثلثہ کے حادث ہوا ہی ساتھ
مقاصد حسنے کے اور ساتھ نیک نیتی جو کہ اخلاص کو شامل ہونیوالی ہے
پھر ہمیشہ تمام ملکوں اور بڑے بڑے شہروں کے مسلمان جس ماہ میں
آنحضرت صلعم پیدا ہوئے ہیں جمع ہوتے ہیں اور
دعوتیں کرتے ہیں اور عمدہ عمدہ کھانے کھلاتے ہیں اور
ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے کرتے ہیں اور اظہار خوشی
کرتے ہیں اور کثرت سے نیک کام کرتے ہیں
بلکہ آنحضرت صلعم کے مولود پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں

مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم
بحيث كان مما جرب كما قال الامام شمس الدين
ابن الجزري المقري المجرب من خواصه انه
امان تام في ذلك العام وبشرى تعجيل بنيل ما
يبتغى ويرام اه وافاد مولانا العلامة المحدث
الشيخ عبد الحق الدهلوى رحمة الله عليه في ما
ثبت من السنة في ايام السنة لا زال اهل
الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه
وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون في
لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور
ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده
الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل
عميم ومما جرب من خواصه انه امان في ذلك
العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام
فرحم الله امرأ اتخذ ليالى شهر مولده المبارك
اعيادا ليكون اشد علة على من في قلبه مرض
وعناد ولقد اطنب ابن الحاج في المدخل في
انكار على ما احدثه الناس من البدع والهواء
والغناء بالالات المحرمة عند عمل المولد الشريف
فالله تعالى يثيبه على قصده الجميل ويسلك
بنا سبيل السنة فانه حسبنا ونعم الوكيل
اه بحروفه وافاد مولانا العلامة المحدث
الشاه ولى الله الدهلوى رحمة الله عليه في

اوسکے سبب سے اونپر بڑی برکت ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ تجربہ کیا گیا
ہے - اور کہا امام شمس الدین ابن الجزری المقری
نے منجملہ عمل مولد کے خاصیتوں کے ایک خاصیت یہ ہے کہ اوس
سال میں بلاؤں سے امن و امان رہتا ہے اور مقصود کے جلد
حاصل ہونیکی بشارت ہوتی ہے - اور افادہ فرمایا ہے شیخ
عبد الحق محدث دہلوی نے کتاب ماثبت فی السنہ میں
کہ ہمیشہ مسلمان ربیع الاول میں جمع ہو کر کھانا
کھلاتے ہیں اور ان راتوں کو طرح طرح کے صدقات
کرتے ہیں اور خوشی ظاہر کرتے ہیں - اور
بہت نیکیاں کرتے ہیں اور آپکا مولود
شریف پڑھتے ہیں جسکے سبب سے اون پر برکت
عامہ ظاہر ہوتی ہے اور عمل مولود شریف
کی خاصیتوں سے ایک مجرب خاصیت ہے کہ اوس
تمام سال میں امن و امان رہتا ہے اور حصول
مقصود کے واسطے ایک بشارت ہے پس اللہ تعالیٰ رحم
کرے اوس شخص پر جسنے آپکی پیدائش کے راتوں کو عید بنایا
تاکہ بہت شاق گذرے ان لوگوں کو جنکے دلوں میں مرض عناد
ہے - اور ابن الحاج نے مدخل میں بہت انکار کیا اون چیزوں پر
کہ جو لوگوں نے مولود شریف کے وقت طرح طرح کے بدعات اور آلات
محرمہ کے ساتھ گانا وغیرہ ایجاد کیا ہے ثواب دیوے اللہ اسکو اس قصد
جمیل کا اور ہم سب کو راہ سنت پر چلاوے کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا
وکیل ہے - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں افادہ

في الانتباه في سلاسل اولياء الله اخبرني سيدي
الوالد قال كنت اصنع في ايام المولد طعاما صلة
بالنبي صلى الله عليه وسلم فلم يفتح لي في سنة
من السنين شئ اصنع به طعاما فلم اجد
الا حمصا مقليا فقسمت بين الناس فرأيته
صلى الله عليه وسلم وبين يديه هذا الحمص
انتهى وافاد ايضا مولانا الموصوف عليه
رحمة الله الرؤف في فيوض الحرمين وكنت
قبل ذلك بمكة المعظمة في مولد النبي صلى الله عليه
وسلم في يوم ولادته والناس يصلون على النبي صلى الله عليه
وسلم ويذكرون ارهاصاته التي ظهرت في
ولادته ومشاهده قبل بعثته فرأيت انوارا
سطعت دفعة واحدة لا اقول اني ادركتها
ببصر الجسد ولا اقول ادركتها ببصر الروح
والله اعلم كيف الامر بين هذا وذلك فتاملت
تلك الانوار فوجدتها من قبل الملائكة الموكلين
بامثال هذه المشاهد وبامثال هذه المجالس
ورأيت يخالط انوار الملائكة انوار الرحمة انتهى

فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار نے مجھے فرمایا
کہ میں ایام مولود میں کھانا پکا کر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا کرتا تھا اتفاقاً ایک دفعہ میرے
پاس کچھ نہ تھا جو کھانا وغیرہ پکواتا صرف چنے
دستیاب ہوئے میں نے چنے لوگوں کو تقسیم کر دیئے پس
میں نے دیکھا رسول اللہ کو خواب میں کہ وہ چنے آپکے روبرو
رکھے ہوئے ہیں۔ اور مولانا موصوف فیوض الحرمین میں
افادہ فرماتے ہیں کہ میں قبل اسکے مکہ معظمہ میں آپ کی
پیدائش کے دن مولد نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں
موجود تھا۔ اور لوگ درود شریف پڑھتے تھے اور آپکے
اُن معجزات کا ذکر ہوتا تھا جو آپکی پیدائش کیوقت ظاہر ہوئے
اور معجزہ جو آپکی بعثت سے پیشتر ظہور میں آئے تھے پس میں نے دفعۃ
انوار مشاہدہ کئے میں نہیں کہ سکتا کہ میں نے اُن انوار کو بصر جسد سے
ادراک کیا یا روحی بصارت سے معلوم کئے اللہ تعالی خوب جانتا ہے
معاملہ ان دونوں باتوں کا کیونکر تھا پس میں نے تامل غور کیا تو
ملائکہ کے انوار پائے جو اس قسم کی مجالس و محافل کے موکل ہیں
اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ انوار رحمت سے مختلط ہیں۔

مجموعہ و حضرت مولانا جناب شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ در جواب سائلے کہ استفسار از مجلس محرم و مرثیہ خوانی
نمودہ افادہ فرمودہ کہ در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد میشود مجلس ذکر مولود شریف و مجلس ذکر شہادت حسنین اول کہ در روز
عاشورہ یا یکدو روز پیش ازیں قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس و زیادہ ازاں فراہم می آیند و درود میخوانند بعد
ازاں کہ فقیر می آید و نشیند و ذکر فضائل حسنین کہ در حدیث شریف وارد شدہ در بیان می آید و آنچہ در احادیث خبر شہادت
این بزرگان و تفصیل بعض حالات و بدحالی قاتلان ایشان وارد شدہ نیز بیان کردہ میشود و درین ضمن بعض مراثی ہم
مردم جن و پری کہ حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شنیدہ اند نیز مذکور کردہ میشود و خوابہائے موحش کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ

دیده اند دلالت بر فرط اندوه بر روح مبارک حضرت جناب رسالتمآب میکنند مذکور میشود و بعد ازاں ختم قرآن
و پنج آیت خوانده بر ما حضر فاتحه نموده می آید و درین بین اگر شخصے خوش الحان سلام میخوانند یا مرثیه
شروع اکثر حضار مجلس و این فقیر را هم رقت و بکا لاحق میشود این نسبت قدرے که بعمل می آید پس اگر این چیزها
نزد فقیر بهمین وضع که مذکور شد جائز نمی بود اقدام بران اصلا میکرد باقیمانده مجلس مولود شریف پس حالش آنست
که بتاریخ دوازدهم شهر ربیع الاول همین که مردم موافق معمول سابق فراهم شدند و در خواندن درود مشغول
گشتند فقیر می آید اولا بعضے از احادیث فضائل آنحضرت صلعم مذکور میشود بعد ازاں ذکر ولادت باسعادت
و بعضے از حال رضاع و حلیه شریف و بعضے از آثار که درین آوان بظهور آمد معرض بیان می آید پس تبرکا ما حضر
از طعام یا شیرینی فاتحه خوانده تقسیم آن بحاضرین مجلس میشود و علاوه بر آن زیارت موئے مبارک آنحضرت صلعم
نیز معمول قدیم است انتهی. **وحضرت مولانا** جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب رحمة الله علیه در جواب استفتاء چهارده
مولانا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم نموده بودند افاده فرموده در جواب استفتا سیزدهم [13] که عبارتش بعینها این است
سیزدهم آنکه اعراب قرآن بدعت است یا نه اگر هست حسنه است یا سیئه و این جمع قرآن بحکم قرآن بود یا بکدام
حدیث رسول الله صلعم یا بحکم هر دو نبود پس بدعت است یا نه و همچنین هر حکمے که از نص قرآن شریف یا
ظاهر احادیث متن نبود بدعت است یا نه **جواب از سیزدهم** آنکه اعراب قرآن بدعت حسنه است که صحت
قرائت عجمیان بل عربیان حال بران موقوف است لیکن جمع قرآن ظاهر انه بحکم کدام آیه قرآنی ست و نه بحکم
حدیث نبوت پس بدعت باشد لیکن بدعت حسنه چراکه مقصود ازاں ضبط و حفظ قرآن ست از ضیاع و غلط
و در حسن بودن بعضے بدعات شبه نیست و اثبات آں از اکثر احادیث میتوان نمود مثل من سن سنة حسنة فله
اجرها و اجر من عملها و تقیید بدعت مردوده به بدعت ضلالت چنانکه در حدیث است من ابتدع بدعة ضلالة
لا یرضاه الله و رسوله الحدیث و حدیث من احدث فی امرنا هذا ما لیس فیه فهو رد چه ازاں مردود بودن
بدعتے ثابت میشود که تعلقے بدین نداشته باشد پس بدعتے که اصل آں از شرع ثابت باشد مثل اخذ تسبیح و
تراویح حسنه باشد پس حکمے که از نص صریح قرآن و حدیث ثابت نباشد بر دو قسم است یکے آنکه بدلیل شرعی
دیگر مثل اجماع و قیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشته باشد آں خود هرگز بدعت سیئه نیست بلکه چون بدلیل
شرعی و بحکم آیه کریمه الیوم اکملت لکم دینکم و قواعد استنباط و غیر آں در دین داخل است در سنت یا بدعت حسنه
که در معنے سنت است داخل باشد بلکه بعمل آوردن بعضے بدعات حسنه فرض کفایه ست چنانکه در کتب بسیار

مفرح است منجملہ آں فتح المبین شرح اربعین امام نووی است از شیخ ابن حجر ہیتمی که وے در شرح حدیث کل
گفته قال الشافعی رضی اللہ تعالی عنه ما احدث
و خالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة
الضلالة وما احدث من الخیر و لم یخالف شیئا
من ذلك فهو البدعة المحمودة والحاصل ان
البدعة الحسنة متفق علی ندبها وهی ما وافق شیئا
مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما
هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها مما مر
قال الامام ابو شامة شیخ المصنف رحمة اللہ
علیه ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل
کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی اللہ
علیه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزینة
والسرور فان ذلك مع ما فیه من الاحسان الی
الفقراء مشعر بمحبته صلی اللہ علیه وسلم وتعظیمه
وجلالته فی قلب فاعل ذلك وشکر اللہ تعالی
علی ما من به من ایجاد رسوله الذی ارسله
للعالمین رحمة صلی اللہ علیه وسلم انتهی بحروفه

فرمایا امام شافعی نے جو نئی چیز مخالف ہو کتاب و سنت
و اجماع امت کی یا کسی اثر کے وہ بدعت ضلالة
ہے اور جو نئی بات دین میں خیر کی قسم سے ہو اور
کتاب و سنت کے بھی مخالف نہو اور نہ خلاف اجماع ہو
وہ بدعت محمودہ ہے حاصل یہ ہے کہ بدعت حسنہ کے مندوب
ہونے پر اتفاق ہے اور بدعت حسنہ وہ ہے جو کتاب و سنت و اجماع کے
موافق ہو مخالف نہو اور اسکے کرنے سے کوئی محذور شرعی لازم نہ آوے
اور بعض بدعت فرض کفایہ ہے جیسے تصنیف کرنا علوم کا اور مثل اسکے
کہا امام ابو شامہ نے جو استاد ابن حجر کے ہیں کہ ہمارے زمانے کے
بدعات حسنہ میں سے عمدہ بدعت حسنہ یہ ہے کہ جو ہر سال ربیع الاول
میں آنحضرت صلعم کے پیدائش کے دن لوگ صدقات کرتے ہیں اور
اظہار نعمت اور خوشی کرتے ہیں باوجودیکہ اسمیں احسان کرنا ہے طرف
فقرا کے و علامت ہے کہ اس شخص کے دل میں حضرت صلعم کی محبت اور
تعظیم اور توقیر ہے اور خداوند تعالی کے احسان کا شکر کرنا
کہ اسنے رسول پاک کو ہمارے واسطے بھیجا کہ جو رحمت ہیں واسطے
تمام جہان کے صلی اللہ علیہ وسلم . تمام ہوئی عبارت حرفا حرفا

و حضرت مولانا شیخنا جناب مولانا مولوی محمد اسحاق در جواب سوال پانزدهم که در مائة المسائل مذکور
است افاده فرموده که قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح است یعنی عرسیکه دراں روز معین نموده مردماں جمع
شوند و لباس فاخره پوشند و در مقام قبر یا در دیگر جائے در رنگ سازند و چیزے از اختراعات خود و بدعات مثل رقص و
ضرب آلات لهو وغیره بعمل آرند چنانچه همیں عبارت بعینها تفصیل ایں عبارت دراں موجود است پس بعد ایں
عبارت که قیاس عرس بر مولد شریف غیر صحیح است ایں عبارت ترقیم میفرمایند زیرا که در مولود شریف ذکر
ولادت خیر البشر است و آں موجب فرحت و سرور است و در شرع اجتماع برائے فرحت و سرور که خالی از

بدعات و منکرات باشد آمده و برائے اجتماع حزن و سرور ثابت نشده و فی الواقع فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلعم
در دیگر امر نیست پس دیگر امر بریں قیاس صحیح نخواهد شد انتهی بحروفه **وافاد مولانا** العلامة شیخ شیوخنا مولانا جمال
الدین المعروف میرزا حسن علی المحدث الکهنوی رح که محفل مولد شریف برائے جناب رسالتمآب صلعم البته مستحسن است بلکه
مستحب و موجب ثواب دلائل جواز محفل مولود شریف در رسائل اثبات مولد از اکابر محدثین و علماء از سلف و خلف
انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی در شرح نسائی و شیخ ابن حجر در شرح اربعین امام نووی حکم باستحسان آں
فرموده اند و امام نووی هم بهمیں مطلب میل فرموده اند و قصه مقرر ساختن آنحضرت صلعم حسان را برائے دفعه هجو و
ذم مشرکین از آنحضرت صلعم در صحیحین مسطور است و بهمیں جهت فرمودند اللهم ايد الحسان بروح القدس كذا
اے اللہ قدرت دے حسان کو ساتھ روح القدس
فی الصحیحین و در حدیث آمده است که فرمود آنحضرت صلعم حضرت بلال رض را که ترک مکن روزه دو شنبه را زیرا که
ایسا ہی بخاری اور مسلم میں ہے
زائیده شده ام روز دو شنبه و ایں حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولد و نیز در حدیث وارد است عن ابن
مسعود رضی الله تعالی عنه ما راه المسلمون حسنا فهو ابن مسعود رض سے مروی ہے کہ جسکو کامل مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ
عند الله حسن اخرجه محمد فی الموطا واختیار عمل اللہ تعالی کے نزدیک بھی حسن ہے تخریج کیا اسکو امام محمد نے موطا میں
از مدت پانصد سال یا از آں زائد از علمائے محدثین و فقهائے عظام و مفتیان کرام و مشائخ اهل سنت و جماعت و
متبعان سنت و مسلمین ترویج یافته و سلاطین عادل بر تائید ایشان کمر بسته ترویج آں منظور داشتند و صرف اموال
بسیار بر آں نموده اند تا حال ایں عمل در دیار عرب از حرمین شریفین و یمن و عراق و هند از اکابر علماء و مشائخ
کبریٰ و اصحاب ورع و تقوی بملاحظه دلائل مسطوره در کتب و رسائل جاریست انتهی باختصار **وافاد مولانا**
المفتی محمد سعد الله رح فی جواب السوال ما قولهم رحمهم الله در میلاد خیر العباد صلی الله علیه و علی آله الامجاد که بدایتش از کدام زمانه
بوده است و ایجادش از کیست و حکمش چیست بینوا باسناد الکتاب توجروا یوم الحساب اقول فی الجواب
مستعینا بملهم الحق والصواب قال الحافظ ابو الخیر کما حافظ ابو الخیر سخاوی نے اپنے فتاوی میں عمل

السخاوی فی فتاواه عمل المولود الشریف لم ینقل	مولد شریف کا نہیں منقول سلف صالح سے
عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلثة	قرون ثلثہ فاضلہ میں کسی سے بلکہ بعد
الفاضلة انما حدث بعدهم انتهی واول کسیکه	میں پیدا ہوا. انتہا.

ابتدائش ساخته شیخ عمر بن ملا محمد موصلی است و اول کسیکه از ملوک باشتهارش پرداخته ملک مظفر الدین ابو سعید
کوکبری بن زین الدین بادشاه اربل است که در اوائل مائة سابعه محفلهائے عالیه برائش ترتیب کرده صلائے

نعام مداده واز فیض عامش عالمی را مالا مال انعام واکرام گردانیده کما فی سبل الهدی والرشاد فی سیرة
خیر العباد لمحمد بن یوسف الشامی و گویند که ملک مذکور هر سال در تقریب میلاد سه لک دینار صرف مینمود و علمائے
اعلام وصوفیہ کرام را که در محفل او حاضر مشیدند مورد صلات وانعامات میفرمود کذا فی المرآة الزمان لسبط
ابن الجوزی و شیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی معروف با بن دحیه اندلسی از مشاهیر علمائی آں زماں که رسالۀ التنویر
فی مولد البشیر النذیر تالیف کرده بجهه تش گزرانیده هزار دینار صله اش یافته قاضی ابن خلکان می آرد۔

الحافظ ابو الخطاب کان من اعیان العلماء و
مشاهیر الفضلاء قدم من المغرب فدخل الشام
والعراق واجتاز باربل سنة اربع وستمائة فوجد
ملکها مظفر الدین بن زین الدین یعتنی بمولد
النبی فعمل له کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر

حافظ ابو الخطاب اعیان علماء اور مشاهیر
فضلاء سے ہیں آئے مغرب کیطرف سے اور ملک شام اور
عراق میں داخل ہوے اور گذرے اربل پر ۶۰۴ھ میں اور وہاں
بادشاہ مظفر الدین بن زین الدین کو پایا کہ اہتمام کرتا ہو ساتھ
مولود نبی کے انکے واسطے کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر بنائی

با در انعقاد محفل آں علمای علام اختلاف کرده اند در رسالها در حسن و قبحش تالیف نموده و تحقیق آنست که اگر در یں
تقریب با حسن نیت و سرور ولادت بر بیان حالات و معجزات سرور کائنات علیه و علی آله الصلوة والتحیات
و خیرات و مبرات واطعام طعام و تقسیم شیرینی وانعام واکرام اکتفا نمائند و امرے از ممنوعات شرعیه دراں
منضم نسازند از بدعات حسنه وامور مستحبه است ولهذا علامه سیوطی در مصباح الزجاجه علی سنن ابن ماجه

میفرمایند دما بالغ فی انکاره وهو غیر مسلم
له عمل المولد الشریف النبوی والصواب انه
من البدع الحسنة المندوبة اذا خلا عن
المنکرات شرعا۔ و علامه موصوف در فتاوائے
خود میگویند عندی ان اصل المولد الذی هو
اجتماع الناس وقرأة ماتیسر من القرآن و
روایة الاخبار الواردة فی مبدأ امر النبی صلعم
وما وقع فی مولده من الآیات ثم یمد لهم سماط
یاکلونه و ینصرفون عن غیر زیادة علی ذلک

اور اس قبیلہ سے ہو کہ مبالغہ کیا اُسکے انکار میں اور وہ تسلیم کے
لائق نہیں اور ثواب یہ ہو کہ وہ بدعت مستحسنہ سے ہو جبکہ
منکرات شرعیہ سے خالی ہو۔
میرے نزدیک اصل مولود کی کہ وہ جمع ہونا آدمیوں کا
ہو اور پڑھنا قرآن شریف کا جہاں سے آسان
ہو اور بیان کرنا روایات کا کہ جو وارد ہیں
آپکی ابتداء امر میں اور جو جو واقعات آپکی
پیدائش کے ظاہر ہوے پھر فراخی کیجائے طعام
میں اور پھریں وہاں سے ساتھ غیر زیادتی کے

من البدع الحسنة التی یثاب علیها صاحبها
لما فیه من تعظیم مقدار النبی صلی الله علیه وسلم
واظهار الفرح والاستبشار بمولده الشریف و
امام حافظ الحدیث ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعیل
المعروف به ابی شامه در کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث
بعد ذکر بدعت حسنه می آرد ومن احسن ما ابتدع فی زماننا
هذا القبیل ما کان یفعل بمدینة اربل کل عام
فی الیوم الموافق لیوم مولد النبی صلی الله علیه وسلم
من الصدقات والمعروف واظهار الزینة والسرور
فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء یشعر
بمحبته صلی الله علیه وسلم وتعظیمه وجلالته فی قلب
فاعله وشکر الله تعالی علی ما من به من ایجاد رسوله
الذی ارسله رحمة للعالمین صلی الله علیه وسلم
وعلامه صدر الدین موهوب بن عمر جذری
شافعی فرموده است هذه بدعة لا باس بها ولا
تکره البدع الا اذا راغمت السنة واما اذا لم تراغمها
فلا تکره ویثاب الانسان بحسب قصده فی اظهار
السرور والفرح بمولد النبی صلی الله علیه وسلم و
شیخ الاسلام حافظ الحدیث ابو الفضل احمد بن
علی بن حجر میگویند عمل المولد بدعة لم ینقل عن احد
من السلف الصالح من القرون الثلثة لکنها مع
ذلک قد اشتملت علی محاسن وضدها فمن تحری
فی عمل المحاسن وتجنب ضدها کان بدعة حسنة

سو یہ عمل بدعت حسنہ سے ہی جسپر ثواب دیا جاتا ہی صاحب
اسکا کیونکہ اسمیں تعظیم ہی مرتبہ نبی صلعم کی اور ظاہر
کرنا ہی خوشی اور سرور کا ساتھ مولد شریف کے
اور بہت اچھی بدعتوں سے ہی وہ جو ہمارے زمانہ میں ہی۔ اور
اسی قبیل سے ہی وہ جو کیا جاتا تھا شہر اربل میں
ہر سال دن پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
صدقات سے اور نیک کاموں سے اور اظہار
کرنا زینت اور سرور کا کیونکہ اسمیں احسان
کرنا ہی طرف فقراء کے اور آپ کی محبت اور
تعظیم بھی ہے اور جلالت شان صلی اللہ علیہ
وسلم کے مولود کرنیوالے کے قلب میں معلوم
ہوتی ہی اور شکر کرنا خداوند تعالی کا کہ جسنے ہمپر اتنا بڑا احسان
کیا ہمارے واسطے رسول اللہ کو رحمۃ للعالمین کر کے بھیجا
اور علامہ صدر الدین موہوب بن عمر جذری شافعی
نے فرمایا ہی یہ بدعت کیا مضائقہ ہی اسمیں اور
ہم نہیں جانتے بدعت کو مگر جبکہ مخالف ہو سنت کے اور جبکہ
سنت سے مخالف نہیں تو مکروہ بھی نہیں اور ثواب دیا جاویگا
انسان موافق اپنی نیت کے بیچ اظہار کرنے سرور اور خوشی
کے ساتھ مولد نبی صلعم کے۔ عمل مولد کا بدعت ہی نہیں
منقول کسی سلف صالح سے قرون ثلثہ سے لیکن ہے
اسکے شامل ہی محاسن پر اور قبائح پر جسنے محاسن
کا قصد کیا اور بچا قبائح سے تو ہوئی
بدعت حسنہ

حسنة ومن لا فلا انتهى كذا في سبل الهدى

اور جنے ایسا نہ کیا تو ہوئی بدعت مذمومہ۔

کسانیکہ بانکار واقتباحش رفتہ اند از انجملہ است علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی کہ آنرا از بدعات مذمومہ قرار دادہ
ودر رسالہ خود مسمی بمورد فی الکلام مع عمل المولد نوشتہ۔

لا اعلم لهذا المولد اصلا في كتاب ولا سنة
ولا ينقل عمله عن احد من علماء الائمة الذين
هم القدوة في الدين المتمسكون بآثار
المتقدمين بل هو بدعة احدثها البطالون
وشهوة نفس اعتنى بها الاكالون بدليل انا
اذا ادرنا عليها الاحكام الخمسة قلنا اما ان
يكون واجبا او مباحا او مكروها او محرما و
ليس لواجب اجماعا ولا مندوبا لان حقيقة
المندوب ما طلبه الشرع من غير ذم على تركه
وهذا لم يوذن فيه الشرع ولا فعله الصحابة
ولا التابعون المتدينون فيما علمت وهذا
جوابي عنه بين يدي الله عز وجل اذ عنه
سئلت ولا جائز ان يكون مباحا لان الابتداع
في الدين ليس مباحا باجماع المسلمين فلم يبق
الا ان يكون مكروها او حراما وحينئذ يكون
الكلام فيه في فصلين والتفرقة بين حالين
احدهما ان يعمله رجل من عين ماله لاهله و
اصحابه وعياله لا يجاوزون ذلك الاجتماع
على اكل الطعام ولا يقترفون شيئا من الآثام
وهذا الذي وصفناه بانه بدعة مكروهة

نہیں جانتا میں واسطے اس مولد کے کچھ اصل کتاب سے
نہ سنت سے اور نہیں منقول ہے عمل اسکا کسی علما ائمہ دین سے
جو پیشوا اور متمسک بآثار المتقدمین ہیں بلکہ وہ
بدعت ہے کہ جسکو ایجاد کیا باطل لوگوں نے اور
شہوت نفس کے کہ جسکا اہتمام کیا ہے کھانیوالوں نے اسکی دلیل
یہ ہے کہ جسوقت ہم وزن کرینگے اسپر احکام خمسہ کو اوپر انکے
یا تو واجب ہے یا مباح یا مکروہ یا حرام. اور ظاہر ہے کہ
واجب تو نہیں بالاجماع اور مستحب اسواسطے کہ حقیقت
مستحب کی یہ ہے کہ شارع کیجانب سے طلب ہے اور اگر ترک کرے
تو مذمت بھی نہو اور یہ عمل شارع کیجانب سے بھی اذن نہیں دیا گیا اور
صحابہ کرام یا کسی تابعی نے کیا جسکو میں جانتا ہوں اور یہی
میرا جواب ہے اللہ کے سامنے جسوقت میں پوچھا جاؤں اس سے
اسکا مباح ہونا بھی درست نہیں اسواسطے کہ ابتدا فی الدین
نہیں ہے مباح ساتھ اجماع مسلمین کے پس باقی رہا مگر
کہ یا تو حرام ہو یا مکروہ اور اسوقت اسمیں دونوں
صورتوں میں کلام ہوگا اور تفرقہ دو حالتوں میں ایک تو یہ کہ
بغیر عداوت اور جھگڑے کے مال صرف کرے اپنے اہل و عیال
اور دوستوں کیلئے اور سوائے کھانا کھلانے کے کسی
کام گناہ کے ساتھ مرتکب نہوں اسکو تو ہم بدعت شنیعہ
مکروہ کہیں گے۔

وشناعة اذ لم يفعله احد من متقدمی اهل الطاعة الذين هم فقهاء الاسلام وعلماء الانام سراج الازمنة وزين الامكنة والثانی ان يدخله الجناية وتقوى به العناية حتى يعطی احدهم الشئ ونفسه تتبعه وقلبه يولمه وجع لما يجد من الم الحيف وقد قال العلماء اخذ المال بالحياء كالاخذ بالسيف لاسيما ان انضاف الى ذلك شئ من الغناية من الطبول والملاهی بآلات الباطل من الدفوف والشبابات واجتماع الرجال مع الشبان المرء والنساء الغانيات مع ان الشهر الذی ولد فيه صلى الله عليه وسلم وهو ربيع الاول هو بعينه الشهر الذی توفى فيه فليس الفرح فيه باولى من الحزن فيه هذا ما علينا ان نقول ومن الله نرجو حسن القبول

اسواسطے کہ کسی شخص نے متقدمین سے اسکو نہیں کیا کہ جو اہل طاعت اور فقہاء اسلام اور علماء انام اور چراغ زمانہ اور زینت مکانوں کے تھے اور دوسرے یہ کہ مال کے چھٹی سر پر رکھے شرما شرمی دینا پڑتا ہے نفس چاہتا نہیں دلمیں درد ہوتا ہے کہتے ہیں علماء کہ مال کا لینا حیا سے ایسا ہے جیسے تلوار سے مال لیا اور پھر اور قسم کے واہیات جمع ہوں مثل طبلہ اور دف اور آلات لہو کے اور جمع ہونا مردوں کا ساتھ جوان عورتوں گانیوالیوں کے تو کیا ٹھکانا ہے اور باوجودیکہ جس ماہ میں آپ پیدا ہوے ہیں اسی میں آپ کی وفات ہوئی۔ تو رنج کرنیسے خوشی کرنا کچھ اولیٰ نہیں ہے یہ ہمکو ضرور تھا کہنا اللہ تعالیٰ سے امید قبول ہے۔

انتهى مختصرا ز علماء المحققين وحفاظ متقنين بجواب فاکهانی حرف بحرف پرداخته اند از انجمله علامه سیوطی آورده انچه

فاکهانی میگوید لا اعلم لهذا المولد اصلا فی کتاب — میں نہیں جانتا کہ مولد کی اصل کتاب وسنت سے کونسی ہے۔

ولا سنة از عدم علمش نفی وجود نفس الامری لازم نمی آید وکیف لا که شیخ ابو الفضل ابن حجر باتخریج اصلش از سنت گفته

وقد ظهر لی تخریجها علی اصل ثابت وهو ما ثبت فی الصحيحين من ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسئلهم فقالوا هذا يوم اغرق الله فرعون فيه ونجا موسى فنحن نصومه شكر الله تعالى فقال انا احق بموسى منكم فصامه وامر

اور مجھکو اسکی ایک اصل ثابت معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ صحیحین میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے یہود کو دیکھا کہ دسویں تاریخ محرم کو روزہ رکھتے ہیں حضرت نے انسے اسکا سبب پوچھا یہود نے کہا آجکے روز فرعون کو خدا نے ڈبویا اور حضرت موسی کو نجات دی ہم اسکے شکر میں روزہ رکھتے ہیں حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ہمیں زیادہ حق ہے حضرت موسی کی نجات پانے سے خوشی کرنیکا تم سے ہوں پس آپنے روزہ رکھا اور روزہ کا حکم دیا

بصیامہ واز یں حدیث جواز تعیین روز سرور و اظہار خورسندی و بشاشت ہر سال در آں روز پیدا است و علامہ
سیوطی با ستخراج اصلی دیگر از سنت پرداختہ چنانچہ میفرماید

وقد ظهر لي تخريجه على اصل آخر وهو ما رواه البيهقي عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع ان جده عبد المطلب عق عنه في سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على ان هذا فعله صلى الله عليه وسلم اظهارا للشكر على ايجاد الله تعالى اياه رحمة للعالمين فيستحب لنا ايضا اظهار الشكر بمولده بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلك

اور مجھکو اسکی ایک دوسری اصل بھی معلوم ہوئی وہ یہ کہ بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے بعد نبی ہونیکے اپنا عقیقہ کیا حالانکہ آپ کے دادا عبد المطلب نے آپکی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کیا تھا اور عقیقہ دوسری مرتبہ نہیں کیا جاتا اسمیں احتمال ہے کہ آپنے یہ فعل اظہار شکر کے لئے کیا ہو کہ آپکو رحمۃ للعالمین بنایا۔ ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم بھی آپکے پیدا ہونے کا شکریہ اجتماع اور اطعام طعام سے کریں۔

انتہی و راقم الحروف بر دو اصل دیگر ظفر یافتہ اول آنکہ در صحیح مسلم از قتادہ مرویست سئل رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل علي

آنحضرت صلعم پیر کے روز روزہ رکھنے کی بابت سوال کئے گئے آپنے فرمایا کہ میں پیدا ہوا اسی روز اور مجھپر وحی اتری اسی روز

چوں معلوم شد کہ آنحضرت صلعم بجائے شکر ولادت خود روزہ داشتہ اند امتثالش اگر آں روز محفل سرور خالی
از مفاسد و شرور ترتیب دہند خالی از استحباب نخواہد شد۔ دوم آنکہ در صحیح بخاری از عمرؓ مروی است

ان رجلا من اليهود قال يا امير المؤمنين آية في كتابكم تقرؤنها لو علينا معشر اليهود نزلت لاتخذنا ذلك اليوم عيدا قال اي آية قال اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا فقال عمر قد عرفنا ذلك اليوم والمكان الذي نزلت فيه على النبي صلى الله عليه وسلم وهو قائم بعرفة يوم الجمعة

ایک یہودی نے کہا کہ اے امیر المومنین ایک آیت تمہارے کتاب میں ہے کہ تم اسکو پڑھتے ہو اگر ہمپر نازل ہوتی تو ہم اس روز کو عید بناتے تو کہا کہ وہ کونسی آیت ہے کہا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہمنے اس دن اور مکان کو پہچان لیا یہ اسوقت نازل ہوئی کہ نبی صلعم جمعہ کے روز عرفات میں کھڑے تھے۔

و در خیر البخاری شرح صحیح بخاری در معنی آں مذکور است یعنی قد اتخذنا ذلک الیوم عید و ھکذا قال

النووی داریں قول نیز روز سرور را برائے دوام عید قرار دادن ستفاد میشود پس اگر روز میلاد خیر العباد
راہم منجملۂ اعیاد مقرر سازند و در آن روز مسرت و انبساط نمائند روا باشد بل اولیٰ بود اما بشرطیکہ ضمیمۂ منکرات

شرعیہ دراں نباشد وانچہ فاکہانی آوردہ لاجائز
ان یکون مباحا لان الابتداع لیس مباحا باجماع
المسلمین علامہ سیوطی در جوابش میفرماید قولہ
للن کور کلام غیر مستقیم لان البدعۃ لم تنحصر
فی الحرام والمکروہ بل قد یکون ایضا مباحۃ و
مندوبۃ وواجبۃ قال النووی فی تھذیب الاسماء
واللغات البدعۃ فی الشرع ھی مالم یکن فی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی منقسمۃ
الی حسنۃ وقبیحۃ وقال الشیخ عز الدین بن
عبد السلام فی القواعد البدعۃ منقسمۃ الی واجبۃ
ومحرمۃ ومندوبۃ ومکروھۃ ومباحۃ الی
ان قال والبدع المندوبۃ امثلۃ منہا احداث
الربط والمدارس وکل احسان لم یعہد فی
العصر الاول ومنہا التراویح والکلام فی دقائق
التصوف وفی الجدل ومنہا جمع المحافل
الاستدلال فی المسائل ان قصد بذلک
وجہ اللہ تعالیٰ وروی البیہقی باسنادہ فی
مناقب الشافعی فان المحدثات من الامور
ضربان احدھما ما احدث مما یخالف کتابا
اوسنۃ او اثرا او اجماعا فھذہ البدعۃ الضلالۃ
والثانیۃ ما احدث من الخیر لاخلاف فیہ

اور نہیں جائز ہی کہ یہ مجلس مولود مباح ہو کیونکہ کوئی
بدعت باتفاق امت مباح نہیں۔
یہ کلام غیر مستقیم ہے کیونکہ بدعت حرام اور مکروہ ہی
نہیں ہوتی بلکہ کبھی مباح اور مندوب اور واجب
بھی ہوتی ہی امام نووی نے تہذیب الاسماء
میں کہا ہی کہ بدعت شرع میں اُسکو کہتے ہیں جو
حضرت کے زمانہ میں نہوئی ہو اور یا حسنہ ہو گی
یا قبیحہ شیخ عز الدین بن عبد السلام کتاب قواعد
میں فرماتے ہیں کہ بدعت پانچ قسم کی ہی۔ واجبہ
محرمہ مندوبہ مکروہہ مباحہ۔ یہاں تک کہ شیخ
موصوف نے کہا کہ بدعت مندوبہ کی بہت مثالیں
ہیں جیسے کہ بنانا سراؤں اور مدارس کا اور
کل نیک کام جو نبی صلعم کے زمانہ میں نتھی اُنمیں سے
تراویح اور دقائق تصوف میں کلام کرنا اور انمیں سے
جمع ہونا واسطے استدلال مسائل کے اگر اسمیں واسطے
خدا کا ہو بیہقی نے امام شافعی سے روایت
کی ہی کہ امام شافعی نے فرمایا کہ محدثات کی دو
قسمیں ہیں ایک وہ جو کتاب و سنت اور
اثر و اجماع کے مخالف ہو یہ بدعت
ضلالت ہی اور دوسری وہ بات
کہ بہتر ہو اُسکے اچھا ہونے میں کسیکو کلام نہیں

واحدة من هذا وهذه محدثة غير مذمومة
وقد قال عمر رضی الله عنه فی قیام رمضان نعمت
البدعة هذه يعنى انها محدثة لم تكن فعرف
بذلك منع قول الشیخ تاج الدین لان هذا
القسم مما احدث ولیس فیه مخالفة الکتاب ولا
سنة ولا اثر ولا اجماع فهی غیر مذمومة کما
فی عبارة الشافعی وهو من الاحسان الذی
لم یعهد فی العصر الاول فان اطعام الطعام
الخالی عن اقتراف الاثام احسان فهو من
البدعة المندوبة انتهی وازین تقریر فهمیده

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیام
رمضان کو نعمت البدعة فرمایا اس لئے کہ یہ
ایسی بات ہو کہ نبی صلعم کے زمانہ میں نتھی اس سے
شیخ تاج الدین کا قول رد ہوگیا کیونکہ یہ مجلس لد
اس قسم کا احداث ہو کہ اسمیں کتاب سنت اثر اجماع
کی مخالفت نہیں اور یہ نہایت عمدہ بات ہو جیسے
کہ عبارت شافعی رح اسپر دلالت کرتی ہو اور یہ مجلس
مولود ان نیک باتوں سے ہو کہ جو عصر اول میں نتھیں
کیونکہ کھانا کھلانا جو خالی از آثام ہو یقینا بدعت
حسنہ ہو۔

شود قول کسانیکه استدلال کرده اند بر ستقباحش بقول علیه السلام کل بدعة ضلالة چه مراد ازان هر بدعتیست که
مخالف کتاب سنت واثر واجماع باشد واصلش در اصول مذکوره وقرون ثلثه یافته نشود وبخلاف میلاد که
اصولش مسطور گردیده وانچه فاکهانی آورده که ان فی خلیه الجنایات الخ علامه سیوطی در جوابش می آورد وهو

کلام صحیح فی نفسه غیر ان التحریم فیه انما جاء
من قبل هذه الاشیاء المحرمة التی ضمت الیه
لا من حیث للاجتماع لاظهار شعائر المولد بل
لو وقع مثل هذه الامور فی الاجتماع لصلاة
الجمعة مثلا لکانت قبیحة شنیعة ولا یلزم من
ذلک ذم اصل الاجتماع لصلاة الجمعة وقد
رأینا بعض هذه الامور تقع فی لیالی رمضان

یہ کلام فی نفسہ صحیح ہو۔ لیکن تحریم اشیاء محرمہ کے ضم سے
پیدا ہوئی ہو نہ اجتماع مردم کے سبب اور اگر
ایسی واہیات باتیں نماز جمعہ کے اجتماع میں پیدا
ہوں تو نماز جمعہ کیلئے اکٹھے ہونا برا نہو گا اور ہمنے
بعض اسی قسم کی باتیں لیالی رمضان
میں دیکھی
ہیں

عند اجتماع الناس للتراویح اما انچه فاکهانی گفته است ان الشهر الذی الخ علامه سیوطی گوید جوابه

ان ولادة النبی صلی الله علیه وسلم اعظم النعم
علینا ووفاته اعظم المصائب لنا والشریعة

اسکا جواب یہ ہو کہ نبی صلعم کی ولادت ہمپر ایک بھاری
نعمت ہے اور آپکی وفات ہمپر سب سے بڑی مصیبت ہے اور شریعت

حسنت اظهار شكر المنعم والصبر والسكون و الكتم عند المصائب وقد امر الشرع بالعقيقة عند الولادة وهي اظهار شكر وفرح بالمولود ولم يأمر عند الموت بذبح ولا بغيره بل نهي عن النياحة واظهار الجزع وقال ابن رجب في كتاب اللطائف في ذم الشيعة حيث اتخذوا يوم عاشوراء لاجل قتل الحسين رضي الله عنه لم يأمر الله ولا رسوله باتخاذ ايام مصائب الانبياء وموتهم ماتما فكيف ما دونهم انتهى بالجملہ در استحباب سرور

میں شکر منعم کا اظہار اور مصیبت کے وقت صبر و سکون و کتمان مستحسن ہو اور نیز عند الولادة عقیقہ کا حکم ہے اور عقیقہ بچہ پیدا ہونے کی خوشی کا نام ہو اور موت کیوقت ذبح اور کسی چیز کا امر نہیں بلکہ رونے اور اظہار جزع سے ممانعت ہو۔ اور ابن رجب حنبلی نے کتاب اللطائف میں فرقہ شیعہ کے مذمت میں کہا ہو کہ انہوں نے امام حسین کی شہادت کے سبب یوم عاشورا کو یوم مصیبت ٹھہرا لیا۔ حالانکہ خدا و رسول نے انبیا کے یوم وفات کو یوم مصیبت بنانے کا حکم نہیں دیا پس انسے کم رتبہ لوگوں کے لئے کیوں کر جائز ہوگا۔

ولادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خالصًا و مخلصًا شکے وارتیابے نیست در سیرۂ شامیہ از ابو عبد اللہ بن ابی محمد نعمان منقول است کہ میگفت شنیدم شیخ ابو موسی زرہونی را کہ میفرمود پیغمبر خدا را بخواب دیدم داز حال مولد پرسیدم فرمود من فرح بنا فرحنا بہ واللہ اعلم غفر محمد سعد اللہ انتہی مجروفہ و دریں باب سوال ہم از حضرت مفتی احناف بمکۃ المکرمہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا جناب حضرت مولانا شیخ جمال علیہ رحمۃ اللہ ذی الجلال نمودہ شدہ بود و حضرت ایشاں در جوابش ترقیم فرمودند کہ عمل مولد شریف از بدعت حسنہ است چنانچہ سوال بعینہا درینجا نوشتہ میشود سئل ما قول

سيدنا العالم العلامة الشيخ جمال الحنفي المفتي بمكة المكرمة في عمل المولد في ربيع الاول كل سنة استبشارا بمولده صلى الله عليه وسلم هل هو حسن كما قاله كثيرون ومنهم الجلال السيوطي وغيره ام هو بدعة منكرة بينوا لنا الجواب فاجاب العلامة الشيخ جمال رحمة الله عليه بقوله عمل المولد الشريف من البدع الحسنة وقال العلامة ابو شامة شيخ الشيخ للنووي من احسن ما ابتدع في زماننا

ہمارے سید عالم علامہ شیخ جمال حنفی مفتی مکہ معظمہ عمل مولد کے بارہ میں کہ جو ہر سال نبی صلعم کے پیدا ہونے کی خوشی میں کیا جاتا ہو کیا فرماتے ہیں۔ ایا یہ اچھا ہو جیسے کہ اکثر کا مذہب ہو یا بدعت منکر ہے۔

علامہ شیخ جمال نے جواب دیا کہ عمل مولد شریف بدعت حسنہ ہو۔ علامہ ابو شامہ شیخ الشیخ نووی نے کہا ہو یہ نہایت عمدہ بات ہو کہ جو ہمارے زمانہ میں ایجاد ہوئی کہ ہر سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

عمل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلعم

الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ و

رور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان

راء مشعر بمحبتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

عل ذلک وشکر اللہ تعالی علی ما من بہ

ایجاد رسولہ الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین الخ

السخاوی لا یزال اہل الاسلام من سائر

قطار والمدن الکبار یفعلون المولد و یتصدقون

لیالیہ بانواع الصدقات و یعتنون بقرأۃ

لد الکریم و یظہر علیہم من برکاتہ کل فضل

قال ابن الجزری من خواصہ انہ امان فی

ک العام و بشری عاجلۃ بنیل البغیۃ و

ام و اول من احدثہ من الملوک صاحب

بل و صنف لہ ابن دحیۃ کتابا فی المولد

ہ التنویر بمولد البشیر النذیر فاجازہ بالف

نار وقد استخرج لہ الحافظ ابن حجر اصلا

ن السنۃ وکذ الحافظ السیوطی ورد علی

الکہانی فی قولہ ان عمل المولد بدعۃ مذمومۃ

پیدائش کے روز صدقے اور زینت و سرور کا

اظہار کرتے ہیں اور اسمیں علاوہ احسان

فقراء کے یہ بھی ہے کہ قلب فاعل میں نبی

نبی صلعم کی محبت پیدا ہونیکی دلیل ہے۔ اور

رسول رحمت عالمین کے پیدا ہونے پر خدا کے

شکریہ کیطرف پہونچاتی ہے۔ الخ سخاوی

فرماتے ہیں کہ سب قریوں اور شہروں کے مسلمان

ہمیشہ محفل مولود کرتے اور راتوں کو صدقہ دیتے ہیں

اور آپکے حالات پیدائش کے قرأت کا اہتمام

کرتے ہیں اور اسکی برکت سے اُنپر فضل عمیم

نازل ہوتا ہے ابن جزری نے کہا ہے کہ محفل مولود

سال بھر تک امن اور حصول مراد کا باعث ہے جنہے

بادشاہوں میں سے اول اُسکو ایجاد کیا وہ صاحب

اربل ہے اور ابن دحیہ نے اُنکے لئے ایک کتاب

تصنیف کی تھی جسکا نام التنویر فی مولد البشیر النذیر ہے

صاحب اربل نے اُنکو ہزار دینار انعام دیئے تھے اور ابن حجر نے اسکی

سنت سے اصل نکالی ہے ایسے ہی حافظ سیوطی نے رد کیا ہے

فاکہانی کے اس قول پر کہ (بیشک مولود کا عمل بدعت مذمومہ ہے)

و ہمچنیں سوال درین باب از مفتی احناف بمکۃ المکرمۃ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا جناب مولانا عبد الرحمن سراج نمودہ شدہ

و حضرت ایشان ایں عمل را از بدعات حسنہ رقم فرمودہ اند چنانچہ سوال و جواب بعینہا نوشتہ میشود

ما قولکم اعلماء الملۃ السمحۃ البیضاء و مصابیح

الغراء فی قرأۃ المولد النبوی علی صاحبہا

الصلوۃ والسلام ہل بدعۃ سیئۃ ام مستحب او غیر ذلک

کیا کہتے ہیں علمائے ملت و بیضائی قرأت مولود

نبی صلعم میں کہ آیا یہ بدعت سیئہ ہے یا امر

مستحب اور یا جو کچھ ہے۔

الحمد لله وحده حمد الكون استمد التوفيق و
العون عمل المولد جائز وهو من البدع الحسنة
استحسنه جمهور السلف والخلف من العلماء الكبار
الاعلام قال العلامة الشهاب الخفاجي محشي
البيضاوي في رسالته في عمل المولد قال العلامة
ابن الحاج في المدخل المولد مما احدثه الناس
وقد احتوى على بدع ومحرمات كالرقص بالدف
والآلات الطرب مما لا يليق بسائر الزمان فكيف
بهذا الزمان الذي من الله علينا فيه بسيد
الاولين والآخرين الى ان قال وقد ارتكب
بعضهم فيه ما لا ينبغي من اللهو فان خلا عن
ذلك واقتصر فيه على الطعام والمسرة فهو
بدعة حسنة اه ثم نقل الشهاب انه سئل الحافظ
ابن حجر عنه فاجاب بما صورته اصل عمل المولد
بدعة لم ينقل عن احد من السلف في القرون
الثلثة ومع ذلك قد اشتمل على محاسن وضدها
فاذا جرى على المحاسن وجنب ضدها كان

جواب عمل مولود جائز ہی اور بدعت حسنہ ہی جمہور
سلف وخلف نے اور علماء کبار واعلام نے
مستحسن جانا ہی - علامہ شہاب الدین خفاجی
محشی بیضاوی نے اپنے رسالہ عمل مولود میں کہا ہے
کہ علامہ ابن حاج نے فرمایا کہ مولود جسکو کہ آدمیوں
نے نکالا ہی یہ شامل ہی بدعت اور محرمات کو جیسے
کہ رقص اور آلات طرب جو کسی وقت میں کرنے کے
لائق نہیں پھر اسوقت میں کیونکر لائق ہونگے کہ
اللہ نے اُسوقت میں سید اولین والآخرین کی
پیدائش سے ہمپر احسان کیا یہانتک کہ کہا ابن حاج
نے کہ بعضے مرتکب ہوگئے لہو کے بیہودہ باتوں کے اگر
خالی ہو اُنسے اور اقتصار کیا جائے کہانا کہلانے اور مسرت پر تو
بدعت حسنہ ہی پھر نقل کیا شہاب خفاجی نے کہ حافظ ابن حجر عمل
مولد سے پوچھے گئے جواب دیا کہ بدعت ہی سلف سے منقول
نہیں اور یہ شامل ہی اچھی بری باتونکو
جب شامل ہوا اچھی باتوں کو اور خالی ہوے
برائی سے بدعت حسنہ ہی -

بدعة حسنة والله سبحانه وتعالى اعلم رقمه خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله
سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما حامدا مصليا ومسلما عبد الرحمن سراج
وبعد از حضرت مفتی صاحب موصوف جناب حضرت مولانا مولوی رحمۃ اللہ صاحب مفتی المالکیہ والشافعیہ والحنابلہ
نیز برین فتوی باین طور ترقیم فرموده اند نقلش بعینہ نوشته میشود محمد رحمت اللہ
الحمد لله وحده وصلى الله على من لا نبي بعده رب زدني علما - اما بعد فقد اطلعت على
هذا السؤال وما حرره مفتي الاحناف بمكة المشرفة في المحال هو عين الصواب الموافق للحق

بلا شك ولا ارتياب والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم - خادم الشريعة ببلدة الله المحمية ابو بكر بن حجي بسيوني مفتي المالكية كان الله في عونه حامدا مصليا ومسلما **ابو بكر بسيوني**

الحمد لله وحده وصلى الله عليه وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين نهجهم بعده اللهم هداية للصواب في كتابه قصة المولد للشهاب ابن حجر ما ملخص بعضه ان عمل المولد

بدعة لكنها حسنة لما اشتملت عليه من الاحسان الكثير للفقراء ومن قراءة القرآن واكثار الذكر والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم واظهار السرور والفرح به صلعم والمحبة له واغاضة اهل الزيغ والعناد من الزنادقة والملحدين والكفرة والمشركين واستدل شيخ الاسلام الحافظ ابن حجر لكونها بدعة حسنة بخبر الصحيحين انه صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة وجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هذا يوم اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى فنحن نصومه شكرا لله تعالى فقال صلى الله عليه وسلم فنحن احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه وقال ان عشت الى قابل الحديث قال اعني شيخ الاسلام فيستفاد منه فعل الشكر لله تعالى بانواع العبادات على ما من به في يوم معين من اسداء نعمة او دفع نقمة ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة واي نعمة اعظم من نعمة بروز هذا النبي نبي الرحمة في ذلك اليوم انتهى ملخص الجواب

عمل مولود بدعت ہے لیکن بدعت حسنہ کیونکہ شامل ہے احسان کثیر اور قرأت قرآن اور اکثار اور درود شریف اور اظہار سرور اور محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بغض ہے اہل زیغ وعناد کا جیسے کہ زنادقہ اور ملاحدہ وکفار ومشرکین اور حافظ ابن حجر نے اسکے بدعت حسنہ ہونے پر حدیث صحیحین سے دلیل پکڑی ہے کہ جب آپ مدینہ شریف لیگئے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کو روزہ رکھتے ہیں ان سے پوچھا تو جواب دیا کہ آج کے روز اللہ نے فرعون کو غرق کیا اور موسی کو نجات دی ہم اسکے شکریہ میں روزہ رکھتے ہیں۔ پس نبی صلعم نے فرمایا کہ ہم تمسے زیادہ حقدار ہیں پس آپنے روزہ رکھا۔ اور کہا شیخ نے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے فضل کا شکر کرنا چاہئے خواہ وہ فضل کیا یوم معین میں عطائی معین کے ساتھ یا دفع بلا کیساتھ اور اسکی نظیر ہر سال عود کرتی ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے زیادہ کونسی خوشی ہوگی۔

قاله بفمه وأمر برقمه مفتي الشافعية بمكة المحمية محمد سعيد بن محمد بابصيل عفي عنه امين **محمد سعيد بابصيل**

الحمد لله وحدہ رب زدنی علما استمد من اللہ التوفیق والرشاد لاقوم الطریق۔ عمل المولد جائز باتفاق العلماء اذا خلا عن محرم خصوصا انہ یجری من الخیرات ویتعدی نفعہا للفقراء والمساکین ویشتمل علی الاجتماع المسنون فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم یذکرون اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ حامدا مصلیا مسلما

عمل مولد شریف جائز ہے باتفاق علماء جبکہ ہو خالی حرام سے خصوصاً جب خیرات وغیرہ کیجائے اور اُس کا نفع متعدی ہو فقرا اور مساکین کے واسطے اور شامل ہو اجتماع مسنون کو جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے جو قوم جمع ہو کر ذکر اللہ کا کرتی ہے اُنپر تسکین قلب اور رحمت نازل ہوتی ہے اور گھیر لیتے ہیں اُسکو فرشتے ذکر کرتا ہے اللہ تعالی اُس قوم کا انبیاء اور ملائکہ مقربین سے۔

[راجی غفور الرحیم خلف ابن ابراہیم]

کاتب الحروف غفر اللہ میگوید کہ جناب حضرت مولانا و شیخنا و مرشدنا حضرت عمدۃ المفسرین و زبدۃ المحدثین جناب مولانا شاہ عبد الغنی صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ را دیدہ است کہ در محفل مولد نبی صلعم کہ در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام بتاریخ دوازدہم ماہ ربیع الاول روز یکشنبہ ۱۲۸۰ھ در مسجد نبوی شدہ بود تشریف آوردہ شریک این محفل شریف شدند و ذکر مولد شریف کہ در صحن مسجد شریف بر ممبر کہ امی از ائمہ یکے بعد از دیگرے بطرف متوجہ بروضہ شریفہ شدہ میخواندند استماع میفرمودند و بوقت قیام ذکر ولادت شریف قیام میفرمودند و حال وکیفیات و برکات این محفل شریف کہ ظہور شدہ بود خارج از حیطہ تقریر است صلی اللہ علی صاحبہ وعلی آلہ وصحبہ و اتباعہ و نوابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا حضرت مولانا صاحب موصوف راسند و اجازت احادیث شریفہ وغیرہا از حضرت والد خود و از جناب مولانا محمد اسحق صاحب وغیرہما است حال اساتذہ کرام اینچنین است کہ بعرض بیان آمد و حال علم و عمل حضرات ایشاں بر ہمہ روشن است اتباع حضرات اساتذہ کرام خوب اہلسنت کہ ہمہ بفضلہ سبحانہ تعالی ماہر در ہر علوم بودند و از ہمہ امور بخوبی واقف بودند و از حال طریق جدیدہ بخوبی آگاہ بودند و نزد حضرت ایشاں ترجیح بدلائل صحیحہ ہماں امور ابود کہ براں بودند چنانچہ بعضے حضرت مولانا و اُستاذنا و شیخنا حضرت شاہ عبد الغنی قدس سرہ بمسجد نبوی بعد از فراغ حلقہ شریفہ کلاہ مبارک خود باین احقر عنایت فرمودند جزاہ اللہ سبحانہ وتعالی خیر الجزا فی الدنیا والآخرۃ و تذکرہ چند امور فرمودند علی الخصوص در باب این امر ند کور بتصریح تمام فرمودہ بودند بابلاغ این امر تاکید تمام فرمودہ بودند چنانچہ این امر را حسب موعودہ حضرت ایشاں بنا بر خیر خواہی اُدران مسلمین محیط تقریر آوردہ باللہ التوفیق واللہ سبحانہ تعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل بیان میں ہے اصول تعیین اور اسمیں بیان ہے اعتراضات کا جو کہ لوگوں نے اسپر کیا ہے اور بیان اُنکے جوابات صحیحہ کا

قال العلامۃ القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری
فی رسالۃ مورد الروی فی مولد النبوی قال یعنی
ابن الجزری واذا کان اهل الصلیب اتخذوا
لیلۃ مولد نبیهم عیدا اکبر فاهل الاسلام اولی
بالتکریم واجدر قلت لما یرد علینا انا مامورون
بمخالفۃ اهل الکتاب ولم یظهر من هذا الشیخ
لهذا السوال جواب قال السخاوی علی سبیل
الاضراب بل خرج شیخ مشائخ الاسلام خاتمۃ
ائمۃ الاعلام ابو الفضل ابن حجر الاستاذ المعتبر
تغمده اللہ برحمتہ واسکنہ فسیح جنتہ فعلہ علی
اصل ثابت یمیل الی الاستناد الیہ کل حبر همام وهو
ما ثبت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قدم المدینۃ فوجد الیهود یصومون یوم عاشوراء
فسألهم فقالوا هو یوم اغرق اللہ فیہ فرعون ونجی
موسی علیہ السلام فنحن نصوم شکرا للہ عز وجل
فقال صلی اللہ علیہ وسلم فانا احق بموسی علیہ
السلام منکم فصامہ وامر بصیامہ قال ان عشت
الی قابل الحدیث قلت وافقهم اولا ثم
خالفهم اخرا بتحقیق الصورۃ المخالفۃ قال الشیخ
فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی علی ما من بہ
فی یوم معین من اسداء نعمۃ ودفع نقمۃ ویعاد
ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ والشکر

ملا علی قاری نے مورد الروی میں کہا کہ ابن جزری
کہتے ہیں کہ جب نصاری اپنے نبی کی پیدائش کی رات کو
عید اکبر بناتے ہیں تو اہل اسلام کو اُن سے زیادہ
اپنے نبی کی تکریم وتعظیم کرنا چاہیے میں کہتا ہوں کہ چونکہ
اسپر وارد ہوتا تھا کہ ہم اہل کتاب کی مخالفت پر مامور ہیں
اور شیخ سے اس سوال کا جواب منقول نہیں تھا تو امام سخاوی
بطریق جواب فرماتے ہیں بلکہ شیخ مشائخ اسلام نے
جو ائمہ اعلام کے خاتم ہیں نام انکا ابو الفضل ابن
حجر ہے بڑے استاد معتبر ہیں اللہ انکو اپنی رحمت میں
غریق کرے اور جنت رہنے کو عطا فرمائے کہ مجلس مولود شریف
کی ایک اصل ثابت ہی جس سے ہر ایک دانا اور ذی علم سند
پکڑ سکتا ہے اور وہ اصل یہ ہے کہ جب نبی صلعم مدینہ منورہ
میں تشریف لائے تو یہود کو یوم عاشورا کا روزہ رکھتے دیکھا
آپنے اُنسے وجہ دریافت کی یہود نے کہا یہ وہ دن ہے جسمیں خدا نے
حضرت موسی کو فرعون سے نجات دی اور فرعون کو غرق کر دیا پس ہم لوگ
اُنکے شکریہ میں روزہ رکھتے ہیں آپنے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ موسی کے
پانے نجات کی خوشی کرنیکا مستحق ہیں پس آپنے روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی
حکم دیا اور کہا کہ اگر میں زندہ رہا تو آئندہ سال تو نویں تاریخ کا روزہ بھی رکھونگا
پس کیا ہوا اول حضرت نے یہود کی موافقت کی تاکہ الفت ہو جاوے اور دوبارہ
مخالفت کی کہ صورت مخالفت متحقق ہوجائے. کہا شیخ نے کہ اس سے
اللہ تعالی کا شکر کرنا مستفاد ہوتا ہے ایسی بات پر جس سے کہ اللہ
تعالی نے اپنے بندوں پر احسان کیا ہے دن معین میں خواہ وہ کسی
عطائے نعمت کی قسم سے ہو یا دفع مصیبت ہو اور اس شکر کا اعادہ

لله تعالیٰ یحصل بانواع العبادة کالصلوٰة والصیام
والتلاوة وای نعمة اعظم من نعم بروز هذا
النبی نبی الرحمة صلی الله علیه وسلم **قلت**
وفی قوله تعالی لقد جاءکم رسول اشعار بذلك
وایماء الی تعظیم وقت مجیئه لما هنالك انتهٰی
وعلی هذا فینبغی ان یقتصر فیه علی ما یفهم
الشکر لله تعالیٰ من نحو ما ذکر واما ما یتبعه
من السماع واللهو وغیرهما فینبغی ان یقال ما
کان من ذلك مباحا بحیث یعین السرور
بذلك الیوم فلا باس بالحاقه وما کان حراما
او مکروها فیمنع وکذا ما کان فیه خلاف بل
یحسن فی ایام الشهر کلها ولیالیه یعنی کما جاء
عن ابن جماعة تمنیه فقد اتصل بنا ان الزاهد
القدوة المعمر ابا اسحاق ابراهیم بن عبد الرحمن
بن جماعة لما کان فی المدینة النبویة علی
ساکنها افضل الصلوٰة واکمل التحیة کان یعمل
طعاما فی المولد النبوی ویطعم الناس ویقول
لو تمکنت عملت بطول الشهر کل یوم مولدا انتهی
مجرد فیه **قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم قدم
المدینة الحدیث فی صحیح البخاری فی باب صیام
العاشوراء عن ابن عباس قال قدم النبی صلی
الله علیه وسلم المدینة فرأی الیهود تصوم
یوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا هذا یوم صالح

عبادت سے حاصل ہوتا ہے جیسے نماز روزہ تلاوت قرآن
مجید اور اس نبی رحمت صلعم کے ظہور سے زیادہ نعمت
کونسی ہوگی - میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اس
قول میں لقد جاءکم رسول اشعار ہے اسیطرف اور آپکے اس
عالم میں تشریف آوری کیوقت تعظیم کا اشارہ ہے کہا اسی
بنا پر پس لائق تو یہ ہے کہ انھیں امور پر جنسے اللہ تعالیٰ کا
شکر مفہوم ہوتا ہے جیسے نماز ور روزہ وصدقہ و تلاوت
قرآن مجید وغیرہ پر اس دنیں کفایت کیا جائے مگر اتباع
سماع ولہو اور مثل اسکے جو ہیں چاہیئے کہ اسکی بابت یوں کہا جاوے
جو چیز ان میں سے مباح ہو اور اسدن کی خوشی میں اس سے اعانت ہو
پس اسکے الحاق کا کچھ مضائقہ نہیں اور جو چیز حرام اور مکروہ
ہوگی اس سے منع کیا جاویگا اور ایسے ہی جسمیں خلاف ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ
اس تمام ماہ میں خوشی کیجائے جیسا کہ ابن جماعت سے تمنا کرنا ثابت ہے
البتہ ہمکو یہ روایت متصل معلوم ہوا ہے کہ زاہد قدوۃ المعمر ابا اسحاق ابراہیم
بن عبد الرحمن بن جماعۃ جبکہ مدینہ منورہ میں تشریف رکھتے تھے آنحضرت
کے مولد میں کھانا پکاکر لوگوں کو کھلایا کرتے تھے اور فرمایا
کرتے تھے کہ اگر مجھکو قدرت ہوتی تو میں مہینوں تک کہ روز
آنحضرت کا مولود کرتا - تمام ہوا کلام ابن حجر کا - جزء بحث
صحیح بخاری کے باب صیام عاشورا میں ابن عباس سے روایت ہے
کہ جب نبی صلعم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوے
تو آپنے یہود کو روزہ عاشورہ رکھتے ہوے دیکھا
آپ نے فرمایا یہ کیسا روزہ ہے یہود نے کہا کہ یہ
بہت بابرکت دن ہے - اسی دن میں حضرت موسیٰ ع

هذا يوم نجى الله بني اسرائيل من عدوهم
فصامه موسى قال فانا احق بموسى منكم فصامه
وامر بصيامه في فتح الباري فصام موسى
زاد مسلم في رواية شكرا لله تعالى فنحن نصومه
اه وفي صحيح البخاري في باب اتيان اليهود
النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة عن
ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم
المدينة فوجد اليهود يصومون عاشوراء
فسئلوا عن ذلك فقالوا هو اليوم الذي اظهر
الله فيه موسى وبني اسرائيل على فرعون ونحن
نصومه تعظيما له فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم نحن اولى بموسى منكم ثم امر بصومه اه
وفي سنن ابوداؤد ونحن نصومه تعظيما له اه
وفي صحيح البخاري في باب قول الله عز و
جل وهل اتاك حديث موسى وكلم الله
موسى تكليما عن ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم لما قدم المدينة وجدهم يصومون
يوما يعني يوم عاشوراء فقالوا هذا يوم عظيم
وهو يوم نجى الله فيه موسى واغرق آل فرعون
فصام موسى شكرا لله تعالى فقال انا اولى بموسى
منهم فصامه وامر بصيامه اه وفي سنن ابن ماجة
فصامه موسى شكرا اه وفي شرح معاني الآثار
للامام الطحاوي عن سعيد بن جبير عن ابن عباس

احت بنی اسرائیل نے اپنے دشمن سے نجات پائی پس روزہ رکھا
موسیٰ نے آپ نے فرمایا کہ ہم موسیٰ کی موافقت کرنے میں تم سے زیادہ حقدار ہیں
پس روزہ رکھا اور اپنی امت کو روزہ کا حکم دیا فتح الباری میں فصام کے
تحت میں لکھا ہے امام مسلم نے اپنی روایت میں شکرا للہ تعالیٰ فنحن نصومہ
کا لفظ زیادہ کیا ہے۔ اور صحیح بخاری کی باب اتیان الیہود النبی صلعم
حین قدم المدینہ میں ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا جب نبی صلعم مدینہ
میں رونق افروز ہوئے تو آپنے یہود کو عاشورہ کا روزہ
رکھتے ہوئے پایا یہود سے اس روزہ کا سبب پوچھا گیا تو کہا کہ یہ وہ
دن ہے جس میں خداوند کریم نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو
فرعون پر فتحمندی عطا فرمائی ہم اسدن کی تعظیم کیواسطے روزہ
رکھتے ہیں آپنے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ کے مستحق ہیں پھر
آپنے عاشورہ کو روزہ رکھا اور روزہ کا حکم دیا۔ اور سنن
ابی داؤد میں اسطرح وارد ہے کہ ہم بھی اسی دن کی تعظیم کیواسطے روزہ رکھتے
ہیں۔ اور صحیح بخاری کے باب قول اللہ عز وجل وہل اتاک حدیث
موسیٰ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما میں ابن عباس سے روایت ہے کہ جب نبی
صلعم نے مدینہ میں تشریف فرمایا تو یہود کو عاشورہ کا روزہ
رکھتے پایا آپنے انسے دریافت کیا تو جواب دیا کہ یہ بہت بڑا بزرگ دن تھا
یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے حضرت موسیٰ کو نجات دی اور آل
فرعون کو غرق کیا پس روزہ رکھا تھا موسیٰ نے اس شکر گذاری میں آپنے
فرمایا کہ ہم یہود کی ساتھ موسیٰ کے اولی ہیں پس آپنے روزہ رکھا
اور مسلمین کو روزہ رکھنے کا امر فرمایا۔ اور سنن ابن ماجہ میں یہ الفاظ آئے
ہیں کہ موسیٰ نے بطور شکر کے روزہ رکھا اور امام طحاوی کے شرح
معانی الآثار میں سعید ابن جبیر سے روایت ہے اور وہ ابن عباس سے

انه لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة
وجد الیهود یصومون یوم عاشوراء فسألهم فقالوا
هذا الیوم الذی اظهر الله عز وجل فیه موسی
علی فرعون فقال انتم اولی بموسی منهم فصوموه ففی
هذا الحدیث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
انما صامه شکرا لله عز وجل فی اظهاره موسی
علی فرعون فذلک علی الاختیار لا علی الفرض انتهی
بحروفه **وایضا فیه** وقد اخبر ابن عباس فی
حدیثه بالعلة التی من اجلها کانت الیهود
تصومه انها علی الشکر منهم لله تعالی فی اظهاره
موسی علی فرعون وان رسول الله صلی الله علیه
وسلم ایضا صامه کذلک والصوم للشکر اختیار
لا فرض انتهی **وایضا فیه** بعد ذکر حدیث
ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال
فی صوم یوم عاشوراء انی احتسب علی الله ان
یکفر السنة التی قبله ففی هذا الحدیث انما هو
بصومه احتسابا لما ذکر فیه من الکفارة ولیس
هذا بمخالف عندنا لحدیث ابن عباس لانه قد
یجوز ان یکون کان یصومه شکرا لله تعالی
لما اظهر موسی علی فرعون فیشکر الله بما شکره
به من ذلک فیکفر به عنه السنة الماضیة انتهی
بحروفه **قال العلامة العینی فی شرح صحیح**
البخاری بعد نقل حدیث ابن عباس قدم النبی

روایت ہو کہ جب نبی صلعم مدینہ منورہ میں تشریف لائے الخ تمام حدیث
تک کہا امام طحاوی نے کہ اس حدیث میں جو کہ آنحضرت
صلعم کا روزہ بطور شکریہ کے رکھنا مذکور ہو سو یہ
روزہ اختیاری طور سے تھا اور فرضیت کی قسم سے نتھا
تمام ہوا حرف بحرف

اور اسمیں یہ بھی روایت ہے کہ بیشک حضرت
ابن عباس نے اپنی حدیث میں یہود کے روزہ
رکھنے کی علت بیان فرمائی وہ یہ ہو کہ یہود اس
بات کے شکریہ میں روزہ رکھتے تھے کہ خداوند
تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرعون پر فتحمندی عنایت
فرمائی اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی عاشورہ
کا روزہ اسیوجہ سے رکھا تھا اور صوم شکر اختیاری ہوتا ہے
نہ کہ فرض اور اسمیں یہ بھی ہے کہ بعد ذکر کرنے حدیث
ابی قتادہ کے نبی صلعم سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے
صوم عاشورہ کے بارہ میں فرمایا ہو کہ میں گمان کرتا
ہوں کہ اللہ تعالی اس روزہ کو ایک برس پہلے کے
گناہوں کا کفارہ کردے پس اس حدیث میں آنحضرت نے
اسی کے روزہ کا حکم فرمایا اس خیال سے کہ ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا
کفارہ ہو جاوے اور ہمارے نزدیک کچھ مخالف نہیں حدیث ابن عباس کے
کیونکہ یہ ہو سکتا ہو کہ آپنے موسی کو فرعون پر نصرت پانیکا شکریہ
کیا ہو اور خدا کے شکریہ میں روزہ رکھا پس اللہ تعالی اس شکریہ کے روزہ
کو ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ کردے علامہ عینی نے کہا شرح بخاری
میں بعد نقل کرنے حدیث ابن عباس کے اور حدیث یہ ہو کہ جب

صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فرای الیہود یصوم
یوم عاشوراء الحدیث ظاہر حدیث ابن عباس رض
یدل علی الوجوب لانہ علیہ السلام صامہ و امر
بصیامہ لکن نسخ الوجوب وبقی الاستحباب کما
ذکرنا وقال الطحاوی بعد ان روی ہذا الحدیث
ففی ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انما صامہ شکر اللہ عز وجل فی اظہاره
موسی علیہ السلام علی فرعون فذلک علی الاختیار
لا علی الفرض انتہی قلت وفیہ بحث لان القائل
یقول لا نسلم ان ذلک علی الاختیار دون الفرض
لانہ علیہ السلام امر بصومہ والامر المجرد عن
القرائن یدل علی الوجوب وکونہ صامہ
شکرا لا ینافی کونہ للوجوب کما فی سجدۃ من
اصلہا للشکر مع انہا واجبۃ ام بجود فو
قال العلامۃ علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری
فی شرح مشکوۃ المصابیح فصامہ ای ذلک
الیوم او مثلہ اھ وایضا قال فیہ ونحن نصومہ
ای شکرا ایضا اھ وقال العلامۃ العینی
فی شرح الحدیث المذکور قولہ فصامہ ای النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ولیس معناہ انہ صام ابتداء
لانہ قد علم فی حدیث اخر انہ کان یصومہ قبل
قدومہ المدینۃ فعلی ہذا معناہ انہ ثبت
علی صیامہ و دام علی ما کان علیہ قبل

نبی صلعم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ
رکھتے دیکھا الخ کہ ظاہر حدیث حضرت ابن عباس رض وجوب پر
دلالت کرتا ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے خود بھی روزہ رکھا اور
دوسروں کو بھی امر فرمایا لیکن وجوب تو منسوخ ہو گیا اور استحباب
باقی رہگیا جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور امام طحاوی نے بعد روایت
کرنے اس حدیث کے یوں کہا ہے پس اس حدیث میں آنحضرت نے
عاشورہ کا روزہ رکھا اللہ کا شکریہ ادا کرنیکو کہ اللہ نے موسی
کو فرعون پر فتحمندی دی سو یہ روزہ اختیاری تھا نہ فرضی
میں کہتا ہوں اسمیں بحث یعنی اعتراض ہے کیونکہ کہنے والا
کہہ سکتا ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ روزہ
اختیاری تھا فرض نہ تھا کیونکہ آنحضرت نے روزہ رکھنے کا امر فرمایا
اور امر جس وقت کہ قرائن سے مجرد ہوتا ہے وجوب پر دلالت کرتا ہے
اور آنحضرت کا شکر کیواسطے روزہ رکھنا منافی نہیں ہو سکتا اور جیسا کہ
اسکی نظیر سجدہ موجود ہے کہ اصل اس سجدہ کی واسطے شکر کے ہے باوجود
اسکے واجب ہے۔ اور علامہ قاری رح نے شرح مشکوۃ المصابیح
میں فصامہ کی شرح میں یوں کہا اس دن یا کسی اور دن میں جو
اسکے مثل ہو اور اسیطرح بھی کہا کہ ہم بھی روزہ رکھتے ہیں واسطے
شکر کے اور حدیث مذکورہ کے شرح میں علامہ عینی نے فرمایا
کہ قول راوی فصامہ یعنی روزہ رکھا نبی صلعم نے اسکے یہ
معنی نہیں کہ آنحضرت نے اول ہی دفعہ یہ روزہ رکھا کیونکہ
دوسری حدیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت مدینہ میں تشریف
لانے سے پیشتر بھی روزہ رکھتے تھے پس اس تقریر پر اسکے یہ معنی ہونگے کہ
حسب حال آپنے روزہ رکھا اور اپنے پہلی عادت پر مداومت فرمائی

يحتمل انه كان يصومه بمكة ثم ترك صومه ثم
لما علم ما عند اهل الكتاب فيه صامه اه وايضا
قال فيه قوله وامر بصيامه رواه البخاري في تفسير
يونس من طريق ابي بشر فقال لاصحابه انتم احق
بموسى منهم فصوموه اه وقال العلامة علي
القاري عليه رحمة الله الباري في شرح مشكوة
المصابيح فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقوله تعالى فبهداهم اقتده فتعظيم ما عظمه لم
يكن على جهة المتابعة اي في شرعه بل على
طريق موافقة شرعه لشرعه في ذلك او
كان صيامه شكرا لخلاص موسى عليه السلام
كما سجد في شكر الله تعالى على قبول توبة داود
عليه السلام اه قوله كما سجد في ص شكرا لله
تعالى اخرج النسائي عن ابن عباس رضي الله
عنهما قال ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد
في ص وقال سجدها داود توبة ونسجدها
شكرا اه قال العلامة ابن حجر عليه رحمة الله
الباري شكرا منا على قبول توبة لان الانبياء
عليهم السلام كرجل واحد فالنعمة على احدهم
نعمة على الكل اه قال الشيخ تاج الدين الفاكهاني
لا اعلم لهذا المولد اصلا في كتاب ولا سنة
اه قال العلامة مولانا جلال الدين سيوطي
ردا عليه يقال عليه نفي العلم لا يلزم نفي

اور کہا گیا ہے یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ آپ مکہ میں روزہ رکھتے
ہوں اور پھر آپنے ترک کر دیا ہو اور پھر آپنے اہل کتاب سے اسکی
وجہ اور فضیلت معلوم کرکے رکھنا شروع کر دیا ہو اور یہ بھی
بھی کہا ہے کہ قول راوی و امر بصیامہ نزدیک بخاری کی تفسیر
یونس طریق ابی بشر سے ثابت ہے پس فرمایا آپنے اپنے اصحاب سے
تم یہود سے حضرت موسی کی موافقت کرنے میں زیادہ مستحق ہو
پس تم روزہ رکھو۔ اور علامہ علی قاری نے شرح مشکوۃ المصابیح
میں کہا پس روزہ رکھا رسول اللہ صلعم نے بقولہ تعالی فبہداہم
اقتدہ انکے طریق پر چل یعنی توحید صبر وغیرہ میں انبیاء ماقبل کی موافقت
کر پس تعظیم کرنی آنحضرت کی جسکی موسی نے تعظیم کی تھی حضرت
موسی کی شریعت کے اتباع کے طور سے نہ تھی بلکہ بطور موافقت کے
تھی آنحضرت کی شرع اس امر میں موسی کی شریعت کے موافق تھی آپکا روزہ
رکھنا موسی کی خلاصی کے شکریہ میں تھا جیسا کہ آپنے سورہ ص میں
حضرت داؤد کی توبہ قبول ہونے پر شکریہ کا سجدہ ادا کیا جیسا کہ
سجدہ کیا ص میں شکر کرنیکے واسطے اللہ کا تخریج کی امام نسائی
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے ص میں سجدہ کیا اور
فرمایا کہ داؤد نے سجدہ از روے توبہ کیا تھا اور ہم از روے شکر کرتے
ہیں۔ کہا علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ البر نے یعنی شکر کرنیکو
ہمسے اوپر قبول توبہ حضرت داؤد کے کیونکہ جمیع انبیاء علیہم مثل شخص
واحد کے ہیں پس انمیں سے ایک کو نعمت ملنا گویا سبکو نعمت
ملنا ہے۔ کہا تاج الدین فاکہانی رح نے نہیں جانتا ہوں میں اس
مولد کیواسطے کتاب و سنت میں کوئی اصل ہو۔
علامہ مولانا جلال الدین سیوطی نے انکے رد میں یوں
کہا کہ انکے عدم علم سے وجود اصل مولود کی نفی
لازم نہیں آتی۔

الوجود وقد استخرج له امام الحافظ ابو الفضل
ابن حجر اصلا من السنة واستخرجت له انا
اصلا ثانيا وسيأتی ذكرهما بعد هذا اه
قوله سيأتی ذكرهما بعد هذا ما نصه وقد سئل
شيخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر
عن المولد فاجاب بان اصل المولود بدعة
لم ينقل عن احد من السلف الصالح فی
قرون الثلثة ولكنها مع ذلك فقد اشتملت
على محاسن وضدها فمن تحرى فی عملها
المحاسن وتجنب ضدها كان بدعة حسنة
ومن لا فلا وقد ظهر لی تخريجها على اصل
ثابت وهو ما ثبت فی الصحيحين من ان النبی
صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وجد اليهود
يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا
هو يوم اغرق الله فيه فرعون ونجی موسى
فنحن نصومه شكرا لله تعالى فيستفاد منه
فعل الشكر لله تعالى على ما من به فی يوم معين
من اسداء نعمة او دفع نقمة ويعاد ذلك فی نظير ذلك اليوم
من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بانواع
العبادات كالسجود والصيام والصدقة
والتلاوة وای نعمة اعظم من النعمة ببروز
هذا النبی الرحمة صلى الله عليه وسلم
فينبغی ان يتحرى اليوم بعينه حتى يطابق

اور حالانکہ مولود شریف کیواسطے امام الحافظ ابو الفضل ابن
حجر نے سنت سے اصل نکالی ہی عنقریب ان دونوں کا
ذکر آویگا۔ اور قول اُسکا کہ عنقریب اُنکا ذکر آویگا
وہ اصل یہ ہے کہ تحقیق سوال کیا گیا شیخ الاسلام
حافظ العصر ابو الفضل ابن حجرؒ سے عمل مولود کی
بابت اُنہون نے جواب فرمایا کہ البتہ اصل مولود
کی بدعت ہی سلف صالح سے اور قرون ثلثہ میں
کسی سے منقول نہیں مگر یہ مولود باوجود سلف صالح کے نہ
منقول ہونیکے خوبیون پر مشتمل ہے جو کہ مقصود ہیں
پس جو شخص عمل مولود میں خوبیوں کا قصد کرے اور برے
امور سے پرہیز کرے اُسکے حق میں یہ مولود شریف بدعت
حسنہ ہوگا اور جسنے ایسا نکیا اُسکے واسطے بدعت حسنہ نہوگا اور
مجھ پر ایک اصل ثابت پر تخریج اسکی ظاہر ہوئی ہی اور وہ یہ جو
صحیحین میں ثابت ہوا کہ جب نبی صلعم مدینہ میں تشریف لائے الخ
پس مستفاد ہوتا ہی اس حدیث سے کرنا شکر کا واسطے اللہ کے
اوپر اس چیز کے کہ احسان کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ساتھ
اس بات کے دن معین میں وہ بات خواہ عطائی نعمت
کی قسم سے ہو یا دفع مضرت ہو پس اعادہ کیا جاویگا
اس شکر کا اسی دن میں ہر سال اور اللہ تعالیٰ کا شکر طرح طرح کی
عبادتوں سے ہو سکتا ہی جیسے سجدہ کرنا اور روزہ رکھنا
و نماز پڑھنا و صدقہ دینا اور تلاوت قرآن شریف اور اس
نبی رحمت کے پیدا ہونیسے زیادہ کون نعمت ہوگی پس
چاہیے کہ عین آپکے پیدائش کے روز کیا جاوے حضرت کے موسیٰ کے قصے کی مطابق

قصة موسى عليه السلام في يوم عاشوراء
وان لم يلاحظ ذلك لايبالي بعمل المولد
في اي يوم من الشهر الى ان قال فهذا
يتعلق باصل عمله واما يعمل فيه فينبغي ان
يقتصر فيه على ما يفهم منه الشكر لله تعالى
من نحو ما تقدم ذكره من التلاوة والاطعام
والصدقة وانشاد شئ من المدائح النبوية
المحركة للقلوب الى فعل الخير والعمل للاخرة
واما ما يتبع ذلك من السماع واللهو وغيره
ذلك فينبغي ان يقال ما كان من ذلك
مباحا بحيث يعين السرور بذلك اليوم
لاباس بالحاقه به وما كان حراما او
مكروها فيمنع وكذا ما كان خلاف
الاولى انتهى - وظهر لي تخريجه على اصل
آخر وهو ما رواه البيهقي عن انس رضي الله
تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم عق
عن نفسه بعد النبوة مع انه قد ورد
ان جده عبد المطلب عق عنه يوم سابع
ولادته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية فيحمل
ذلك على ان الذي فعله النبي صلى الله
عليه وسلم فعله اظهارا للشكر على ايجاد الله
تعالى اياه رحمة للعالمين وتشريفا لامته
كما كان يصلي على نفسه لذلك فيستحب لنا

ہو جاوے اور جو شخص اس بات کا لحاظ نکرے
پس جس ماہ جونسے دن چاہے محفل مولود کرے
یہ تو اصل عمل مولود کے متعلق تھا مگر وہ جو عمل
کیا جاتا ہو اُسمیں پس لائق ہے کہ اقتصار کیا جاوے
بیچ اُس شے کے کہ سمجھا جاتا ہو شکر کرنا واسطے اللہ تعالی
کے جسکا ذکر ہو چکا ہو مثل تلاوت قرآن کے اور کھانا
کھلانا اور صدقہ کرنا اور آپکے اوصاف اور محامد
بیان کرنا جس سے قلبوں میں فعل خیر اور عمل آخرت کا
شوق پیدا ہووے اور جو چیزیں مثل سماع اور لہو وغیرہ کے
سو جو حرام اور مکروہ اور خلاف اولی ہیں اس سے
منع کیا جائے اور جو مباح ہیں اور بڑھانیوالی
سرور کی اُسمیں کیا مضائقہ۔
اور ظاہر ہوئی واسطے میرے تخریج اُسکی
اوپر اصل دوسرے کے اور وہ یہ ہے جسکو
روایت کیا بیہقی نے انس رض سے کہ تحقیق نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا اپنے طرف سے
بعد نبوت کے باوجودیکہ وارد ہوا ہے کہ جد
آپکے عبد المطلب نے عقیقہ کیا تھا آپکے طرف سے
ساتویں دن بعد پیدائش کے اور عقیقہ کا اعادہ دوسرے دفعہ
نہیں ہوتا سو حضرت نے جو کیا تو معلوم ہوا کہ فقط
برائے اظہار شکر کے کیا تھا کہ اللہ تعالی نے آپکو
رحمۃ للعالمین کرکے پیدا کیا اور شوق دلانا اپنی امت
کو منظور تھا جیسا کہ درود بھیجتے تھے آپ اپنے نفس پر تاکہ امت اقتدا کرے آپکا

ايضا اظهار الشكر بمولده صلى الله عليه وسلم
بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلك من
وجوه القربات واظهار المسرات ثم رايت
امام القراء الحافظ شمس الدين ابن الجزري
قال في كتابه المسمى بعرف التعريف بالمولد
الشريف انه قد روي ابو لهب في النوم
فقيل له ما حالك فقال في النار الا انه
يخفف علي كل ليلة اثنين وامص من بين اصبعي
ماء بقدر هذا واشار براس اصبعه
وان ذلك باعتاقي ثويبة عند ما بشرتني
بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبارضاعها
له فاذا كان ابو لهب الكافر الذي نزل
القران بذمه جوزي في النار بفرحه بمولد
النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم الموحد
من امته صلى الله عليه وسلم ولعمري
انما يكون جزاؤه من المولى الكريم ان يدخله
بفضله جنات النعيم وقال الحافظ شمس
الدين ابن ناصر الدين الدمشقي في كتابه
المسمى مورد الصادي في مولد الهادي
وقد صح ان ابا لهب يخفف عنه عذاب
النار في مثل يوم الاثنين لاعتاقه ثويبة
سرورا بميلاد النبي صلى الله عليه وسلم
ثم انشد اذا كان هذا كافرا جاء ذمه

تو ہمارے واسطے بھی مستحب ہو کہ اظہار شکر کا کریں ساتھ مولد نبی کے
ساتھ جمع ہونیکے اور ساتھ کھانا کھلانیکے اور جو قربت کی
چیزیں ہیں اور ظاہر کرنا خوشی کا پھر دیکھا میں نے
امام القراء حافظ شمس الدین ابن جزری کو کہ کہا انہوں نے
اپنے کتاب میں جسکا نام عرف التعریف بالمولد الشریف
ہے کہ دیکھا گیا ابو لہب خواب میں اُسے کہا گیا کیا
حال ہی تیرا اُسنے جواب دیا آگ میں ہوں مگر پیر کے
رات کو مجھے تخفیف ہوجاتی ہی اور چوستا ہوں بیچ انگلیوں کے
پانی بقدر اُسکے اور اشارہ کیا ساتھ سر انگلی کے اور باعث
اُسکا یہ ہو کہ آزاد کیا تھا میں نے ثویبہ کو جبوقت اُسنے بشارت
دی تھی مجھکو پیدائش نبی صلعم کی اور بسبب دودھ پلانے
اسکے کے آپکو پس جبکہ ابولہب کافر کہ جسکی مذمت میں
قرآن نازل ہوا جزا دیا گیا جہنم میں بسبب خوش ہونیکے ساتھ
مولد نبی صلعم کے تو کیا حال مسلمان موحد کا ہوگا آپکی
امت میں سے اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ جزا اُسکی اللہ
کیطرف سے ہوگی کہ داخل کریگا ساتھ فضل اپنے کے
جنت النعیم میں اور کہا حافظ شمس الدین ابن ناصر الدین
دمشقی نے اپنی کتاب مسمی بہ مورد الصادی فی مولد
الهادی میں صحت کو پہونچ گیا ابو لہب پیر کے دن
عذاب تخفیف کیا جاتا ہی بسبب آزاد کرنے ثویبہ کے خوشی
میں پیدائش نبی صلعم کے پھر شعر پڑھا کہ جسکا
یہ مضمون ہے۔ جبکہ ایسے کافر ہے جسکی مذمت قرآن
میں تبت یدا سے آئی ہے اور ہمیشہ کے لیے جہنم کا مستحق ہو

وتبت بہا فی الجحیم مخلدا ✻ اتی انہ فی یوم
الاثنین دائما + یخفف عنہ للسرور باحمد
فما الظن بالعبد الذی کان عمرہ + باحمد
مسرورا ومات موحدا ✻ انتہی قولہ
وقد ظہر لی تخریجہا الخ فی شرح المواہب
اللدنیہ للعلامۃ الزرقانی وسبقہ الی ذلک
الحافظ ابن رجب اھ قولہ وظہر لی تخریجہ
علی اصل اخر وہو ما رواہ البیہقی الخ تعقبہ
النجم بانہ حدیث منکر کما قالہ الحافظ بل
قال فی شرح المہذب انہ حدیث باطل
فالتخریج علیہ ساقط اھ ودر شرح

دوشنبہ کے روز نبی صلعم کے مولود کی خوشی کے سبب
تخفیف عذاب ہو جائے پھر اس شخص کے حق میں جسکی تمام
عمر نبی کے پیدائش کی خوشی کرتے گذری ہو اور دنیا سے
با ایمان گیا ہو کیا گمان کرنا چاہیئے. تحقیق ظاہر ہوئی واسطے
میرے ایک تخریج آخر تک شرح مواہب لدنیہ میں جو
علامہ زرقانی کی ہے اور سبقت کیا طرف اسکے حافظ
ابن رجب نے. تحقیق ظاہر ہوئی واسطے میرے ایک تخریج
اوپر اصل دوسری کے یہ ہے کہ جسکو روایت کیا بیہقی نے الخ

سفر السعادت است ودر حدیث انس رض. چنانچہ در بعض روایات آمدہ وارد است کہ رسول اللہ
بعد از ظہور نبوت عقیقہ خود را چوں در وقت ولادت معلوم مے نشد کہ کردند یا نہ ذبح کردہ اما در
اسناد آں حدیث ضعفی است وخالی از بعدے ہم نیست واللہ اعلم آہ وفی زاد المعاد

ذکر ابن ایمن عن انس رض ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد ان جاءتہ
النبوۃ وہذا الحدیث قال ابوداؤد
فی مسائلہ سمعت احمد حدثہم بحدیث الہیثم
بن جمیل عن عبد اللہ بن المثنی عن ثمامۃ
عن انس ان النبی صلعم عق عن نفسہ فقال احمد
عبد اللہ ابن محمد عن قتادۃ عن انس ان
النبی صلعم عق عن نفسہ قال مہنا قال احمد ہذا
منکر وضعف عبد اللہ المحرر اھ قولہ ✻

اور زاد المعاد میں ہے ذکر کیا ابن ایمن نے حضرت انس رض سے
تحقیق نبی صلعم نے بعد نبوت ملنے کے اپنا عقیقہ کیا اور
یہ حدیث کہا ابوداؤد نے اپنے مراسیل میں کہ سنا میں نے
امام احمد کو کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے ساتھ حدیث
ہیثم بن جمیل کے عبد اللہ بن مثنی سے وہ ثمامہ سے وہ
انس رض سے کہ نبی صلعم نے اپنا عقیقہ کیا اسجگہ کہا امام احمد
رحمۃ اللہ علیہ نے کہ یہ حدیث
منکر اور ضعیف
ہے

انه قد روى الخ والرائي له اخوه العباس
في منامه من وفاة ابي لهب بعد وقعة بدر
ذكره السهيلي وغيره كذا في شرح المواهب اللدنية
للعلامة الزرقاني وهذا ما اورده غير واحد
من اهل السير وعزاه في المدارج الى الحديث
وصححه الدمشقي ويعاضده ما اخرج الشيخان
عن ابن عباس عن عبد المطلب وابو سعيد
الخدري والبخاري عن ابن المسيب عن ابيه
ومسلم عن سفيان في ابيطالب من احاديث
يطول الكلام بذكرها فانها تدل على ان
خيرات الكافر لا مذهب جفاء وانه قد
ينتفع بها وما ورد في خلاف ذلك من
الآيات والاخبار فقال النووي قال البيهقي
قد يجوز ان يكون ورد ذلك في انه لا
يكون لها موقع لتخليص من النار وادخال
الجنة ولكن يخفف عنه عذابه الذي يستوجبه
على جنايات ارتكبها سوى الكفر بما فعل
من الخيرات قلت وبه قال المفسر عبد
العزيز الدهلوي ونسبه الى ابي حنيفة
ووافقهم الكرماني على ذلك ولكن جعله
من بركات النبي صلى الله عليه وسلم
وخصائصه واذا عرفت ذلك علمت ان
الاحتجاج بهذه الرواية ليس بساقط

قولہ انہ قد روی اور دیکھنے والے اسکے یعنی ابی
لہب کے انکے بھائی حضرت عباس ہیں کہ ابی لہب کے
وفات کے سال بھر بعد دیکھا اسکو سہیلی نے ذکر کیا ہے
اور اسیطرح مواہب لدنیہ میں ہے کہ اسکو اکثر اہل سیر نے
روایت کیا ہے اور مدارج میں اسکو حدیث کیطرف
نسبت کیا ہے اور دمشقی نے اسکو تصحیح کی ہے اور اسکے تقویت
پہ حدیث ہے کہ جسکو شیخین نے ابن عباس اور ابو سعید
خدری اور بخاری نے اور ابن مسیب نے انکے باپ سے مسلم
نے سفیان سے دربارہ ابیطالب روایت کیا جسکا ذکر
کرنا اسجگہ طول کلامی ہے اور وہ حدیث دلالت کرتی ہے
کہ خیرات کافر کی ضائع نہیں جاتی بلکہ کبھی کافر اس سے
نفع بھی اٹھاتا ہے اور جو اسکے برخلاف آیات اور احادیث
سے ثابت ہوا ہے پس امام نووی کہتے ہیں کہ بیہقی نے
کہا ہے کہ ان اعمال خیر کے سبب سے کافر کو دوزخ سے
رہائی اور جنت نہیں ملتی لیکن اس سے عذاب
کم کر دیا جاتا ہے وہ عذاب جسکا وہ بسبب گناہوں کے
مستحق تھا سوائے کفر کے نیکیوں کے باعث سے
میں کہتا ہوں کہ ایسا ہی حضرت مولانا عبد العزیز
دہلوی محدث نے کہا ہے اور اسکو امام ابی حنیفہ کیطرف
نسبت کیا ہے اور کرمانی نے اسکی موافقت کی ہے لیکن نبی
کے برکات وخصائص سے گردانا ہے جب کہ
جان لیا تو نے اسکو تو تجھکو معلوم ہو گیا کہ حجت پکڑنا
اس روایت کے بالکل ساقط نہیں ہو سکتا۔

من كل وجه على انه لا يلزم من كونه لا
يوجب العلم ان لا يصح التمسك به في غيره
ايضا مع ان العلماء لم يزالوا يتساهلون
في فضائل الاعمال حتى قال اسمعيل الدهلوي
انه قد يوخذ الموضوع يعني ما لم يثبت وضعه
بخصوصه في بيان الفضائل ما ثبت فضله
بغيره تائيدا واذا كان الموضوع بهذه
المثابة فالمنقطع بحسب الباطن اولى كذا
افاده المحشي وقوله وعزاه في المدارج
الى الحديث حيث قال

علاوہ اسکے اگرچہ موجب واسطے علم کے نہیں تو اس سے
یہ لازم نہیں آتا کہ اسکے غیر میں بھی اسکے ساتھ تمسک
پکڑنا صحیح نہیں باوجودیکہ علماء ہمیشہ سے فضائل اعمال
میں تساہل کرتے رہتے ہیں حتی کہ مولوی اسمعیل دہلوی نے کہا
شان یہ ہے کہ تحقیق کبھی موضوع کو لیا جاتا ہے یعنی جسکی
وضع بخصوصہ ثابت نہیں ہوئی بیان فضائل میں
اسکے جسکا فضل غیر سے ثابت ہوگیا واسطے
تائید کے اور جبکہ موضوع کا یہ حال ہے تو منقطع
بحسب باطن اولی ہوگئی ایسا ہی افادہ
فرمایا محشی نے۔

اول کسیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را شیر داد ثویبہ بود کنیزک ابو لہب بضم ثلثہ و فتح واؤ و سکون تحتانیہ
و موحدہ در آخر این ثویبہ آن شب کہ چون آنحضرت متولد شد بشارت رسانید بابو لہب کہ در
خانہ عبد اللہ برادر تو پسرے متولد شد و ابو لہب او را بمژدگانے آزاد کرد کہ او را شیر دہد و حقتعالی
بایں شادی و سرور کہ ابو لہب بولادت آنحضرت صلعم کرد در عذاب وے تخفیف کرد در روز دوشنبہ
از وے عذاب برداشت چنانکہ در حدیث آمدہ است و در اینجا سند است مر اہل موالید را کہ در شب
میلاد آنحضرت صلعم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابو لہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل
شدہ چون بسرور میلاد آنحضرت صلعم و بذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت صلعم جزا دادہ شد تا حال
مسلمان کہ مملو است بمحبت و سرور و بذل مال در طریق وے چہ باشد ولیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام
احداث کردہ از تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریقہ اتباع نگردد انتہی

بحروفه وفي الخصائص الكبرى للعلامة
جلال الدين السيوطي رح اخرج الشيخان عن
عروة قال اعتق ابو لهب ثويبة فارضعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما مات

خصائص کبری میں ہے جو کہ علامہ جلال الدین
سیوطی کی تصنیف ہے تخریج کی شیخین نے حضرت عروہ سے
کہا عروہ نے آزاد کیا ابو لہب نے اپنی لونڈی ثویبہ کو پس
ثویبہ نے آنحضرت صلعم کو دودھ پلایا جبکہ ابو لہب مر گیا

ابو لہب اریہ بعض اھلہ فی شر حیبۃ فقال
لہ ماذا لقیت قال لم الق بعدکم رخاء غیر
انی سقیت فی ھذہ بعتاقتی ثویبۃ واشار
الی النقرۃ التی بین الابھام والتی تلیھا من
الاصابع اہ وفی صحیح البخاری فی کتاب
النکاح فی باب امھاتکم اللاتی ارضعنکم
ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب
قال عروۃ وثویبۃ مولاۃ لابی لھب کان ابو لھب
اعتقھا فارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فلما مات ابو لھب اریہ بعض اھلہ بشر
ھیئۃ قال لہ ماذا لقیت قال ابو لھب لم
الق بعدکم غیر انی سقیت فی ھذہ بعتاقتی
ثویبۃ انتھی بحروفہ وفی فتح الباری
للعلامۃ ابن حجر وعمدۃ القاری للعلامۃ
العینی ذکر السھیلی ان العباس قال لما مات
ابو لھب رایتہ فی منامی بعد حول فی شر
حال فقال ما لقیت بعدکم راحۃ الا ان العذاب
یخفف عنی کل یوم اثنین قال وذلک ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین وکانت
ثویبۃ بشرت ابا لھب بمولدہ فاعتقھا انتھی بحروفہ و
فی عمدۃ القاری وفی التوضیح وفیہ وفی
الحدیث من الفقہ ان الکافر قد یعطی عوضا
من اعمالہ التی تکون منھا قربۃ لاھل الایمان

تو اسکے کسی گھر والے نے اُسکو خواب میں بُری حالت میں دیکھا
اُس سے کہا کہ تجھسے کیا معاملہ کیا گیا جواب دیا کہ جبسے تم سے جدا ہوا
مجھکو راحت و آرام نصیب نہوا بجز اسکے کہ اسمیں ہاں پانی پیتا ہوں
اور اس سبب سے ہو کہ میں نے ثویبہ اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا
اور اشارہ کیا طرف گڑھے کے جو انگوٹھے اور انگشت شہادت
کے درمیان میں ہو۔ اور صحیح بخاری کے کتاب النکاح
میں ہو عروہ نے کہا کہ ثویبہ ابو لہب کی مولاۃ تھی
اور ابو لہب نے اُسکو آزاد کیا تھا اور اُسنے آنحضرت
صلعم کو دودہ پلایا تھا جبکہ ابو لہب مرگیا تو اسکے
کسی گھر والے نے اُسکو بہت بُرے حال میں دیکھا
دریافت کیا کہ تیرا کیا حال ہو کہا مجھکو مطلق راحت نہیں
ملتی ہاں البتہ اسمیں پانی پی لیتا ہوں اور یہ ثویبہ کو آزاد
کرنیکے باعث ہوا۔ اور فتح الباری میں جو علامہ ابن
حجر کے تصنیف سے ہو سہیلی نے ذکر کیا ہو کہ حضرت عباس
نے کہا جبکہ ابو لہب مرگیا تو میں نے اُسکو ایکسال بعد
خواب میں دیکھا اُسکا بہت برا حال تھا میں نے دریافت کیا
کہ کیا حال ہوا کہا مجھکو مطلق چین نہیں مگر ہمیشہ پیر کے دن
مجھسے تخفیف عذاب کیجاتی ہو حضرت عباس رض فرماتے ہیں کہ اسکا
یہ سبب ہے کہ رسول اللہ پیر کے دن پیدا ہوئے تھے اور ثویبہ نے
ابو لہب کو خوشخبری سنائی تھی اور ابو لہب نے اُسے آزاد کردیا تھا
اور عمدۃ القاری میں ہو اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ کبھی
کافر کو اُسکے عملوں کا عوض ملتا ہو وہ عمل جو اہل ایمان
کے واسطے باعث قربت ہوتے ہیں جیسا کہ

باللہ کما فی حق ابی طالب غیر ان التخفیف فی
ابی لهب اقل من التخفیف عن ابی طالب وذلك
لنصرة ابی طالب لرسول اللہ صلعم وحیاطته
له وعداوة ابی لهب له آه وفی فتح الباری
قال البیهقی ما ورد من بطلان الخیر للکفار
فمعناه انهم لا یکون لهم تخلص من النار
ولا دخول الجنة ویجوز ان تخفف عنهم من
العذاب الذی یستوجبونه علی ما ارتکبوه
من الجرائم سوی الکفر بما عملوه من الخیرات
واما عیاض فقال انعقد الاجماع علی ان
الکفار لا تنفعهم اعمالهم ولا یثابون علیها
بنعم ولا تخفیف عذاب وان کان بعضهم
اشد عذابا من بعض قلت وهذا لا یرد
الاحتمال الذی ذکره البیهقی فان جمیع ما ورد
من ذلك یتعلق بذنب الکفر واما ذنب غیر
الکفر فما المانع من تخفیفه وقال القرطبی هذا
التخفیف خاص بهذا وبمن ورد النص فیه
وقال ابن المنیر فی الحاشیة منها قضیتان احدهما
محال وهی اعتبار طاعة الکافر مع کفره
لان شرط الطاعة ان تقع بقصد صحیح
وهذا مفقود من الکافر الثانیة اثابة الکافر
علی بعض الاعمال تفضلا من اللہ تعالی و
هذا لا یحیله العقل فاذا تقرر ذلك لم یکن

کہ ابیطالب کے حق میں ہو سوائے اسکے ابولہب کو بہ نسبت ابی
طالب کے کم تخفیف ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ ابو طالب نے آنحضرت صلعم
کی مدد و حفاظت کی تھی اور ابی لہب نے آپ سے عداوت کی تھی
اور فتح الباری میں ہے کہ بیہقی نے کہا کہ وہ جو وارد ہوا ہے
کہ کافروں کی نیکیاں باطل ہو جاتی ہیں سو اسکے یہ معنی ہیں کہ انکو
بالکل جہنم سے چھٹکارا نہیں ہوتا اور نہ دخول جنت
ہوتا ہے اور جائز ہے کہ انکے عذاب میں تخفیف ہو جاوے تو
جائز ہے مگر قاضی عیاض یوں کہتے ہیں کہ اس بات پر
اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ کافروں کو
ان کے نیک عمل نفع نہیں دیتے اور نہ
اُن کے ثواب میں حور و قصور ملتی ہے اور
نہ اُنکے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے گو بعض کو بعض سے
زیادہ عذاب ہو۔ میں کہتا ہوں جو احتمال بیہقی نے
بیان کیا ہے یہ اسکو رد نہیں کرتا کیونکہ جو کچھ عدم تخفیف
عذاب کافرین میں وارد ہوا ہے وہ کفر کے گناہ سے تعلق
رکھتا ہے اور جو گناہ کہ ماسوا کفر کے ہے اگر اسمیں تخفیف ہو تو کون
مانع ہے اور قرطبی نے کہا کہ یہ تخفیف اسکے ساتھ مخصوص ہے یا اُس
شخص کے ساتھ جسکے باب میں نص وارد ہوا ہے اور ابن منیر نے حاشیہ میں کہا
کہ یہاں دو قضیہ ہیں ایک اُنمیں سے محال ہے وہ یہ ہے کہ کافر کی طاعت و عبادت
کا باوجود کفر کے معتبر ہونا کیونکہ طاعت کیواسطے یہ شرط ٹھہری ہوئی ہے
کہ قصد صحیح کیساتھ واقع ہو اور کافر کے حق میں مفقود ہے اور دوسرا
قضیہ یہ ہے کہ کافر کو اُسکے بعض اعمال پر محض فضل خداوندی سے
ثواب ملتا ہے اور یہ بات عند العقل محال نہیں ہے جبکہ
یہ مقدمہ مقرر ہو چکا ہے تو ابولہب کا تو یہ کو آزاد کرنا

عتق ابی لهب لثويبة قربة معتبرة ويجوز
ان يتفضل الله عليه بما شاء كما تفضل على
ابيطالب والمتبع فی ذلك التوقيف نفيا و
اثباتا قلت وتمة هذا ان يقع التفضل
المذكور اكرامالمن وقع من الكافر البر له
ونحو ذلك انتهى بحروفه وفی سيرة
الشاميه قال شيخنا فی فتاواه عندی ان
اصل المولد الذی هو اجتماع الناس وقراءة
ماتيسر من القران ورواية الاخبار الواردة
فی مبدء النبی صلی الله عليه وسلم وما وقع
فيه من الآيات ثم يمد لهم سماط ياكلون
منه ويتفرقون من غير زيادة على ذلك
من البدع الحسنة التی يثاب عليها صاحبها
لما فيه من تعظيم قدر النبی صلی الله عليه
وسلم واظهار الفرح والاستبشار بمولده
الشريف وقال قد ظهر لی تخريجه على اصل
غير الذی ذكره الحافظ وهو ما رواه البيهقی
عن انس رضی الله تعالى عنه ان النبی صلی
الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة
مع انه ورد ان جده عبد المطلب عق عنه
فی سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية
فيحمل ذلك على ان الذی فعله صلی الله عليه
وسلم فعله اظهارا للشكر على ايجاد الله تعالى

قربت معتبر ہوگا اور جائز ہو کہ اللہ تعالی جسقدر چاہے اُسپر
تفضل فرما دے جیسا کہ خداوند کریم ورحیم نے ابیطالب
پر تفضل فرمایا اور قابل اتباع اسمیں بات ہو کہ اسکی نفی و اثبات
میں توقف کیا جاوے میں کہتا ہوں تمہ اس تفضیل مذکور کا واقع ہونا
اس شخص کی تعظیم وتکریم کیواسطے ہو جسکے کافر سے نیکی واقع ہوئی
ہو - اور سیرت شامی میں ہو کہ ہمارے استاد نے اپنے فتاوی
میں کہا ہو کہ میرے نزدیک مولود کی اصل یعنی اجتماع مردم
وقراءت قرآن اور نبی کے پیدائش کے باب میں جو احادیث
وارد ہوئی ہیں اور جو نشانیاں واقع ہوئی ہیں اُنکا
بیان کرنا اور اسکے بعد لوگوں کو کھانا کھلانا بعدہٗ وہ
متفرق ہو جاویں فقط اسیقدر ہو یہ بدعت حسنہ ہو
کہ جسکے کرنیوالے کو ثواب ملتا ہو کیونکہ اسمیں نبی صلعم
کی تعظیم اور آپکے پیدا ہونے پر خوشی اور فرحت ہو اور
پھر ہمارے استاد نے کہا کہ اسکی اصل مجھے اور معلوم
ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہو کہ نبی صلعم نے بعد نبی ہونے کے اپنا
عقیقہ کیا حالانکہ آپکے دادا عبد المطلب آپکی پیدائش
سے ساتویں روز عقیقہ کر چکے تھے اور عقیقہ کا اعادہ
بھی نہیں کیا جاتا پس یہ محمول ہوگا اس بات پر کہ
آپکا یہ فعل اپنے رحمۃ للعالمین ہونیکے شکریہ
میں اور اپنی امت کے
شوق دلانے کے لئے تھا
جیسے کہ ثابت ہوا ہے کہ آپ

اياه رحمة للعالمين وتشويقا للامة كما كان
يصلي على نفسه لذلك فيستحب لنا ايضا
اظهار الشكر بمولده بالاجتماع والاطعام
وغير ذلك من وجوه القربات والمثوبات و
قال في شرح سنن ابن ماجة الصواب انه
من البدع الحسنة المندوبة واذا خلي عن
المنكرات شرعا آه ودر تقرير مولانا حضرت

اپنے اوپر درود بھیجتے تھے بایں دلیل ہمارے
لئے مستحب ہے کہ ہم بھی آپ کے پیدا ہونیکا
شکر یہ اجتماع اور اطعام سے اور جو جو
قربت وثواب کی صورتیں ہیں اُن سے کیا کریں
اور کہا شرح سنن ابن ماجہ میں کہ قول راست یہی ہے
کہ مولد اگر منکرات شرعیہ سے خالی ہو
تو بدعت حسنہ ہے۔

جمال الدین المعروف بہ میرزا حسن علی المحدث اللکھنوی سابق مذکور شدہ است کہ در حدیث آمدہ است کہ
فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال را ترک مکن روزہ دوشنبہ را زیرا کہ من زائیدہ شدہ ام
روز دوشنبہ و این حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولد آہ وفي مشكوة المصابيح

عن ابي قتادة قال سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن صوم الاثنين فقال فيه ولدت
وفيه انزل علي رواه مسلم اه قال العلامة
علي القاري في شرحه وفي الحديث
دلالة على ان الزمان قد يتشرف بما يقع
فيه وكذا المكان انتهى بحروفه۔ قال الشيخ
تاج الدين الفاكهاني رح الشهر الذي ولد
فيه صلى الله عليه وسلم وهو ربيع الاول
هو بعينه الشهر الذي توفي فيه فليس السرور
فيه اولى من الحزن آه۔ قال العلامة مولانا
جلال الدين السيوطي رح ردا عليه جوابه
ان ولادته صلى الله عليه وسلم اعظم النعم
علينا ووفاته اعظم المصائب بنا والشريعة

اور مشکوۃ میں ابی قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم دوشنبہ
کے روزے سے پوچھے گئے آپنے فرمایا کہ اسی روز میں پیدا
ہوا اور اُسیدن مجھپر وحی شروع ہوئی روایت کیا اسکو مسلم
نے اور ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ
زمان ومکان میں باعتبار مظروف کو بھی شرف ہوتا ہے چنانچہ
یہ حدیث اسپر دال ہے۔ اور شیخ تاج الدین فاکہانی کہتے ہیں
کہ نبی صلعم کی پیدائش اور وفات کا مہینہ ربیع
الاول ہے پھر پیدائش کی خوشی اور
غم نہ کرنا کیا معنی۔ اور جلال الدین سیوطی اسکے
جواب میں فرماتے ہیں کہ جناب نبی صلعم کی پیدائش
ہمپر ایک بہت بڑی نعمت ہے
اور وفات نبی صلعم بھی ہمارے لئے بڑی
سخت مصیبت ہے۔ لیکن شریعت غرا یوں اُمر

حثت اظهار شکر النعم والصبر والسکوت والکتم عند المصائب وقد امر الشرع بالعقیقة عند الولادۃ وهی اظهار الشکر والفرح بالمولد ولم یامر عند الموت بذبح ولا بغیرہ بل نهی عن النیاحة واظهار الجزع فدلت قواعد الشرع علی انه یحسن فی هذا الشهر اظهار الفرح بولادته صلی اللہ علیه وسلم دون اظهار الحزن فیه بوفاته انتهی وبعضے مانعین مولود شریف میگویند وقد صح انه قیل لابن مسعود رضی اللہ عنه ان قوما اجتمعوا فی مسجد یهللون ویصلون علی النبی صلعم ویرفعون اصواتهم فذهب الیهم ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنه وقال ما عهدنا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وما اراکم الا مبتدعین فما زال یذکر ذلک حتی اخرجهم من المسجد کذا فی التاتارخانیه وطوالع الانوار مجیبیں

کرتی ہے کہ نعمت پر شکر اور بلا پر صبر کرو اور نیز وقت ولادت عقیقہ کرنے کا حکم کیا اور عقیقہ میں اظہار شکر وخوشی ہے اور ہمکو یوں حکم نہیں کیا کہ وقت موت بھی ذبح کریں بلکہ رونے پیٹنے سے منع فرمایا پس قواعد شرعیہ بآواز بلند پکار رہے ہیں کہ اس مہینہ میں آپکے پیدا ہونے کی خوشی کرنی نہایت عمدہ بات ہی اور ہمکو شرع نے یہ نہیں بتلایا کہ آپکے وفات پر اظہار غم والم کیا کریں۔ اور ابن مسعود رضہ سے کہا گیا کہ ایک قوم مسجد میں جمع ہوکر بآواز بلند تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ اور درود شریف پڑھ رہے ہیں پس حضرت ابن مسعود رضہ انکی طرف گئے۔ اور فرمایا کہ میں نے حضرت کے زمانہ میں ایسا نہیں دیکھا۔ اور میری رائے میں تملوگ بدعتی ہو یہانتک کہ نکالدیا ان لوگوں کو مسجد سے ایسے ہی تاتارخانیہ اور طوالع الانوار میں ہے

انعقاد این مجلس مولود بهیئت کذائیه ملتزمه موقته را باید فهمید که معهود ومعمول بزمان آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم وآل عظام وصحابهٔ کرام نبود پس این را بهمان طریق باید داشت واختراع از طرف خود هرگز نباید ساخت علما مینویسند که اتباع چنانکه در فعل کردن میباید وهمچنان در ترک آن نیز شاید فالاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک کذا فی المواهب اللطیفة شرح مسند امام ابی حنیفه وجناب مولانا شاه عبد العزیز صاحب قدس سره در تحفه اثنا عشریه ارشاد فرموده اند که روز تولد نبی ووفات نبی را عید قرار نداده اند جوابش این است که مولانا جلال الدین سیوطی رحمة اللہ علیه این اثر را بمعرض استدلال برائے ابطال انعقاد مجلس مولود آورده تضعیف نموده گفته که بر تقدیر

صحت معارض احادیث کثیره که مثبت خلاف این اثر است نمیتواند شد و نیز بر تقدیر صحت این اثر گوییم که
محتمل است که باعث بر منع و اخراج این قوم از مسجد شور و شغب این جماعت برفع صوت بوده باشد
که منافی ادب و مخالف داب مسجد است نمیدانی که این شور و هنگامه موجب انتشار شاغلین عبادت خدا
و نمازیان اخلاص منتمامیشود و واقعی است که چنین شور و هنگامه معهود در عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم
نبوده والا تهلیل و صلوة بر آنحضرت علیه الصلوة والسلام و اجتماع مسلمانان در مسجد خود ماثور و منقول
ازان عهد رسالت مهد بوده است پس داعی بر منع و اخراج قوم از مسجد فقط رفع صوت و شور و شغب
خواهد بود معهذا این روایت صلاحیت معارضه با روایتے که در صحیح بخاری در باب من جعل لاهل العلم
ایاما معلومة مذکور است ندارد و آن اینست که کان عبد الله یذکر الناس فی کل خمیس یعنی بود
عبد الله بن مسعود که پند میداد مردم را بروز پنجشنبه پس بر طبع سلیم و عقل مستقیم البته پوشیده نه باشد که این
تعیین و تخصیص روز پنجشنبه برائے وعظ و تذکیر که عبد الله بن مسعود از طرف خود ایجاد کرده اند در عهد
آنحضرت صلی الله علیه وسلم نبوده پس چه باعث شد که عبد الله بن مسعود که در دیانت و کلیة الاتباع کما یکون فی الفعل یکون
فی الترک گردیده معاذ الله خویشتن را مرتکب کراهت بدعت فرمودند پس این روایت بخاری اظهر
من الشمس و ابین من الامس است که تعین و تخصیص روز برائے عمل خیر اگرچه آن روز از آنحضرت صلی الله
علیه وسلم ماثور نباشد جائز و مستحسن است بالجمله از تعین و تخصیص عبد الله بن مسعود که روز پنجشنبه را برائے
وعظ و تذکیر مقرر فرموده اند تخراج اصل را برائے تعیین مجلس مولود بهیئت ملتزمه ورای اصول ثلثه
مذکوره سابقه که صوم عاشوراء و صوم دوشنبه و اعاده عمقه است ثابت و متحقق گردیده و متروک شارع که
واجب الاتباع است آن متروک بمعنی دیگر است نه مطلق متروک خواه معدوم بعدم مستمر در زمان شارع
باشد یا بمقتضای مصلحتے معدوم بعدم طاری و لاحق بعد وجود سابق گردد و علماء تصریح نموده اند
که گاہے مقصود شارع از ترک فعلے وفور شفقت و غائت رحمت برامت میباشد یعنی اگر شارع آن فعل
را ترک نمیفرمود و التزام استمراری آن فعل موجب وجوب برامت میگشت چنانچه در ترک التزام تراویح همین
مصلحت قرارداد علماء است پس اینچنین ترک لامحاله واجب الاتباع نباشد و فعل این متروک و التزام
آن از حریم اباحت و استحسان خارج نیفتد که مظنه وجوب که در فعل و التزام شارع بوده در فعل و التزام
دیگرے متصور نیست چنانچه علامه فیروزآبادی در صراط مستقیم بعد نقل اقوال مختلفه در صلوة والضحی

گفتہ صواب آنست کہ مواظبت بر آن نیز مستحب است و خوف توہم فرضیت مرتفع شد واستنادی بعبارات تحفہ درینمقام مدفوع است بانیکہ مدلول این عبارت مخالفت صریحہ با قول وفعل صاحب تحفہ دارد پس لا محالہ ماؤل ومصروف عن الظاہر خواہد بود تفصیل این اجمال این است کہ صاحب تحفہ خودش در جواب سائل کہ سوال از جواز تقرر وتعین روز بعد سال بنابر رفتن بزیارت بزرگان نمودہ می نویسند کہ رفتن بر قبور بعد سال یکروز معین کردہ بسہ صورت است اول آنکہ یکروز معین نمودہ یک شخص یا دو شخص بغیر ہیئات اجتماعیہ مردم کثیر بر قبور محض بنابر زیارت واستغفار روند اینقدر ازروی روایات صحیحہ ثابت است و در تفسیر در منثور نقل نمودہ کہ ہر سال آنحضرت صلعم بر مقابر میرفتند و دعای مغفرت اہل قبور مینمودند اینقدر ثابت است ومستحب دوم آنکہ بہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع شوند وختم کلام اللہ کنند وفاتحہ بر شیرینی و طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضران نمایند این قسم معمول زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم وخلفای راشدین نبودہ اگر کسے این طور بکند باک نیست زیراکہ درین قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیا وراموات را حاصل میشود سوم طور جمع شدن بر قبور این ست کہ مردمان یکروز معین نمودہ ولباسہای نفیس وفاخرہ پوشیدہ مثل عید شادمان شدہ بر قبرہا جمع شوند ورقص وغیرہ سماع با مزامیر ودیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود برای قبور وطواف گرد آن قبور مینمایند این قسم حرام وممنوع بلکہ بعضے بحد کفر میرسند وہمین محمل این ہر دو حدیث است ولا تجعلوا قبری عیدا ولا تجعلوا قبری وثنا چنانکہ در مشکوۃ موجود است انتہی | میری قبر کو تم عید نہ بنانا اور میری قبر کو تم تھان نہ بنانا۔

ونیز مولانائے ممدوح در جواب سائلے کہ سوال از جواز عرس بزرگان نمودہ نوشتہ اند کہ زیارت و تبرک بقبور صالحین وامداد ایشان باہدای ثواب تلاوت قرآن ودعاہای خیر وتقسیم طعام وشیرینی امر مستحسن وخوب است باجماع علمای وتعیین روز برائے آنست کہ آن روز مذکر انتقال ایشان میباشد از دار العمل بدار الثواب والا ہر روز کہ این عمل واقع شود موجب فلاح ونجات است وخلف را لازم است سلف خود را باین نوع بر واحسان نمایند چنانچہ در احادیث مذکور است کہ ولد صالح یدعو لہ و تلاوت قرآن واہدای ثواب ما عبادت موتی قرار دادن مبنی بر کمال بلادت وفرط جہل است آرے اگر کسے سجدہ وطواف ودعا بنحو یا فلان افعل کذا ابعمل آرد البتہ مشابہت با عبدۃ | مثل انکے اے فلاں میرے واسطے تو ایسا کر جیسا اکثر جہال ناواقف کرتے ہیں۔

الاوثان کردہ باشد وچون چنین نیست پس چرا
محل طعن باشد ودر درمنثور سیوطی مرقوم است
اخرج ابن المنذر وابن مردویۃ عن انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یاتی احدا کل عام فاذا اتی الشعب
سلم علی قبور الشہداء فقال سلام علیکم بما
صبرتم الخ واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراہیم
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی
قبور الشہداء علی راس کل حول فیقول
السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و
ابوبکر وعمر وعثمان یفعلون ھکذا انتہی

بتوں کے پوجنے والوں کے مشابہ ہو جاویگا۔
تفسیر درمنثور میں مرقوم ہی کہ جو جلال الدین سیوطی
کی تصنیف ہی تخریج کی ابن منذر اور ابن مردویہ نے
حضرت انس رض سے کہ تحقیق نبی صلعم تشریف لاتے تھے جبل
احد پر ہر سال جب گھاٹی پر پہونچتے تو آپ قبور شہدا پر سلام بھیجے
اور فرماتے سلامتی ہو تم پر بسبب اُسکے کہ تمنے صبر کیا آخر تک
اور تخریج کی ابن جریر نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلعم
شہیدوں کی قبروں پر ہر برس کے سرے پر تشریف لیجاتے
تھے پس فرماتے تھے آپ سلامتی ہو تم پر بسبب اسکے کہ صبر کیا تمنے
پس بہت اچھا ہی پچھلا گھر بعدہٗ حضرت ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق
اور عثمان غنی رض ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ونیز مولانای ممدوح درجواب سائلے کہ استفسار از مجلس محرم ومرثیہ خوانی نمودہ افادہ فرمودہ
کہ در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد میشود مجلس ذکر مولود شریف ومجلس ذکر شہادت حسنین
وتمام عبارت آں جواب بعینہا در فصل سابق نوشتہ شدہ است من شاء فلینظر (ترجمہ جو چاہے وہاں دیکھ لیوے)
وجناب مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کہ برادر کوچک جناب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
بودند وکیفیت تبحر حدیث وتفسیر علوم نقلیہ وعقلیہ حضرت ایشاں معلوم خواص وعوام است در
جواب سوالے انچہ مینویسند بعینہ دریںجا برائے فائدہ عامہ نقل نمودہ میشود سوال بر سر قبر بزرگے
در سال جمع آمدن وآنرا روز وفات وعرس قرار دادن باوجودیکہ زمان امر سیال غیر قار است چہ
حکم دارد جواب زمان اگرچہ سیال غیر قار است اما آنچہ بآں تقدیر کردہ میشود زماں را از شب
وروز وماہ وسال اینہا را شرعاً وعرفاً دورہ مقرر است چوں دورہ تمام میشود باز از سر شروع میشود
ولہٰذا حساب رمضان شہر صوم ذی الحجہ شہر حج وہمچنیں شہور دیگر در دورہ حکم اتحاد بانظیر او دادہ
میشود چنانکہ در حدیث است کہ یہود عرض کردند در حضور جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالیٰ نجات
حضرت موسیٰ علیہ السلام وغرق فرعون دریں روز عاشورا کردہ است برائے شکرانہ روزہ میگیریم

جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود انا احق بموسیٰ منکم فصام یوم عاشوراء وامر الناس بصیامہ
ونیز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال را وصیت کردند بصوم روز دوشنبہ فرمودند فیہ ولدت وفیہ
انزل وفیہ هاجرت وفیہ اموات بنا برایں یادکردن آں تاریخ وآں ماہ رسم مردم افتادہ وچوں
مرداں ازیں جہان بمحافظت ایں رسم گذشتہ اند ایشاں را انتظارے بسوے ولد یا کسے دیگر از اقارب
خود میباشد پس رفع انتظار آں فائدہ ایست معتد بہ وبمعاملات مکاشفہ دریافت شدہ کہ درچنیں
روز اجتماع ارواح دوستاں در عالم برزخ ہم میشود پس امداد بدعا وختم وطعام بدیں معنی مباح است
ووجہ قبح ندارد واما ارتکاب محرمات از روشن ساختن چراغاں وملبوس ساختن قبور وسرود نواختن
معازف ہمہ بدعات شنیعہ اند وحضور چنیں مجالس ممنوع انتہی ازیں جوابات افادت آیات چند فائدہ
مستنبط میشود اول آنکہ رفتن مردم بہیئت اجتماعیہ وجمع شدن بر قبور بعد سال بجائے زیارت بزرگان
وختم قرآن کردن وفاتحہ بر شیرینی یا طعام خواندہ تقسیم آں نمودن ایں قسم اگرچہ معمول زمانہ پیغمبر صلعم
وخلفاء راشدین نبودہ لیکن چوں ایں طور قبحے ندارد اگر کسے بعمل آرد باکے نیست بلکہ بنا بر اشتمال
بر فائدہ برائے احیاء واموات طرفے از استحباب واستحسان خواہد داشت ونیز ازینجا مفترح میشود
کہ نبودن امرے از امور خیر در زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وخلفاء راشدین موجب عدم جواز وکراہت
وبدعت سیئہ بودنش نیست وایں فائدہ مبنی بر ہماں قول حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ است کہ مختار امام
نووی وغیرہ علمای دین است کہ ہر امر مستحدث کہ مخالف قواعد شرعیہ نباشد آں از مستحسنات وبدعات
حسنہ است لہذا اجتماع مردم خواہ بروز ولادت یا وفات با ارتکاب امور ممنوعہ شرعیہ البتہ بدعت
سیئہ ناجائز خواہد بود کہ بایں صورت مخالف قواعد شریعت ۔ دوم آنکہ تعیین روز وماہ برائے
مولود شریف واجتماع مردم یکجا در ماہ ربیع الاول وہمچناں برائے انعقاد مجلس ذکر شہادت امام
حسین علیہ السلام در ماہ محرم روز عاشورا یا غیر آں وشنیدن سلام ومرثیہ مشروع وگریہ وبکا بر حال
شہداء کربلا جائز ودرست است۔ سوم آنکہ عید گرفتن روز ولادت یا وفات نبی یا غیر آں علامت
او اجتماع مردم با ارتکاب محظورات شرعی است وآں البتہ ممنوع وبہمیں معنی روز تولد ووفات
نبی را عید قرار ندادہ اند گفتن صحیح است نہ مجرد اجتماع مردم در آں روز وتلاوت قرآن و
ذکر احادیث وخواندن درود شریف وتقسیم طعام یا شیرینی بعد فاتحہ بحاضرین مجلس کہ ایں امر مستحسن

وموجب ثواب است۔ چہارم آنکہ زمان اگرچہ سیال غیر قار است لیکن چون تقدیر زمان از شب و روز
و ماه و سال است و ہر یکے را از ینہا شرعاً و عرفاً دوره مقرر است کہ بعد انقضای یکدوره دورهٔ دیگر
شروع میگردد لہذا بنظر اعاده این ادوار لا نقضیہ ہر دوره را حکم اتحاد بانظیرش داده میشود بہمیں
حساب رمضان بشہر صوم و ذیحجہ بشہر حج و ہمچنیں شہور دیگر مثل ربیع الاول بشہر ولادت و وفات
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وغیر آں در ہر سال محسوب است و مبنی بر ہمیں اعتبار است در شرع
صوم عاشورا و صوم دوشنبہ و ایام بیض و صوم عرفہ و دیگر امور شرعیہ کہ منوط و مربوط بتعیین و تخصیص
روز یا ماه یا سال است۔ پنجم آنکہ باوجودیکہ جواز و استحباب اجتماع مردم بروز عرس واہدائے ثواب از
خواندن قرآن و اطعام طعام و تقسیم شیرینی باقوال علماء مستند یا ثبات رسید معاملہ مکاشفہ ہم موید
اینست کہ درچنیں روز اجتماع ارواح دوستاں در عالم برزخ ہم میشود پس امداد بدعا و ختم و طعام
بدعتے مباح است و وجہ قبح ندارد کما صرح بہذا التعیین مولانا رفیع الدین و بر تصریح مولانائے
ممدوح موقوف نیست دیگر بزرگان مثل مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیر آں
نیز بہمیں راه رفتہ اند و حکم اتحاد نظیر در دورهٔ روز و ماه و سال در عبارتیکہ سابق از رسالۂ علامہ مولانا
سیوطی منقول شد نیز مستفاد است بلکہ مذہب جمہور علماء سلف ہمیں است والا اعتبار اکثرے
از احکام شرعیہ کہ تفصیل بعضے از آنہا آنفاً گذشت از دست خواہد رفت و در اینجا بے شائبۂ تکلف
و بے غائلۂ تصلف بعرض ثبوت میرسد کہ اعادهٔ شادی میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر
سال در ماه ربیع الاول مثل اعادهٔ صوم عاشوراء و صوم دوشنبہ از امور مستحسنہ و مستحبہ است
نمیدانی کہ شکرانۂ نعمت نجات حضرت موسی علیہ السلام از دست فرعون و روز ولادت آنحضرت
علیہ الثناء والتحیۃ کہ مناط اعادهٔ صوم عاشوراء و صوم دوشنبہ است ہماں مناط اعادهٔ شادی میلاد
شریف در ماه ربیع الاول موجود است بلکہ انعقاد مجلس میلاد شریف چوں متضمن اشاعت و نشر
فضائل و معجزات آنحضرت علیہ الصلوات الزاکیات والتسلیمات الوافیات با شکرانۂ نعمت وجود
باوجود است استحسان و استحباب آں زیاده تر از استحسان و استحباب صوم دوشنبہ و نظائر آں خواہد بود
انتہی۔ ما افاده مولانا العلامۃ الشیخ محمد سلامت اللہ علیہ الرحمۃ باختصار و التقاط واللہ سبحانہ وتعالی
اعلم وعلمہ اتم **چوتھی فصل** میں بیان ہی حکم عمل مولود شریف جو کہ تعیین و تخصیص روز ہوا

بلاتعیین تخصیص روز ہو اور اسمیں ادخال محرمات و منکرات شرعیہ ہو قال العلامۃ حضرت مولانا
الامام الربانی مجدد الالف الثانی رحمۃ اللہ علیہ فی مکتوبہ الشریف الی جناب خواجہ حسام الدین احمد دیگر
درباب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت
خواندن چہ مضائقہ است ممنوع تحریف و تغیر حروف قرآن است والتزام رعایت مقامات نغمہ و
تردید صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است اگر بنہجے خوانند
کہ تحریفے در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکورہ متحقق نگردد و آنرا ہم بغرض
صحیح تجویز نمایند چہ مانع بود مخدوما بخاطر فقیر میرسد تا سد ایں باب مطلق نکنند بوالہوسان ممنوع نمیگردند
اگر اندکے تجویز کردہ شود منجر ببسیار خواہد شد قلیلہ یفضی الی کثیرہ قول مشہور است والسلام وافاد ایضا فی
مکتوبہ الشریف الی جناب مرزا حسام الدین احمد اندراج یافتہ بود اگرچہ مبالغہ در منع سماع متضمن
منع مولود کہ عبارت از قصائد نعت و اشعار غیر نعت خواندن است نیز بود اخوی اعزی میر محمد
نعمان و بعض یاران آنجائی کہ در واقعہ آنحضرت صلعم را دیدہ اند کہ ازیں معرکہ مولود بسیار رضی اند
بر ایشان ترک شئون مولود بے مشکل است مخدوما اگر وقائع را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد
مریداں را بہ پیراں ہیچ احتیاج نباشد والتزام طریقے از طریق عبث می افتد ہر مریدے موافق وقائع
خود خواہد کرد و مطابق منامات خود زندگانی خواہد نمود آں وقائع و منامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند
و مرضی او بوند یا نبوند بریں تقدیر سلسلہ پیری و مریدی برہم میخورد ہر بوالہوسے بوضع خود مستقل
میگردد و مرید صادق ہزار وقائع را با وجود پیر بہ نیم جو نمیخرد و طالب رشید بدولت حضور پیر منامات را
از اضغاث احلام شمرد و ہیچ التفات بہ آنہا نمی نماید شیطان دشمنے است قوی منتہیان از کید او
ایمن ہستند و از مکر او ترساں و لرزاں اند از مبتدیان و متوسطان چہ گوید غایۃ ما فی الباب منتہیان
محفوظ اند و از سلطان شیطان مصون بخلاف مبتدیان و متوسطان پس وقائع ایشاں شایان
اعتماد نباشد و از مکر دشمن محفوظ نبوند سوال واقعہ کہ دراں واقع حضرت پیغمبر را بہ بیند صادق
است و از کید و مکر شیطان محفوظ فان الشیطان لا یتمثل بصورتہ کما ورد پس وقائع آنحضرت نیز
صادق باشند و از مکر شیطان محفوظ جواب صاحب فتوحات مکیہ عدم تمثل شیطان را مخصوص بصورت
خاصہ آں سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کہ مدفون در مدینہ است می سازد و حکم بعدم آں تمثل

بهر صورتیکه به بیند تجویز نمایند و شک نیست که تشخیص آں صورت علی صاحبها الصّلوة والسّلام خصوصاً در
منامات بسیار متعسر است پس چگونه شایان اعتماد بود و اگر عدم تمثل شیطان را مخصوص بصورت خاصه
آں سرور علیه وعلی آله الصّلوة والسّلام نسازیم و بهر صورتیکه به بیند عدم آں تمثل را در صورت تجویز نمائیم
چنانچه بسیارے از علماء بداں رفته اند و نیز مناسب رفعت شان آں سرور است علیه وعلی آله الصّلوة و
السّلام گوئیم که اخذ احکام ازیں صورت و دریافتن مرضی و نامرضی آں از مشکلات است چه تواند بود
که دشمن لعین درمیان متوسط شده باشد و خلاف واقع را بموقع نموده بود و بیننده را در اشتباه
و التباس انداخته عبارت و اشارت خود را عبارت و اشارت آں صورت علی صاحبها الصّلوة و
السّلام دانیده باشد الی ان افاد رضی الله تعالی عنه در حالت منام که محل تعطیل حواس است و جائے
التباس و اشتباه با وجود تنهائی رائی از کجا معلوم شود که آں واقعه از تصرف شیطان محفوظ است و
از تلبیس او مصون با آنکه گوئیم چوں در از هان قصائد نعت خوانندگان و شنوندگان متمکن شده بود
که آں سرور علیه وعلی آله الصّلوة والسّلام ازیں عمل راضی خواهند بود چنانچه ممدوحان از مادحان راضی
اند و ایں معنی در متخیله ایشاں منتقش گشته تواند بود که در واقعه آں صورت متخیله خود را دیده باشند بے آنکه
آں واقعه را حقیقتے باشد و یا تمثل شیطانی بود و ایضاً واقعات در رویائے صادقه گاهے محمول بر ظاهر
اند و حقیقت آنها همان است که رائی دیده است مثلاً صورت زید را در خواب دیده است و مراد همان
حقیقت زید است و گاهے مصروف از ظاهر اند و محمول بر تعبیر صورت زید را در خواب دیده است
و مراد ازاں عمرو داشته اند مثلاً بواسطه علاقه مناسب که درمیان عمرو و زید بوده است پس ایں واقعه
یاراں از کجا معلوم شود که محمول بر ظاهر اند و از ظاهر مصروف نیند چرا تواند بود که مراد ازاں تعطیع
کنایات باشد از امور دیگر بے آنکه تمثل شیطانی را گنجائش بود و بالجمله اعتماد بر وقائع نباید نمود
والی ان افاد رضی الله تعالی عنه یاراں آنجا نیست که بوضع خود زندگانی نموده اند زمام اختیار
بدست ایشاں نیست یا میر محمد نعمان را غیر از انقیاد هیچ چاره است حیاء ً باللہ سبحانه اگر لمحه بعد از منع
تعف نماید اگر فرضاً توقف کنند کراضر خواهد کرد و بالغه فقیر در منع بواسطه مخالفت طریقت خود است
لف طریق خواه بسماع و رقص بود خواه بمولود و شعر خوانی هر طریق را وصولیست بمطلب
انع و صول بمطلب خاص ایں طریق منوط بترک ایں امور است هر کرا طلب مطلب ایں طریق بود

باید که از مخالفت این طریق اجتناب نماید و مطالب طریق دیگر منظور نظر او نباشد حضرت خواجه نقشبند
قدس سره فرموده اند ما این کار نمیکنیم و نه انکار می کنیم یعنی این کار منافی طریق خاص ما است پس نکنیم
و چون مشائخ دیگر کرده اند از ان انکار هم نمائیم لیکن وجه هو مولیها فرونه آباد که ملجا و ملاذ ما
فقرا است و قدوه ما پیرزادان هر گاه درین وقت امری حادث شود که مخالف این طریقه علیه بود جای اضطراب
با فقرا است مخدوم زاده ها احق اند بمحافظت طریق والد بزرگوار خود فرزندان حضرت خواجه احرار
قدس سره بعد از تغیر طریق والد بزرگوار ایشان طریق اصل را ایشان محافظت نمودند و با تغیر
کنندگان مجادله فرمودند چنانچه بسمع شریف شما نیز رسیده باشد الی ان افاد رضی الله تعالی
عنه و اگر فرضا حضرت ایشان درین آوان در دنیا زنده بودند و این مجلس و اجتماع منعقد میشد آیا
امر راضی میشدند و این اجتماع را می پسندیدند یا نه یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمیفرمودند
بلکه انکار مینمودند مقصود فقیر اعلام بود قبول کنید یا نکنید هیچ مضائقه نیست و گنجائش مشاجره نه
اگر مخدوم زادها و یاران آنجائی بر همان وضع مستقیم باشند ما فقیران را از صحبت ایشان غیر از
حرمان چاره نیست زیاده چه تصدیع دهد. والسلام اولاً و آخراً انتهی باختصار. و جناب حضرت
مولانا مولوی محمد مظهر صاحب نقشبندی مجددی دهلوی مدنی در مقامات سعیدیه در بیان
حالات حضرت والد ماجد خود قدس سره ترقیم فرموده اند عبارت حضرت ایشان بعینها این است
میفرمودند که خواندن مولود شریف و قیام نزدیک ذکر ولادت با سعادت مستحب است و درین باب
رساله خاص دارند و دران تحقیق فرموده اند که منع حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه از
مولود خوانی محمول بر سماع و غنا است لا غیر انتهت بحروفها. قال الشیخ تاج الدین الفاکهانی
الذی لخصه ان دخله الجنایة وانضاف الیه الغناء والرقص واجتماع الشبان مع النساء وغیر
ذلک من المحرمات فهذا الذی لا یختلف فی تحریمه اثنان اھ قال العلامة مولانا جلال الدین
السیوطی رداً علیه هذا الکلام صحیح فی نفسه غیر ان التحریم فیه انما جاء من قبل هذه الاشیاء
المحرمة التی ضمت الیه لا من حیث الاجتماع لاظهار شعار المولد بل لو وقع مثل هذه الامور
فی الاجتماع لصلوة الجمعة مثلا لکانت قبیحة شنیعة ولا یلزم من ذلک ذم اصل الاجتماع
لصلوة الجمعة کما هو واضح وقد رأینا بعض هذه الامور فی لیالی من رمضان عند الاجتماع

الناس صلوٰۃ التراویح المحرم لا الاجتماع لاجل ہذہ الامور التی قرنت بہا کلا بل نقول اصل الاجتماع
لصلوٰۃ التراویح حسن وسنۃ وقربۃ وما ضم الیہا من ہذہ الامور الشنیعۃ قبیح شنیع کذلک
نقول اصل الاجتماع لاظہار شعار المولد مندوب وقربۃ وما ضم الیہ من الامور المذمومۃ
مذموم ممنوع انتہی وعبارۃ رسالۃ الفیصلہ لمولانا واستاذنا المولوی کرامت علی
رحمۃ اللہ علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ حامدا ومصلیا فقیر کرامت علی جونپوری کیطرف سے
برادران دینی جو اس فقیر سے حاضرانہ اور غائبانہ محبت رکھتے ہیں اور اپنے امام کے مذہب پر مضبوط ہیں
اور حضرت مرشد برحق سید احمد قدس سرہٗ سے اعتقاد رکھتے ہیں اور انکی کتاب صراط المستقیم کو سچی
کتاب جانتے ہیں بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے مطالعہ فرمائیں کہ حاجی چھانگر صاحب ساکن
مبارک پور کے زبانی معلوم ہوا کہ مولوی فیض اللہ صاحب نے اعظم گڈہ میں حاجی چھانگر سے کہا کہ ایضاح
الحق کے رد کرنے سے ہمکو تمکو طمانچہ لگا سو تم مولوی صاحب سے ہاتھ جوڑ کر ہماریطرف سے کہو کہ جسطرح اسکو
رد کئے ہیں اسی طرح سے اس کتاب کو صحیح لکھدیں کہ یہ کتاب صحیح ہی ہمسے غلطی ہوئی جو ہمنے اسکو
رد کیا تو اس لکھنے سے سارا کام بنجاوے ابھی کچھ بگڑا نہیں ہے اور یہ بات کہنا کہ کسی مقام میں ہمنے
ایضاح الحق کی تحقیق کیواسطے لکھا تھا کہ یہ کتاب کسکی تصنیف ہی اور اوس مقام کے تین مولویوں نے
جو بڑے معتبر ہیں حلف کر کے لکھا کہ یہ کتاب ایضاح الحق مولانا محمد اسمعیل کی تصنیف ہی اور
اس مقام کا نام حاجی صاحب موصوف نے کہا کہ ہمکو یاد نہیں سو اس بات کو سنکر بہت ہمکو افسوس ہی اسلئے کہ
اس فقیر نے رسالہ اطمینان القلوب میں ایضاح الحق کی خرابی اور لامذہبی ظاہر کر دیا اور فقیر کی کتابکے جو
مسئلونکا جو ایضاح الحق میں رد لکھا ہی اُسکو بھی کھولدیا اور ہمارے مرشد حضرت سید احمد قدس سرہٗ
کی کتاب صراط المستقیم کے جن جن مقامونکا رد ایضاح الحق کے جس مقام میں کیا ہی اُسکو بھی کھولدیا
اور یہ لکھدیا کہ صراط المستقیم کے مصنف حضرت مرشد ممدوح ہیں اور اسکے لکھنے والے مولانا محمد
اسمعیل مرحوم ہیں اور ایضاح الحق کا مصنف کوئی دوسرا مولوی اسمعیل ہی تو ہمنے اسمیں کیا برا
کیا ہمنے تو اپنے مرشد اور مولانا محمد اسمعیل کے سنت وجماعت ہونے سے لوگونکو خبردار کردیا اور ایضاح الحق
کے مصنف کی لامذہبی اور ہمارے مرشد سے اُسکی عداوت کے حال کو کھولدیا سو ہزار ہزار تعجب ہی کہ
ایضاح الحق میں جو صراط المستقیم کا رد ہی اس سے مولویصاحب کو طمانچہ نہ لگا تو اب جناب مولوی صاحب

ممدوح اور سارے مسلمانوکو مناسب ہی کہ ایضاح الحق اور صراط المستقیم دونوں کے اُس مقام کو دیکھیں
اور خوب سا دریافت کریں کہ ایضاح الحق کے مصنف نے صراط المستقیم کو رد کیا ہی یا نہیں اگر رد کیا ہی
تو اپنے مرشد حضرت سید احمد کے کتاب صراط المستقیم کو حق جانیں اور اسپر عمل کریں۔ اور ایضاح کو
جھوٹی جانیں سو عجیب تماشہ کی بات ہی کہ دونوں کتاب کو نہ ملا کے اور حق تحقیق نہ کر کے ہمکو کہا کہ
ہم ایضاح الحق کو صحیح لکھدیں تو اب مسلمانو انصاف کرو کہ ہم اپنے مرشد سے جو اکاون برس سے اعتقاد
رکھتے ہیں سو اس اعتقاد کو ہم کسی جھوٹے جاہل لامذہب اور گمنام کے لکھنے سے کسطرح چھوڑ دیں اور
ایسے اندھے بنجاویں کہ ایضاح الحق کے رد ہونے سے ہمکو طمانچہ لگے اور صراط المستقیم کے رد ہونیسے
طمانچہ نہ لگے اس مضمون کو سارے سنت و جماعت لوگ خصوصًا واعظ لوگ غور کریں اور ایسی جھوٹی
کتاب کے فریب کے جال سے مسلمانوں کو بچا دیں اب اس بات کو خوب سمجھو کہ جب ایضاح الحق والے
نے صراط المستقیم کو رد کیا ہی تو اب ایضاح الحق کا مصنف مولانا محمد اسمعیل مرحوم کو ثابت کرنا کیا
فائدہ اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ ایضاح الحق مولانا محمد اسمعیل کی تصنیف ہی تو اس سے کیا فائدہ ہوا
اور جنگل میں بیل بجا تو کوے کے باپ کا کیا یعنی صراط المستقیم تو رد ہو نیکی نہیں مولانا محمد اسمعیل پر
ہی عیب لگجاویگا اسیطرح جسے مولود شریف اور قیام کے مسئلہ میں ہی ایضاح الحق کے معتقدونکی
ٹیڑہی سمجھ کا حال سمجھو اور مولود شریف اور قیام کو جو شخص منع کرتا ہی یا حرمین شریفین کے لوگوں پر
طعن کرتا ہی اور انکا عیب تلاش کرتا ہی یا ایک شخص معین کی تقلید کو واجب نہیں کہتا ہی یا فقہ پر عمل کرنا
واجب نہیں جانتا ہی تو اسمیں خواہ مخواہ لامذہبی اور وہابی [illegible] ہی اور [illegible] نے
رسالہ ملخص میں مولود شریف کو بہتیرے عالموں اور اماموں کے قول اور فعل سے اور اپنے طریقہ کے
پیشواؤنکے قول سے اور تواتر سے ثابت کیا ہی اور مولود کا منع کرنیوالا فقط ایک شخص فاکہانی
مالکی ہی سو جماعت کے مقابلہ میں ایک ذکے کا کیا اعتبار اور قیام کو ایک مجتہد اور مکہ معظمہ کے دو معتمد
اور نامی عالم قدیم کے فتوی سے اور بڑی بڑی معتبر کتابوں سے اور تواتر سے ثابت کیا ہی اور یہ قیام چونکہ
قیام تعظیم کا ہی اسواسطے اسکی اصل حضرت عائشہ کی حدیث سے ثابت کیا ہی۔ اب ایک بات بڑی فائدہ
کی یاد رکھو وہ یہ ہی کہ لفظ مولد النبی میں تعظیم مضاف کی ہی مانند بیت اللہ کے اور عبد اللطیف کے یعنی
جب کسی چیز کی نسبت کسی بڑے کیطرف کرتے ہیں یعنی جب کسی چیز کا علاقہ کسی بڑے سے لگاتے ہیں تب

اُس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہو جیسے مولود نبی کا اور اُنکا موے مبارک اور نعلین شریف وغیرہ یا جیسے
اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام میں گھر کی تعظیم اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہو اسیواسطے
یہ عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مولود کی تعظیم کرنے والونکی طرف ہو سو جو لوگ دھوکا کھاگئے
ہیں وہ توبہ کریں اور مولود کو منع کرنیوالوں سے علاقہ توڑ ڈالیں اور یہ اضافت تحقیر کیواسطے کب ہوتی ہو
جب کسی چیز کی نسبت چھوٹی اور حقیر اور ذلیل چیز کیطرف کرتے ہیں جیسے ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا
جو چاہے اس قاعدہ کو مختصر معانی میں دیکھے سو یہ بات سمجھ میں آگئی تو مولود کی حقارت کرنا درست
نہوگا یہ لفظ کہے کہ مولود بدعت مذمومہ ہو یا گمراہی یا حرام ہو یا مکروہ ہو اور یہ کہنا کبھی سنت نہوگا
کہ یہ رسالہ مولود کے باطل کرنیکے واسطے ہو جیسا کہ ایک رسالہ کا نام کسی نے رکھا ہو غایۃ الکلام فی
ابطال عمل المولد والقیام قافیہ تو ملگیا مگر ایمان کا کیا حال ہوا یہ مضمون بحث اور زبانی تقریر کرکے باطل
نہو سکیگا جبتک مختصر معانی کے مضمون کو اسکی برابری کی کتاب سے کوئی رد نہ کریگا اب اسی ایک مضمون سے
تملوگ وہابیوں کے مذہب اور انکے علم کی حقیقت سمجھو کتاب کا نام مقرر کرنیمیں تو انکا یہ حال ہوا۔
اسی مضمون سے تملوگ انکے سارے عقیدے اور علم اور مسئلوں کا حال سمجھو اور قیام کا منع ابتک کسی
کتاب میں نہ پایا اور حال کے وہابیوں نے جو اپنے رسالوں میں قیام کو منع لکھا ہو یا اب کوئی جاہل منع
کرے تو اسکی بات کون سنتا ہو اور رسالہ محض جلدی چھپکر آتا ہو انشاء اللہ تعالی اور سب حقیقت
کھلجاویگی اور یہ بات سب پر ظاہر ہو کہ حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دین کا دیس ہو
تو جو مذہب حرمین شریفین میں نہیں ہو اس مذہب کو اکاس بیل کیطرح سے بے جڑ کا جانو اور دلمیں
یقین رکھو کہ حرمین شریفین کے علماء کے بھاری جماعت کی پیروی کرنے میں بڑی خیر ہو رد المحتار
میں تیسری جلد میں باب البغاۃ میں تین سو نو صفحہ میں خارجی لوگ جو خروج کرتے ہیں اُنکے کافر
ہونیکا جو اعتقاد رکھتے ہیں اسی بات کے بیان میں فرماتے ہیں جیسا کہ واقع ہوا ہو ہمارے زمانہ میں عبد الوہاب
کے تابعدار وہابیوں جو نجد سے نکلے تھے اور حرمین شریفین پر غالب ہوگئے تھے اور وے لوگ فریب سے
اپنے تئیں حنبلی مذہب کہتے تھے لیکن وہ لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہی لوگ مسلمان ہیں جو لوگ اُنکے اعتقاد
کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں وے لوگ سب مشرک ہیں اور اسی اعتقاد کے سبب اہل سنت وجماعت
اور اُنکے علماء کے قتل کرنیکو مباح کیا تھا تک کہ اللہ تعالی نے اُنکی شوکت کو توڑا یعنی اُن کی

لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگوں کے دلوں میں سمائی تھی سو نکل گئی اور خوب مارے گئے اور اللہ تعالی نے خراب کیا اُنکے شہروں کو اور اونکے اوپر فتح دیا مسلمانوں کے لشکر کو بارہ سو تینتیس ہجری میں **فائدہ** حجاز کی زمین کی سوای کو نجد کہتے ہیں۔ مشکوۃ المصابیح کے باب ذکر الیمن والشام کی پہلی فصل کے آخر میں بخاری کی روایت والی حدیث جو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہو اُسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے اور نجد سے شیطان کے لشکر اور شیطان کے مددگار لوگ نکلینگے یہ خاکسار کہتا ہو کہ یہ بات رسول اللہ صلعم نے معجزے کے طور پر فرمایا تھا سو ویسا ہی ظاہر ہوا۔ اور وہابیوں کا فتنہ اس ملک میں بھی پہونچا۔ انشاء اللہ تعالی وہابی لوگ نکالے جاوینگے۔ پھر یہانکے وہابی لوگ بھی کئی فرقہ ہیں ایک وہ ہیں جو سارے مقلدونکو مشرک جانتے ہیں اور مشرکونکے حق میں جو آیت اتری ہو اُسکو مقلدوں کے حق میں پڑھتے ہیں اور آپ کسی کی تقلید نہیں کرتے ہیں اور ایسے لوگ دلی اور بنارس اور عظیم آباد اور سورج گڈھی اور کلکتہ اور ڈہاکہ اور رامپور بوالیا کے متعلق دیہات وغیرہ مقاموں میں نکلے ہیں۔ اور دوسرے فرقہ تقلید کرتے ہیں اور جیسا کہ پرانے وہابی لوگ اپنے تئیں حنبلی کہتے تھے ویسا ہی یہ لوگ بھی اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں جیسے بنگالہ میں ڈہاکہ فریدپور اور بریسال کے متعلق دیہات میں دودامیاں کے گروہ کے لوگ اور چاٹگام کے متعلق بعضے دیہات میں مخلص الرحمن کی گروہ اور بھی کئی قسم کے وہابی لوگ ہیں سو وہ سب کسطرح سے پہچان پڑیں کہ یہ وہابی ہیں سو اونکی شناخت یہ ہو کہ وہ اپنے گروہ کے سوا سبکو مشرک جانتے ہیں اگرچہ ظاہر میں مشرک نہ کہیں بلکہ نماز بھی ساتھ پڑھ لیں مگر کسی مسئلہ میں اختلاف ہونیکے وقت اپنے گروہ کے سوا کسیکی بات نمانینگے چنانچہ ہندوستان اور بنگالہ کے وہابیونمیں ابتک وہی پرانا اعتقاد پرانے وہابیوں کا موجود ہے جو چاہے سو آزمالے وجہ وہ یہ ہو کہ یہ لوگ اپنے گروہ کے سوا سبکو مشرک جاننے کے سببسے اپنے گروہ کے سوا کسی عالم کی بات نہیں مانتے حرمین شریفین اور تمام دنیا کے عالم کو پیٹ پالنے والا اور انگریزیکا عالم کہتے ہیں یہانتک نوبت پہونچی ہو کہ رامپور بوالیا میں ایک دغاباز دلی سے جاکر رہا ہو وہ کہتا ہو کہ مولود شریف بدعت سیئہ ہو اور اوسمیں قیام کرنا شرک ہو اور اسی قیام کے سببسے کہتا ہو والعیاذ باللہ روم کا بادشاہ اور حرمین الشریفین کے سارے علماء اور سارے لوگ مشرک ہیں اور حضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ بیشک اللہ تعالی جمع نہیں کرتا ہو میری امت کو گمراہی پر اشعۃ اللمعات میں

لکھا ہو کہ یہ ایک خاصیت ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے اس امت مرحومہ کو اُسکے ساتھ خاص فرمایا ہو کہ جن بات
پر اس امت کے لوگ اتفاق کرینگے وہ بات حق ہی ہوگی پوری اس حدیث کو اشعۃ اللمعات میں باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ کی دوسرے فصل میں دیکھو سو اس حدیث کی مخالفت کرکے وہابی لوگ اپنے گروہ کے
لوگوں سے دو تین آدمیوں کا نام لیکر کہتے ہیں کہ فلانے فلانے کی بات مانو اور جو مسئلہ پوچھنا ہو سو انہیں سے
پوچھو پس یہی ایک بات اُن دغاباز فریبیوں کے فساد سے بچنے کیواسطے کفایت ہی بھلا کیا سبب ہے
کہ حرمین شریفین جہاں قیامت تک دین باقی رہنے کی بشارت رسول اللہ صلعم نے دی ہو سو وہاں کے
علماء کی جماعت اور اس ملک ہندوستان کے سارے علماء کی جماعت کے ماننے اور اُن سے مسئلہ پوچھنے سے
اپنے گروہ کے لوگوں کو منع کرتے ہیں اور اپنے گروہ کے دو تین یا چار پانچ عالم کی بات ماننے اور اُنسے
مسئلہ پوچھنے کی تاکید کرتے اور لکھ بھی بھیجتے ہیں تو سنت و جماعت مذہب کے ہزاروں علماء کی جماعت کو
چھوڑ کر اپنے ہی گروہ کے دو تین شخص کو چن لینا اور اُنکے سپرد اپنے معتقدوں کو کرنا یہ تو اپنے
وہابی بننے اور لامذہب ہونے کا صاف اقرار کرنا اور سنت و جماعت کے گروہ سے جدا ہو جانا ہی
اب ایک بات بڑے کام کی تم لوگ سنو کہ مثلاً ایک شخص اچھا پکا سونا ایک سیر لایا ہو اور شہر اور گانوں
کے لوگوں سے کہتا ہو کہ تم لوگ پچاس یا سو سُنار کے پاس ہمارا سونا لیجاؤ وہ تاوے اور سوراخی کسوٹی
پر کسے اگر اچھا ٹھہرے تو سولہ روپیہ تولے ہمارا سونا خرید کرو اور ایک دوسرا شخص ایک سیر پیتل ملمع
کیا ہوا لایا ہو اور چھپ چھپکر ان لوگوں سے کہتا ہو کہ ہمارا سونا بہت اچھا ہو ہم سترہ روپیہ تولہ
بیچتے ہیں تم لوگ چوکو مت ہمسے خرید لو جب کوئی خریدار کھڑا ہوتا ہی کہ اچھا ہمارے ساتھ چلو ہم دس بیس
سُنار کو تمہارا سونا دکھلا کے سب خرید لینگے تب یہ کہتا ہی تمام جہان کے سونار اندھے ہیں فقط ہماری
ہی آنکھ ہو اور ہمارے ساتھ فلانے فلانے کی آنکھ ہو اگر تمکو خریدنا ہو تو ہم لوگوں کی آنکھ سے سونا خرید کرو
تو اب بھائیو انصاف سے کہو کہ ان دونوں میں کون ٹھگ ہو اور ایسے ٹھگ کی بات کو کوئی عقل والا قبول
کریگا یا نہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہماری بات کو ہندوستان اور بنگالہ کے ہزاروں سنت و جماعت کے
علماء سے اور حرمین شریفین کے سارے علماء سے اور سارے جہان کے سارے سنت و جماعت علماء سے
تحقیق کر لو سچ ٹھہرے تو مانو جھوٹ ٹھہرے تو ہماری بات کو نہ مانو بلکہ ہمکو مطلع کرو تاکہ ہم بھی ویسے
توبہ کریں اور حقیقت میں قیامت تک امت کے لوگوں میں جتنا اختلاف ہوگا سبکا فیصلہ آپ نے کر گئے ہیں

مختصر فیصلہ یہی ہو کہ ایک حدیث جو پہلے مذکور ہو چکی ہو اور دوسری حدیث جو اب لکھتے ہیں سارے اختلاف کا فیصلہ کرنیکو کفایت ہو دوسری حدیث یہ ہو کہ مشکوۃ المصابیح میں باب ثواب ہذہ الامۃ کی دوسری فصل میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو اسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ مثل میری امت کی مانند مینہ کے ہو دریافت نہیں ہوتا کہ پہلا مینہ بہتر اور فائدہ دینے والا زیادہ ہو یا اسکا آخر اشعۃ اللمعات میں جو اس حدیث کی شرح ہو اسکا خلاصہ یہ ہو کہ ساری امت بہتر ہے جیسا مینہ کہ سب کا سب بہتر اور فائدہ مند ہو ویسا یہ امت بہتر ہونے میں سب برابر ہیں یعنی صحابہ کے وقت تک کی ساری امت نیک ہونے میں برابر ہیں تو پہلی حدیث اور اس حدیث کا مضمون ملکے یہ بات ثابت ہوئی کہ صحابہ کے وقت سے لیکے قیامت تک امت کی جس زمانہ کی امت کے لوگ جس بات پر اتفاق کرینگے وہ بات گمراہی پر نہوگی تو ایک جگہ بیٹھ کے دو چار آدمی کا بحث اور جھگڑا کرنا اور ہار جیت سے کچھ فائدہ نہیں تو یہ جان بچانے کی حکمت ہو اصلی بات وہی ہو جو دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتی ہو سو جو شخص اپنی بات پر اتفاق دکھلائیگا اسکو تمام زمانہ پہچان جائیگا یہ شخص سچا ہو جیسے مولود شریف اور قیام کا مسئلہ یا مرید ہونیکا مسئلہ وغیرہ ہو اور توضیح اور مجالس الابرار اور سنت و جماعت مذہب کی بہت سے کتابوں سے یہ بات ثابت ہو کہ مراد امت مطلقہ سے اہل سنت و جماعت ہیں اور اہل سنت و جماعت وہی لوگ ہیں کہ طریقہ انکا طریقہ رسول علیہ السلام کا اور انکے اصحاب رض کا اور اہل بدعت مراد نہیں ہیں تو یہاں سے لیکے حرمین شریفین تک کے سارے اہل سنت و جماعت کو چھوڑ کے جنکو آنحضرت صلعم نے اپنی امت فرمایا ہو نجد کے گروہ کے دو تین یا چار پانچ لوگوں سے جنکو حضرت ؐ نے شیطان کا لشکر فرمایا ہو مسئلہ پوچھنا اور انکے مذہب پے چلنا رسول اللہ صلعم کی مخالفت کھلا کھلی کرنا ہو مسلمانوں ہمنے تم لوگوں کی بڑی خیر خواہی کی ہو کہ اس رسالہ فیصلہ میں تم تک پہنچوا دیا ہمارے حق میں دعا کرو والسلام تمت بخیر و نہا وقال العلامۃ مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ اول کسیکہ آنحضرت صلعم را شیر داد ثویبہ بود کنیزک ابولہب بضم مثلثہ و فتح واو و سکون تحتانیہ و موحدہ در آخر و این ثویبہ آن شب کہ حضرت صلعم متولد شد بشارت رسانید با بولہب کہ در خانہ عبد اللہ برادر تو پسرے متولد شدہ ابولہب او را بمژدگانی آزاد کرد و امر کرد کہ او را شیر دہد و حق تعالی باین شادی و سرور کہ ابولہب بولادت آنحضرت صلعم کرد در عذابش تخفیف کرد و در روز دوشنبہ از وے عذاب برداشت چنانکہ در حدیث آمدہ است

وانجا سند است مر اہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلعم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل شدہ چوں بسرور میلاد آنحضرت و بذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت صلعم جزا دادہ شد تا حال مسلمانان کہ مملو است بمحبت و سرور و بذل مال در طریق وے چہ باشد و لیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند از تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریق اتباع نگردد انتہی کذا فی الدر المنظم واللہ سبحانہ تعالی اعلم علمہ اتم

آٹھواں باب

بیان میں جو قیام کے وقت ذکر ولادت باکرامت کے

فی کتاب انسان العیون فی سیرة الامین المامون جرت عادة کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا القیام بدعة لا اصل لہا ای لکن ھی بدعة حسنة لانہ لیس کل بدعة مذمومة وقد قال سیدنا عمر رضی اللہ تعالی فی اجتماع الناس لصلاة التراویح نعمت البدعة وقد قال العز بن عبد السلام رحمة اللہ ان البدعة تعتبر بہا الاحکام الخمسة وذکروا من امثلة کل ما یطول ذکرہ ولا ینافی ذلک قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعة ضلالة وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ای شرعنا ما لیس منہ فہو رد لان ھذا عام ارید بہ الخاص فقد قال امامنا الشافعی قدس سرہ ما احدث وخالف کتابا او سنة

کتاب انسان العیون فی سیرة امین المامون مین لکہا ہے کہ اکثر لوگون کی یہ عادت جاری ہے کہ جو وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص پیدا ہونیکا ذکر سنتے ہین تو آپکی تعظیم کیو اسطے قیام کرتے ہین اور یہ قیام بدعت ہے اسکی واسطے کوئی اصل نہین۔ لیکن یہ بدعت حسنہ ہے کیونکہ ہر بدعت مذموم نہین ہوتی اور فرمایا ہے ہمارے سردار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کیواسطے لوگون کے جمع ہونیکو اچھی بدعت اور عز بن عبد السلام نے کہا بیشک بدعت کا اعتبار کیے جاتے ہین اُسکے ساتھ احکام خمسہ اور علماء نے بہت سی مثالین بیان کی ہین جنکا بیان کرنا باعث طول ہے اور یہ بات آنحضرت صلعم کے اس بیان کے منافی نہین کہ بچو تم محدثات امور سے تحقیق ہر ایک نئی بات گمراہی ہے اور فرمایا آپنے جس کسینے ہماری شریعت مین ایسی نئی بات نکالی جو ہمارے دین سے نہین ہے پس وہ بات قابل رد ہے کیونکہ یہ عام ہے اور مراد اس سے خاص ہے ہمارے امام شافعی رحمة اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہے کہ نئی بات احداث کیجاوے اور وہ کتاب و سنت

او اجماعا او اثرا فهو من البدعة الضلالة
وما احدث من الخير ولم يخالف شيئا من ذلك
فهو من البدعة المحمودة وقد وجد القيام
عند ذكر اسمه صلى الله عليه وسلم من عالم الامة
ومقتدی الائمة دینا وورعا الامام تقی الدین
السبکی وتابعه علی ذلك مشائخ الاسلام فی عصره
فقد حکی بعضهم ان الامام السبکی اجتمع عنده
جمع کثیر من علماء عصره فانشد منشد قول
الصرصری رحمه الله فی مدحه صلی الله علیه
وسلم وشرف وعظم ؎ قلیل لمدح المصطفی
الخط بالذهب ❋ علی ورق من خط احسن
من کتب ❋ وان تنهض الاشراف عند سماعه
قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب ❋ فعند
ذلك قام الامام السبکی رحمه الله وجمیع من
بالمجلس فحصل انس کبیر بذلك المجلس و
یکفی ذلك فی الاقتداء اه بحروفه وفی
کتاب السیرة المحمدیة والطریقة
الاحمدیة لمولانا العلامة المولوی محمد
کرامت علی الدهلوی رحمة الله علیه جرت عادة
کثیر من الناس انه اذا سمعوا بذکر وضعه
علیه السلام ان یقوموا تعظیما له علیه السلام
وقد وجد القیام عند ذکر اسمه الشریف
من الامام تقی الدین السبکی وتابعه علی ذلك

اور اجماع اور اثر کے مخالف ہو پس وہ بدعت ضلالہ ہے اور جونئی
بات بھلائی کی قسم سے نکالی جاوے اور کتاب اور سنت و اجماع
و اثر کے خلاف بھی نہ ہو وہ بدعت محمودہ ہے اور بیشک قیام پایا گیا
ہے وقت ذکر اسم مبارک آنحضرت صلعم کے امام امت سے اور
جو مقتدائی ہیں آئمہ کے باعتبار دین اور پرہیزگاری کے جنکا
نام امام تقی الدین سبکی ہے اور متابعت کی ہے اونکی اس امر پر
مشائخ اسلام نے اونکے زمانہ مین اور اون لوگونمین سے بعض
نے یہ حکایت کی ہے کہ ایکدفعہ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
بہت سے علماء وقت جمع تھے کہ اتفاقاً کسینے صرصری کا یہ شعر
جو کہ آنحضرت علیہ السلام کی مدح و تعظیم و شرف مین کہا تھا پڑھا جسکا
مضمون یہ تھا کہ اگر محمد مصطفی صلعم کی تعریف سونے چاندی کی کتاب پر بہت عمدہ
خط سے سونیکے پانی سے لکھی جاوے تو بھی تھوڑی ہے اس
شعر کے سنتے ہی امام سبکی کھڑے ہوگئے اور تمام حاضرین
مجلس بھی اتباعاً کھڑے ہوئے اور جمیع اہل مجلس پر عجیب
کیفیت طاری ہوئی ایسے امام کا اقتدا کافی ہے اور کتاب
سیرۃ المحمدیہ والطریقۃ الاحمدیہ) مین جو مولانا محمد
کرامت علی دہلوی کی تصنیف سے ہے لکھا ہے کہ
اکثر لوگونکی یہ عادت جاری ہے کہ جب وقت
اس عالم مین آپکے تشریف آوری کا ذکر سنتے مین تو آپکے
تعظیم کیواسطے قیام کرتے ہین اور آنحضرت
علیہ السلام کے اسم مبارک کے ذکر کیوقت امام
سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے قیام پایا گیا ہے اور اس امر
مین علماء وقت نے اونکی موافقت کی تھی

مشائخ الاسلام فی عصرہ آہ بحروفہ وفی
سیرۃ الشامیۃ جرت عادۃ کثیر من المحبین
اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یقوموا تعظیماً لہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا القیام
بدعۃ لا اصل لہا وقال ذو المحبۃ الصادقۃ
حسان زمانہ ابو زکریا یحیی بن یوسف
الصرصری رحمۃ اللہ علیہ فی قصیدۃ من دیوانہ
قلیل لمدح المصطفی الخط بالذہب *
علی فضۃ من خط احسن من کتب * وان
تنہض الاشراف عند سماعہ * قیاماً صفوفاً
او جثیا علی الرکب * اما اللہ تعظیماً لہ کتب
اسمہ * علی عرشہ ما رتبۃ سمت الرتب *
واتفق ان منشد انشد ہذہ القصیدۃ
فی ختم درس شیخ الاسلام الحافظ تقی الدین
ابی الحسن السبکی والقضاۃ والاعیان بین
یدیہ فلما وصل المنشد الی قولہ وان تنہض
الاشراف عند سماعہ الی آخر البیت قام الشیخ
للحال قائماً علی قدمیہ امتثالاً لما ذکرہ الصرصری
وحصل للناس ساعۃ طیبۃ ذکر ذلک ولدہ
شیخ الاسلام ابو نصر عبد الوہاب فی ترجمتہ
من الطبقات الکبری انتہت ومراد ازیں قول
وھذا القیام بدعۃ لا اصل لہا بدعت حسنہ است
چنانچہ صاحب سیرۃ حلبی تبصریح آں پرداختہ

سیرۃ شامیہ میں لکھا ہے کہ اکثر محبین کی یہ عادت ہے کہ
جس وقت آپکے پیدا ہونے کا ذکر سنتے ہیں تو تعظیماً
قیام کرتے ہیں اور یہ قیام تعظیمی بدعت ہے اسکی
اصل نہیں ہے اور محب صادق ابو زکریا یحیی
بن یوسف صرصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے
دیوان کے ایک قصیدہ میں یہ شعر لکھے ہیں
تھوڑا ہے واسطے مدح مصطفی کے سونے سے لکھنا
چاندی کی عمدہ کتاب اچھے خط سے اگر کھڑے
ہوں اشراف آپکا ذکر سننے کے وقت قیام
کرکے صفیں باندھیں اور سوار رکابوں پر یا دوزانو
بل کھڑے ہو جاویں آگاہ ہو کہ اللہ تعالی
نے آپکی تعظیم کے واسطے یا باعتبار رتبہ کے تاکہ
مراتب کی پہچان ہو جاوے آپکے اسم مبارک
کو عرش پر لکھا ہے۔ اتفاقاً اس قصیدہ کو کسی پڑھنے والے نے
اس وقت پڑھا جب کہ امام تقی الدین سبکی درس و تدریس سے
فارغ ہوئے اور بڑے بڑے قاضی و مفتی و علماء انکے پاس موجود
تھے جبکہ قاری اس بیت پر پہونچا جسکا مضمون یہ تھا کہ اگر
کھڑے ہو جاویں شرفاء آپکے ذکر مبارک کے وقت آخر بیت تک
تو فوراً امام سبکی کھڑے ہو گئے تاکہ صرصری کے فرمان کا
امتثال امر ہو جاوے سب لوگوں کو ایک عجیب کیفیت و سرور حاصل
ہوا اسکو انکے صاحبزادے شیخ الاسلام ابو نصر عبدالوہاب نے امام
سبکی کے ترجمہ میں طبقات الکبری میں ذکر کیا ہے اور مراد
اس قول سے یہ ہے کہ یہ قیام بدعت ہے اسکی کچھ اصل نہیں ہے

و بمعنی لا اصل لها لا نظیر لها ای فی القرون الثلثة
باشد و در بعضے از اطلاقات علماء لا اصل لها بمعنی
لا وجود لها نیز واقع است کذا افادہ مولانا محمد
سلامت اللہ علیہ الرحمۃ و ایضا افاد رحمۃ اللہ علیہ

کہ بدعت حسنہ ہی چنانچہ صاحب سیرۃ حلبی نے خود اسکی تصریح
کی ہی کہ لا اصل لہا ہی یعنی اسکی نظیر قرون ثلثہ میں نہیں ہی بعضے
علمائے لا اصل لہا کا اطلاق لا وجود لہا پر کیا ہی ایسا ہی افادہ
فرمایا ہی مولانا محمد سلامت اللہ علیہ الرحمۃ نے۔

اما عمل مولد پس اگرچہ حدوث این عمل شریف باین ہیئت کذائی متعارف نیز بعد انقضاء قرون ثلثہ
است و لہذا اطلاق بدعت حسنہ بر آن نمودہ اند چنانچہ از قول امام سخاوی و دیگرے از ائمہ دین تصریحش رفت
لیکن برای این عمل چون اصلی بلکہ اصول ثلثہ استخراج کردہ اند ورای این اصول ثلثہ اصل اصلی در قرون
اول از تخریج ابن دحیہ کہ بیانش گذشت نیز ہویدا است اطلاق لا اصل لہا برایں بدعت حسنہ باین اعتبار
نمیتوان کرد بخلاف قیام کہ ہر چند اینہم از بدعت حسنہ است لیکن چون برائے آن اصلی بمعنے متعارف مستخرج
نشد اطلاق لا اصل لہا بریں بدعت حسنہ نمودند ہمین است تفاوتے در عمل مولد و قیام اگرچہ ہر دو
از بدعات حسنہ و امور مستحبہ موافق تحقیق و تدقیق اکابر دین است انتہی و افاد العلامۃ مولانا و شیخ

شیخنا عبد اللہ سراج الحنفی مفتی
مکۃ المکرمۃ رحمۃ اللہ علیہما اما القیام اذا جاء
ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم عند قرأۃ المولد
الشریف توارثہ الائمۃ الاعلام واقرہ الائمۃ
والحکام من غیر نکیر منکر ولا رد راد ولہذا کان
مستحسنا ومن یستحق التعظیم غیرہ ویکفی اثر
عبد اللہ ابن مسعود ما راٰہ المسلمون حسنا
فہو عند اللہ حسن واللہ ولی التوفیق و
الہادی الی سواء الطریق حررہ خادم الشریعۃ
والمنہاج عبد اللہ ابن المرحوم عبد الرحمن
سراج المفتی المحدث بالمسجد الحرام و
سئل مولانا العلامۃ الشیخ جمال

اور مولانا عبد اللہ سراج حنفی مفتی مکہ معظمہ نے افادہ
فرمایا ہی۔ مگر قیام آپکی ولادت با سعادت کیوقت مولود
شریف میں سو یہ ائمہ اعلام سے متوارث ہی اور قبول
کیا ہی اسکو اماموں اور حکام نے بغیر انکار کرنے کسی منکر کے
اور بغیر رد کرنے رد کرنیوالے کے اسیواسطے مستحسن ہے
اور کافی ہی یہ اثر عبد اللہ بن مسعود کا ما راٰہ
المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن۔

اور

مولانا علامہ **شیخ جمال**
مفتی مکہ معظمہ سے پوچھا گیا قیام کے بارہ میں

مفتی المکۃ المکرمۃ عن القیام عند ذکر ولادتہ
ھل ھو ادب لاباس بہ ام بدعۃ مذمومۃ
بینوا لنا الجواب **فاجاب** بقولہ القیام عند
ذکر مولدہ الاعطر جمع من السلف استحسنہ و
فھو بدعۃ حسنۃ الخ **وسئل** مولانا العلامۃ
الشیخ عبد الرحمن سراج عن القیام عند
ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم اھو بدعۃ
سیئۃ ام ھو امر مستحب او غیر ذلک بینوا توجروا
فاجاب بقولہ القیام عند ذکر ولادتہ صلعم
جائز ومستحسن کما ھو مختار علماء الحرمین
والروم والشام والمصر من مقلد الائمۃ
الاربعۃ المجتہدین ان کان علی سبیل المحبۃ
ولم یکن علی سبیل الالتزام واللہ سبحانہ وتعالی
اعلم امر برقمہ خادم الشریعۃ والمنہاج
عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج الحنفی المفتی
مکۃ المکرمۃ کان اللہ لھما حامدا مصلیا
مسلما [عبد الرحمن سراج] وکتب بعد ذلک
مولانا المولوی رحمۃ اللہ سلمہ اللہ اصاب من اجاب [محمد رحمۃ اللہ]
وکتب ذلک مفتی المالکیۃ ابو بکر حجی بسیونی الحمد للہ
وحدہ وصلی اللہ علی من لا نبی بعدہ رب
زدنی علما اما بعد فقد اطلعت علی ھذا
السؤال وما حررہ مفتی الاحناف بمکۃ المشرفۃ
فی الحال ھو عین الصواب والموافق للحق

آپکی ولادت کیوقت قیام کرنا وہ ادب لاباس بہ کے
قسم سے ہی یا بدعت مذمومہ اُنہوں نے جواب
میں فرمایا کہ مولود میں قیام کو وقت ذکر ولادت
کے ایک جماعت سلف نے مستحسن کہا ہی پس وہ
بدعت حسنہ ہی۔ اور مولانا عبد الرحمن بن سراج
قیام سے پوچھے گئے کہ قیام ایا وہ بدعت سیئہ ہی
یا امر مستحب وغیرہ ہے۔
جواب میں فرمایا کہ قیام کرنا وقت ذکر ولادت
سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام جائز اور
مستحسن ہی جیسا کہ مختار ہی علماء حرمین
و مصر و شام و روم جو مقلد ہیں ائمہ
اربعہ کے۔ بشرطیکہ محبت ہو اور
علی سبیل التزام نہو۔

اسکے بعد
مولانا رحمت اللہ نے یہ لکھا اصاب
من اجاب

اسکے بعد مفتی مالکیہ نے یہ لکھا کہ میں مطلع
ہوا اس سوال سے اور جو کچھ کہ
مفتی حنفیہ نے جواب لکھا ہی
عین صواب ہی اور حق کے
موافق ہے۔ اسمیں کچھ
شک و شبہہ نہیں ہے۔

بلاشک ولا ارتیاب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
وکتب وکیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ مولانا
محمد سعید بن محمد بابصیل بعد ذلک ان
القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم
قیل انہ مندوب وقیل انہ بدعۃ حسنۃ لان
البدعۃ تنقسم الی واجبۃ والی
مستحبۃ والی بقیۃ الاحکام الخمسۃ کما بینہ
العلماء فی محلہ الخ ۔ وکتب بعد ذلک مفتی
الحنابلۃ اما القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقد سنہ العلماء واھل الفضل
تعظیما لقدرہ صلی اللہ علیہ وسلم والقیام مسنون
للوالدین واھل العلم وسید القوم لامر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ حین اتاھم سعد بن
معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی بنی قریظۃ فقال
لھم صلی اللہ علیہ وسلم قوموا لسیدکم واللہ
سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر برقمہ الحقیر خلف
بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ
حامدا ومصلیا مسلما ۔ وکتب ایضا
فی جواب سوال اخر ما نصہ اما القیام عند ذکر
مولدہ صلعم فھو ادب حسن ولا یخالف الشرع
ومن ترکہ مع قیام الناس علی اختلاف طبقاتھم
فقد سلک مسلک الجفاء وربما یحصل
علیہ من الذم والتوبیخ ما لا خیر فیہ ولا یلیق

اور اُسپر وکیل مفتی شافعیہ مولانا
سعید بن محمد بابصیل نے جو کہ مکہ
میں مفتی ہیں یہ لکھا بیشک ذکر ولادت
کے وقت قیام کرنا بعض نے مندوب
کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بدعت حسنہ ہے
کیونکہ بدعت کے بہت اقسام ہیں جیسے علماء نے
بیان کیا ہے اپنے موقع پر الخ
اسکے بعد لکھا مفتی حنابلہ نے ۔ مگر
قیام کرنا آنحضرت علیہ السلام کے
ولادت کیوقت اہل فضل و علم نے اسکو
مسنون کہا ہے آنحضرت کے قدر کی تعظیم کیواسطے
درست کیا ہے اور والدین اور اہل علم
اور سردار قوم کیواسطے قیام کرنا مسنون ہے امر
فرمایا آنحضرت نے اپنے اصحاب کو جبکہ سعد بن معاذ
انکے پاس آئے تھے بنی قریظہ میں فرمایا آپنے اُنسے
یعنی اصحاب سے اپنے سردار کے تعظیم کیواسطے
کھڑے ہو جاؤ ۔ واللہ اعلم خلف بن ابراہیم افتاء
حنابلہ بمکۃ المشرفۃ :

اور جواب سوال میں یہ بھی لکھا آخر
اُس نے کا نص بیان کیا ہے مگر قیام
کرنا مولد میں پس وہ ادب اور
بہتر ہے اور شرع شریف کے
مخالف نہیں

الشطع والتعمق والتشويد في انكاره فانه
هو سعي واستخفاف بالجناب الاعظم صلى الله
عليه وسلم فهذه اقاويل العلماء كما تراه في ادنى
منه فقد ذكر فقهاءنا رحمهم الله تعالى انه مندوب
في حق الوالدين والعالم وسيد القوم ففي شرح
الغاية والفروع والمبدع يوخذ من فعل الامام
احمد الجواز وذلك انه ذكر عنده ابراهيم بن
طهمان وكان متكئا فاستوى جالسا وقال لا
ينبغي ان يذكر الصالحون فنتكي قال ابن عقيل
فاخذت من هذه حسن الادب فيما يفعله الناس
عند ذكر امام العصر من النهوض لسماع توقيعاته
قال في الفروع ومعلوم ان مسائلنا اولى وذكر
ابن الجوزي ان ترك القيام كان في الاول
ثم صار ترك القيام كالهوان بالشخص فاستحب
لمن يصلح له القيام والله سبحانه وتعالى اعلم
امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم افتاء
الحنابلة بمكة المشرفة - وكتب شيخه مولانا
محمد بن عبد الله بن حميد مفتي الحنابلة بمكة
المشرفة ان المولد النبوي فصل من السيرة
النبوية ومعلوم استحباب قرأءة السيرة الشريفة
كلا او بعضا واما القيام عند ذكر ولادته
صلى الله عليه وسلم فهو مقتضى الادب و
لاينافي مشروعا وقد ذكر ابراهيم بن طهمان

اور تحقیق ہمارے فقہا رحمہم اللہ نے ذکر
کیا ہے والدین کے حق میں قیام کرنا
مندوب ہے اور ایسے عالم اور سردار
قوم کے واسطے اور شرح غایۃ میں
مذکور ہے کہ امام احمد رحمہم اللہ
تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپ کے روبرو
ابراہیم بن طہمان کا ذکر کیا گیا
پس آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔
اور فرمایا کہ لائق نہیں ہے صالحین کا
ذکر کیا جاوے اور ہم تکیہ لگائے بیٹھے
رہیں ابن عقیل نے کہا پس میں نے اس سے حسن
ادب لے لیا وہ جو لوگ امام العصر کے واقعات
سننے کیوقت اٹھتے ہیں فعل امام احمدؒ سے اسکا
جواز معلوم ہوتا ہے۔ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ اول
تو قیام متروک تھا پھر بعدہ جو شخص کہ واجب التعظیم
ہو اُنکے واسطے ترک قیام باعث اہانت وتحقیر ہوگیا
اور اُنکے شیخ مولانا محمد بن عبد اللہ بن حمید نے
جو مکہ میں مفتی حنابلہ ہیں یہ لکھا کہ بیشک
مولد نبوی ایک فصل ہے سیرۃ نبویہ سے اور
سیرۃ شریفہ کا کلاً و بعضاً پڑھنے کا استحباب
سب کو معلوم ہے مگر قیام کرنا مقتضائے
ادب ہے اور منافی قواعد شرعیہ
نہیں۔

عند الامام احمد رضی اللہ تعالی عنہ وکان متکیا
فاستوی جالسا وقال لا ینبغی ان یذکر الصالحون
ونتکی ومسألتنا اولی خصوصا اذا اعتاد الناس
القیام واللہ سبحانہ وتعالی اعلم کتبہ الحقیر محمد
بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ
لطف اللہ بہ حامدا مصلیا مسلما وکتب مولانا
محمد بن یحیی مفتی الحنابلۃ فی مکۃ المشرفۃ نعم
یجب القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما استحسنہ العلماء الاعلام وقدوۃ الدین
والاسلام فذکروا عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ
وسلم یحضر روحانیتہ صلی اللہ علیہ وسلم
فعند ذلک فیجب التعظیم والقیام واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم۔ کتبہ الفقیر الی اللہ محمد بن یحیی
مفتی الحنابلۃ فی مکۃ المشرفۃ فائدہ
عظیمہ فی الشرح الشفا للعلامۃ علی القاری
علیہ رحمۃ اللہ الباری فی الجلد الثانی فی
فصل فی المواطن التی یستحب فیہا الصلوۃ
والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ای ابن دینار وھو من کبار التابعین المکیین
وفقہائہم ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام
علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ای لان روحہ
علیہ السلام حاضر فی بیوت اھل الاسلام
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

اور ذکر کیا اُسی قصہ امام احمد کو جو اوپر گذرا
ہے۔ اور مولانا محمد بن یحیی جو مفتی حنابلہ مکہ معظمہ
مین ہین یون لکھا کہ البتہ قیام کرنا وقت ذکر ولادت
باسعادت واجب ہے۔ یعنی وجوب عرفی کیونکہ علمائے
اعلام نے اِس کو مستحسن کہا ہے جو کہ پیشوائے
دین اسلام ہین اور انھون نے ذکر کیا ہے کہ
آپکی ولادت کی وقت آپکی روح مبارک حاضر
ہوتی ہے تو اُس وقت تعظیم وقیام واجب ہے

(فائدہ عظیم) شرح شفاء
جو علامہ علی قاری کی شرح
ہے۔ ۱۲
اُس کی جلد ثانی کی اُوس فصل مین جسمین
ان مواضع کا ذکر کیا ہے کہ کس کس
جگہہ پر آنحضرت علیہ السلام پر درود سلام
بھیجنا مستحب ہے کہا ابن دینار نے
جو کبار تابعین اور مکہ کے فقہا مین سی
ہین اگر کوئی شخص گھر مین نہو تو یون
کہنا چاہیے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کیونکہ آنحضرت
علیہ السلام کی روح مبارک
اہل اسلام کے گھرون مین ہوتی
ہے۔ اور یون کہے السلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔

ای من الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین
السلام علی اهل البیت لعل المراد مومنی
الجن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انتہی بحروفہ
وکتب مولانا حسین بن ابراهیم
مفتی المالکیۃ بمکۃ المحمیۃ القیام عند ذکر
ولادتہ سید الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ
وسلم استحسنہ کثیر من العلماء واللہ اعلم
کتبہ حسین بن ابراهیم مفتی المالکیۃ المحمیۃ
وکتب مولانا محمد عمر بن ابی بکر الرئیس مفتی
الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ نعم القیام عند ذکر
ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم استحسنہ العلماء
وهو حسن لما یجب علینا من تعظیمہ صلی
اللہ علیہ وسلم کتبہ فقیر لربہ محمد عمر بن
ابی بکر الرئیس مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ
وکتب مولانا عثمان حسن الدمیاطی الشافعیؒ
القیام عند ذکر ولادتہ سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وسلم فی اثناء المولد الشریف تعظیما
لہ صلی اللہ علیہ وسلم امر لا شک فی
استحسانہ وطلبہ واستحبابہ وندبہ
یحصل لفاعلہ من الثواب الحظ الاوفر
الخیر الاکبر لانہ تعظیم ای تعظیم للنبی
الکریم ذا الخلق العظیم الذی اخرجنا اللہ
بہ من ظلمات الکفر الی نور الایمان و

یعنی انبیاء مرسلین اور ملائکہ مقربین وغیرہ سے
اور کہے السلام علی اہل البیت شاید اس سے
مراد مسلمان جن ہوں۔
اور مولانا حسین بن ابراہیم مفتی مالکیہ نے یوں
لکھا ہے کہ سید الاولین والآخرین صلے اللہ
علیہ وسلم کی ولادت کے وقت قیام کرنے کو
بہت علماء نے مستحسن کہا ہے۔
کتبہ حسین ابن ابراہیم
اور مولانا محمد عمر بن ابی بکر الرئیس مفتی
شافعیہ نے یوں لکھا ہے کہ البتہ قیام
وقت ذکر ولادت کے استحسان علماء سے ہے اور
وہ اچھا ہے کیونکہ آنحضرت صلعم کی تعظیم ہمپر
واجب ہے۔
کتبہ محمد عمر بن ابی بکر
اور مولانا محمد عثمان حسن دمیاطی شافعی رح
نے جواب میں یوں تحریر کیا ہے کہ جناب سید
المرسلین صلعم کے مولود شریف میں ذکر ولادت
کے وقت آپکی تعظیم کیواسطے قیام کرنا ایسا امر ہے
جسکے استحباب و استحسان میں کوئی شک نہیں اور
اُسکے کرنیوالے کو بڑا ثواب ملتا ہے کیونکہ یہ قیام تعظیمی ہے
اور تعظیم بھی اُس نبی صلعم کی جسکے سبب سے
خداوند کریم نے ہمکو کفر کے اندھیرے سے نکالکر ایمان
کی روشنی میں داخل کیا اور اُنھیں کے

فخلصنا به من نار الجهل الى جنات المعارف
والايقان فتعظيمه صلى الله عليه وسلم فيه
مسارعة الى رضاء رب العالمين واظهار
لاقوى شرايع الدين ومن يعظم شعائر الله
فانها من تقوى القلوب ومن يعظم حرمات
الله فهو خير له عند ربه وذكر القاضي
عياض في الشفاء والعلامة القسطلاني
في المواهب علامات كثيرة لمحبة النبي صلى
الله عليه وسلم فمن اعظمها الاقتداء به
والرضاء بما شرعه وكثرة ذكره وتعظيمه عند
ذكره واظهار الخشوع والخضوع والانكسار
مع سماع اسمه فكل من احب شيئا خضع له
كما كان كثير من الصحابة بعده اذا ذكروه
خشعوا واقشعرت جلودهم وبكوا وكذلك
كان كثير من التابعين فمن بعدهم يفعلون
ذلك محبة وتوقيرا وقال العلامة ابن حجر
في الجوهر المنظم تعظيم النبي صلى الله عليه
وسلم بجميع انواع التعظيم التي ليس فيها
مشاركة الله في الالوهية امر مستحسن عند
من نور الله بصائرهم ورحم الله البوصيري
حيث قال ع دع ما ادعته النصارى
في نبيهم * واحكم بما شئت مدحا فيه واحكم
وثبت في السنة طلب القيام لغيره صلى الله

سبب سے اللہ تعالی نے ہمکو جہل کی آگ سے نکالکر
معارف اور ایقان کے باغ میں پہونچایا پس آنحضرت صلعم
کی تعظیم کرنا رضای آلہی کا باعث ہی جو شخص تعظیم
کرتا ہے اللہ کے شعائر کی پس وہ تعظیم کرنا
دلوں کی پرہیزگاری سے ہی اور جو شخص تعظیم کریگا
اللہ تعالی کے حرمات کی پس اللہ تعالی کے نزدیک اُسکے
واسطے بہتر ہی۔ قاضی عیاض نے شفا میں اور علامہ
قسطلانی نے مواہب میں آنحضرت صلعم کی محبت کی
بہت سی علامتیں بیان کی ہیں اعلی مرتبہ کی علامت
آپکی پیروی کرنا ہی جمیع احوال میں اور آپکی شرع شریف سے
رضی ہونا اور آپکا اکثر ذکر کرنا اور آپکے ذکر کیوقت
آپکی تعظیم کرنا اور خشوع خضوع کا ظاہر کرنا اور آپکا نام
مبارک سننے کیوقت فروتنی کرنا پس جو شخص جس چیز کو دوست
رکھتا ہی اُسکے واسطے فروتنی کیا کرتا ہی جیسے کہ آپکے وفات کے بعد بعض
صحابہ رضی کا حال تھا کہ جسوقت آپکا ذکر آتا تو خشوع کرتے تھے اور انکے
بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور ایسا ہی تابعین و تبع تابعین کا حال تھا آپکی
محبت اور توقیر کیواسطے ابن حجر نے جوہر منظم میں لکھا ہی کہ نبی صلعم کی تعظیم کرنا
ساتھ جمیع اقسام تعظیم کے جس تعظیم میں خداوند کریم کی الوہیت
میں شرکت لازم نہ آوے مستحسن امر ہے۔ نزدیک انلوگون کے
جنکی بصائر کو اللہ تعالی نے نورانی کیا ہی رحم کرے اللہ تعالی بوصیری
پر کہ کہا انہوں نے ترجمہ شعر کا جس شے کا ادعا نصاری نے اپنے
نبی کی نسبت کیا ہی اُسکو چھوڑ دے اور جو چاہے سو اپنے نبی کی تعریف
میں کر + قیام کرنا سنت سے ثابت ہی تو آپکے واسطے

علیہ وسلم فلان یطلب له من باب اولی روی
البخاری ومسلم عن ابی سعید الخدری ان
ناسا نزلوا علی حکم سعد بن معاذ رضی اللّٰه عنه
فارسل الیه فجاء علی حمار فلما بلغ قریبا من المسجد
قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قوموا الی خیرکم
اوسیدکم قال النووی قال البغوی والخطابی
ان قیام المروس للرئیس الفاضل والوالی
العاقل وقیام المتعلم للعالم مستحب غیر مکروه
عملا بهذا الحدیث ثم قال الدمیاطی بعد نقل
الاحادیث المثبتة للقیام فاستفید من مجموع
ماذکرنا استحباب القیام له عند ذکر ولادته
لما فی ذلک من کمال التعظیم له صلی اللّٰه
علیه وسلم لا یقال القیام عند ذکر ولادته
بدعة لانا نقول لیس کل بدعة مذمومة
کما اجاب ذلک الامام المحقق الولی ابو زرعة
العراقی حین سئل عن فعل المولد امستحب
اومکروه وهل ورد فیه شیٔ اوهل فعله
من یقتدی فاجاب بقوله الولیمة واطعام
الطعام مستحب کل وقت فکیف اذا انضم الی
بظهور نور النبوة فی هذا الشهر الشریف
ولا نعلم ذلک عن السلف ولا یلزم من کونه
بدعة کونه مکروها فکم من بدعة مستحبة
بل واجبة اذا لم ینضم لذلک مفسدة واللّٰه

بالاولی ہوگا جیسا بخاری ومسلم نے ابو سعید خدری سے
روایت کیا ہے کہ لوگ سعد بن معاذ رضی اللّٰہ عنہ کے
حکم پر راضی ہوگئے آدمی بھیجکر سعد بن معاذ رضی کو بلایا
گیا پس وہ سواری پر آئے جب مسجد نبوی کے قریب
پہونچے تو نبی صلعم نے فرمایا کہ کھڑے ہوجاؤ تم اپنے سردار
کیواسطے امام نووی کہتے ہیں کہ کہا بغوی اور خطابی نے
کہ قیام کرنا مردس کا رئیس اور والی عاقل کیواسطے اور
بیشک قیام کرنا متعلم کا معلم کیواسطے اس حدیث کے
روسے مستحب ہے مکروہ نہیں پھر دمیاطی نے بعد نقل
کرنے ان حدیثوں کے جنسے قیام کا ثبوت ہوتا ہے کہا اس مجموع
سے کہ جسکو ہمنے بیان کیا ہے آپکی ولادت کیوقت قیام کرنیکا
استحباب مستفاد ہوتا ہے کیونکہ اسمیں آپکی کمال تعظیم ہے اور
اس قیام کو بدعت نہ کہا جاوے کیونکہ یہ ہمارا دعوی ہے
کہ جمیع اقسام بدعت مذمومہ نہیں ہوتی جیسا کہ جواب
دیا ہے اسکا امام محقق ابو زرعہ عراقی نے جبکہ
اُن سے مولود شریف کی بابت پوچھا گیا کہ ایا وہ
مستحب ہے یا مکروہ ہے اسکے بارہ میں کچھ وارد ہوا ہے
یا نہیں اور کسی مقتدای وقت نے بھی اسکو کیا ہے تو انہوں
نے جوابدیا کہ ولیمہ اور کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے خصوصا جبکہ
اسمیں ملالیا جاوے خوشی ظہور نور نبوت کو اس ماہ مبارک میں یعنی
ربیع الاول میں اور ہم نہیں جانتے کہ کسی سلف صالح نے بھی اسکو
کیا ہے مگر ہاں اُسکے بدعت ہونیسے اُسکا مکروہ ہونا لازم نہیں ہے
کیونکہ بہت سی بدعتیں مستحب ہیں بلکہ واجب جبتک اسمیں کوئی

الموفق انتہی ما نقلہ عن العلامۃ ابن حجر فی مولدہ الکبیر فیقال نظیر ذلک فی القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم وایضا قد اجتمعت الامۃ المحمدیۃ من اہل السنۃ والجماعۃ علی استحسان القیام المذکور وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی ضلالۃ قال العلامۃ المدائنی جرت العادۃ بقیام الناس اذا انتہی المداح الی ذکر مولدہ وہی بدعۃ مستحبۃ لما فیہ من اظہار الفرح والسرور والتعظیم وفی ہذا القدر کفایۃ لمن وفقہ اللہ وہداہ صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ

مفسدہ ضم کیا جاوے و اس عبارت کو ابو ذرعہ سے ابن حجر نے نقل کیا ہے پس کہا جاویگا اسی کی نظیر سے ہے قیام کرنا وقت ذکر ولادت کے اور دوسرے قیام مذکور کے استحسان پر امت محمدیہ اہل سنت والجماعۃ نے اجماع کر لیا ہے اور حالانکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہو گی۔

اور کہا علامہ مدائنی نے کہ لوگوں کی عادت جاری ہے کہ جسوقت مدح خوان آپکے ذکر ولادت پر پہونچتا ہے توسب لوگ قیام کرتے ہیں اور یہ بدعت مستحبہ ہے کیونکہ اسمیں اظہار خوشی اور آپکی تعظیم ہے جس قدر ہمنے نقل کیا ہے منصف کے واسطے کافی ہے انصاف کر اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کر۔ تم

واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا قال بفمہ وامر برقمہ الفقیر الی احسان ربہ فی الدنیا والاخرۃ عثمان الدمیاطی الشافعی خادم طلبۃ العلم بالمسجد الحرام حالا وبالجامع الازہر سابقا غفر اللہ لہ جمیع ذنوبہ وستر فی الدارین جمیع عیوبہ واحبابہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین اھ۔ باختصار پس اگر کسے از حضار مجلس منیف مولود شریف تخلف ازیں قیام سازد با تبلع حاضرین مجلس در قیام نہ پردازد البتہ مورد ملام وہدف سہام وسرزنش وعتاب خاص وعام باشد کہ تخلف وانحراف بلا ارتیاب خلاف ظاہر شرع کہ ماموربامتثال آنیم دلیل اعراض واغماض از تعظیم وتکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است وباوجود ایں محظور شرعی چنیں تخلف منافی آداب صحبت وحسن معاشرت است کہ قطع نظر از امر مندوب ومستحسن و موافقت باقوم در امر مباح ہم از مستحسنات عادی وعرفی است ومخالفت دراں قبیح ومذموم کہ مستلزم نفرت ووحشت جماعت است پس ایں تخلف وانحراف از موافقت با جماعت ہرگز وجہے از جواز ندارد کہ با وجود مخالفت با فعل جماعت مستلزم انحراف از تعظیم کسے است کہ معظم ومکرم نزد خدا وجمیع انبیا وسائر اولیا است انتہی۔ **بافادہ** مولانا العلامۃ الشیخ محمد سلامت اللہ علیہ الرحمۃ باختصار والتقاط۔ **وافادہ** مولانا العلامۃ واستاذنا الاجل الفہامۃ ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بہ تراب علی قدس سرہ فی جواب سوال چہ میفرمایند علماء دین ومفتیان شرع متین در مولد شریف نمودن مجلس واقامت کردن چنین

ذکر مولد شریف کدام حدیث عمل سیفرمایند خصوص بماہ ربیع الاول کہ از دریافت آں تقویت جواب منکر گردد
بینوا و توجروا حامدا و مصلیا در پردہ مباد کہ ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ہمچناں ذکر
معراج و غزوات و معجزات و مانند اینہا بروایات معتمدہ و معتبرہ در ہر وقت و ہر مکان ظاہر بلا تقیید و تعیین
تاریخ و ماہ معری از بدعات منفردا و مجتمعا بزبان عربی باشد یا فارسی یا اردو و نثر باشد یا نظم بالاتفاق از
مثوبات است و خیر محض و موجب تقویت ایمان و اما تعیین آں در شہر ربیع الاول و در شب دوازدہم
آں یا در روزے پس نزد محدثین مانند امام نووی و حافظ ابو شامہ استاد امام نووی و ابن جوزی و شیخ
ابو موسی زرہونی و علامہ ناصر الدین مبارک معروف بہ ابن طباخ و جلال الدین سیوطی و علامہ ظہیر الدین
جعفر و محمد بن علی دمشقی مصنف سبل الہدی و امام برزنجی و شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم قدست
اسرارہم ہم از امور مستحسنہ است و از ادلہ قویہ دنداں شکن مبرہن و مثبت شدہ توضیحش آنکہ قال الحافظ
ابن حجر قد ظہر لی تخریجہا علی اصل ثابت وہو ما ثبت فی الصحیحین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ
فوجد الیہود یصومون یوم عاشورا فسألہم فقالوا ہذا یوم اغرق اللہ فیہ فرعون ونجا موسی فنحن نصومہ
شکر اللہ تعالیٰ علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذلک علی نظیر ذلک الیوم من
کل سنۃ والشکر للہ تعالیٰ یحصل بانواع العبادات من الصیام والسجود والصدقۃ والتلاوۃ وای نعمۃ
اعظم من النعمۃ ببروز ہذا النبی الکریم نبی الرحمۃ فی ذلک الیوم وعلی ہذا فینبغی ان یتحری الیوم بعینہ حتی یطابق
قصۃ موسی فی یوم عاشورا و نیز در حدیث صحیح آمدہ کہ فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال را کہ
ترک مکن روزہ دوشنبہ زیرا کہ من پیدا شدم دراں روز و شبہہ نیست دراں کہ ایں حدیث اصل است در
جواز تعیین روز مولد شریف و ایضا ثبت است آں دعوی را آنچہ خطیب قسطلانی در مواہب لدنیہ
افادہ فرمودہ اذا کان یوم الجمعۃ التی خلق فیہ آدم خص بساعۃ لا یصادفہا عبد مسلم فسأل اللہ فیہا خیرا اللہ
اعطاہ ایاہ فما بالک بالساعۃ التی ولد فیہا سید المرسلین انتہی و علامہ جلال الدین السیوطی رسالہ مبسوطہ در
اثبات دعوی مذکورہ تصنیف کردہ داد انصاف دادہ من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا المرام
برائے اثبات مجلس میلاد شریف مطلقا و مقیدا دلائل کثیرہ اند و برائے استیعاب آنہا کتابے ضخیم باید و
فیما نقلنا وکفایۃ للمنصف فانصف ولا تتبع الہوی باقیماندہ قیل و قال در ہنگام قیام ذکر ولادت بابرکت
سید انام علیہ الصلوۃ والسلام پس باید دانست کہ اصل قیام برائے تعظیم ثابت و متحقق است در صحیحین

بروایت ابوسعید خدری ثابت شده که هرگاه سعد بن معاذ نیز در رسول خدا صلعم حاضر شده فرمودند که قوموا الی
سیدکم یعنی ستاده شوید بجهت سردار خود امام بغوی و خطابی تصریح فرمودند باینکه رعایا برائے تعظیم حاکم عادل و قیام
شاگرد بجهت تعظیم استاد مستحب است نه مکروه بدلیل این حدیث و احادیث دیگر دریں باب نیز مروی است بخوف
اطناب از ذکر آنها سعد وم ماندم المرام چوں اصل محکم برائے جواز قیام تعظیمی هویدا شده پس قیام ممدوح بنیت تعظیم
و تکریم آنحضرت صلعم بدعت سیئه نباشد بلکه محدثین راسخین باستحسانش تصریح دادند قال عثمان بن حسن الدمیاطی
الشافعی قد اجتمعت الامة المحمدية من اهل السنة والجماعة على استحسان القيام المذكور وقال صلى الله عليه وسلم لا تجتمع امتی
على الضلالة وقال عبد الله بن عبد الرحمن السراج اما القيام اذا جاء ذكر ولادته عند قرأة المولد الشريف فتوارثه
الائمة من غير نكير ولهذا كان مستحسنا ويكفی فيه اثر عبد الله ابن مسعود رضی الله تعالى عنه ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله
حسن علاوه آنکه هرگاه از آیه کریمه و تعزروه و توقروه وجوب تعظیم آنحضرت صلعم مثبت شده پس قیام مذکور که از افراد
تعظیم است نیز بپایه ثبوت مستحکم باشد و در هدایه مذکور است که اعمال امصار نزد امام اعظم و ابو یوسف و محمد و نزد همه
فقها معتبر است تا وقتیکه مانعی در آں موجود نباشد و ظاهر است که همه علماء حرمین شریفین و اکثر علماء هند باستحسان
قیام ممدوح فتوی دادند پس عمل ایشاں بطریق اولے قابل استناد باشد بالجمله هرگاه توارث عامه مسلمین حجت قطعی
باشد پس توارث علمائے حرمین شریفین چرا حجت قطعی نباشد فی الهداية فی الاذان قبل الوقت يجوز للفجر من النصف
الاخير من الليل لتوارث اهل الحرمين انتهى و قاضی ناصر الدین عبد الله بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل افاده فرموده و
قرا الباقون ملك وهو المختار لانه قراءة اهل الحرمين انتهى چوں قرأت اهل حرمین برائے مذهب مختار حجتے باشد پس فعل
شان یعنی قیام تعظیمی نزد متبعان سنت نیز حجت باشد و هر که فتوی داد که محفل مولود بدعت سیئه است در قرون ثلثه
نبود از طریق مستقیم انحراف ورزیده زیرا که دلیلش بطبق شکل اول چناں میشود که محفل مذکور در قرون ثلثه نبود و آنچه
در قرون ثلثه نباشد آں بدعت سیئه باشد پس مفتی صاحب را باید که کبری مذکوره را از دلیل محکم مدلل کنند و دونه خرط
القتاد کما ینبغی لاهل السداد و تحقیق بدعت در رساله عجاله نافعه و تفصیل تعیین در رساله هدایة المجتهدین و اثبات محفل شریف
و قیام منیف در رساله اشباع الکلام مذکور است من شاء الاطلاع علیها فلیرجع الیها والله اعلم و علمه اتم حرره ابو البرکات
رکن الدین محمد المدعو به تراب علی عفی عنه انتهی بحروفه والله سبحانه و تعالى اعلم و علمه اتم. الحمد لله اولا و آخرا و ظاهرا
و باطنا و صلی الله تعالى علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه و سلم تسلیما کثیرا کثیرا ۱۰۵

كتبه العبد الضعيف الراجی رحمت ربه الحق محمد عبد الحق عفی عنه

تقریظ عمدۃ العلماء زبدۃ العرفاء حضرت مرشدنا و مولانا شاہ ابو الخیر صاحب رح

فاروقی نقشبندی مجددی - بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ عبد اللہ ابو الخیر احمدی بعطا نعم
این رسالہ شریف مشرف شد جزاہ اللہ مولفہ خیرا واسبغ علیہ نعمہ فی الدنیا والاخری بسیار خوب و زیبا نوشتہ اند صحیح است
و معمول صلحای مومنین است و جناب مولف عمدہ اتقیائی زمانہ اند و در صلاح و تقوی و استقامت و علم و عمل چہ جائے
ہندوستان کہ در حرمین محترمین نظیر خود ندارند مجددی مشرب حنفی مذہب صبیلقی نسب تبعیہ سلف اللہ
و امداد از حق تعالیٰ دارم کہ حجت خلف گردند و بارک اللہ فی عمرہ و علمہ وارشادہ آمین ۔

ابو الخیر عبد اللہ بن محمد عمر الفاروقی النقشبندی

تقریظ عمدۃ الواصلین زبدۃ المقربین حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی چشتی مہاجر مکہ معظمہ

مؤلف علامہ جامع الشریعۃ والطریقۃ نے جو کچھ رسالہ الدر المنتظم فی حکم عمل مولد النبی الاعظم میں تحریر کیا وہ عین صواب ہے
فقیر کا بھی یہی اعتقاد ہے اور اکثر مشائخ عظام کو اسی طریقہ پر پایا خداوند تعالیٰ مولف کے علم و عمل میں برکت زیادہ
عطا فرماوے ۔ العبد الضعیف فقیر امداد اللہ الچشتی الصابری عفی اللہ عنہ ۔

محمد امداد اللہ فاروقی

تقریظ جناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب رح مہاجر مکہ معظمہ

اس رسالہ کو میں نے اول سے آخر تک اچھی طرح سنا اوسکا اسلوب عجیب اور طرز غریب بہت ہی پسند آیا اگر اسکے
وصف میں کچھ لکھوں تو لوگ اُسے مبالغہ پر حمل کرینگے اسلئے اسے چھوڑ کر دعا پر اکتفا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اسکے
مصنف محقق منصف کو اجر جمیل اور ثواب جزیل عطا فرماوے اور اس رسالہ سے منکرین کے تعصب بیجا کو توڑ کے
انکو راہ راست پر لاوے اور مصنف کے علم اور فیض اور تندرستی میں برکت بخشے اور میرے اساتذہ کرام کا
اور میرا عقیدہ مولود شریف کے باب میں قدیم سے یہی تھا اور یہی ہے بلکہ بحلف سچ سچ ظاہر کرتا ہوں کہ میرا
ارادہ یہ ہے کہ مصرع ع بریں زیستم ہم بریں بگذرم ۔ اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ انعقاد مجلس مولود بشرطیکہ
منکرات سے خالی ہو جیسے تغنی اور باجا اور کثرت سے روشنی بیہودہ نہو بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر معجزات
اور ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جاوے اور بعد اُسکے اگر طعام پختہ یا شیرینی تقسیم کیجاوے اسمیں
کچھ ہرج نہیں بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور اور بازاروں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
انکے دین کی مذمت کرتے ہیں اور دوسری طرف سے آریہ لوگ جو خدا اُنکو ہدایت کرے پادریوں کیطرح بلکہ اُنسے
زیادہ شور مچاتے ہیں ایسی محفل کا انعقاد ان شروط کے ساتھ جو میں نے اوپر ذکر کئے اسوقت میں
فرض کفایہ ہے میں مسلمان بھائیوں کو بطور نصیحت کے کہتا ہوں کہ ایسی مجلسوں کے کرنے سے نہ روکیں اور اقوال

بیچارے منکروں کیطرف جو تعصب سے کہتے ہیں ہرگز التفات نہ کریں اگر تعیین یوم میں یہ عقیدہ نہو کہ اس دن کے سوا اور
دن جائز نہیں تو کچھ بھی ہرج نہیں اور جواز اسکا بخوبی ثابت ہوا اور قیام وقت ذکر ولادت کے چھ سو
برس سے جمہور علمائی صالحین نے متکلمین اور صوفیہ صافیہ اور علماء محدثین نے جائز رکھا ہے اور جناب مصنف
رسالہ نے اچھی طرح ان امور کو ظاہر کیا ہے اور تعجب ہے ان منکروں سے کہ ایسے بڑھے کہ فاکہانی مغربی کے مقلد
ہوکر جمہور سلف صالح کو متکلمین اور محدثین اور صوفیہ صافیہ سے ایک ہی لڑی میں پرو دیا اور انکو
ضال و مضل بتایا اور خدا سے نہ ڈرے کہ اسمیں ان لوگوں کے استاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ
عبدالرحیم دہلوی اور انکے صاحبزادے شاہ ولی اللہ دہلوی اور انکے صاحبزادے شاہ رفیع الدین دہلوی
اور انکے بھائی شاہ عبدالعزیز دہلوی اور انکے نواسے حضرت مولانا محمد اسحق دہلوی قدس اللہ اسرارہم
یہ سب انھیں ضال مضل میں داخل ہوجاتے ہیں۔ اُف ایسی تیزی پر کہ جسکے موافق جمہور متکلمین اور محدثین
اور صوفیہ سے حرمین اور مصر اور شام اور یمن اور دیار عجمیہ میں لاکھوں گمراہی میں ہوں اور یہ حضرات
چند ہدایت پر۔ یا اللہ ہمیں اور انکو ہدایت کر اور سیدھے رستے پر چلا آمین ثم آمین۔ اور وہ جو بعضے میری
طرف نسبت کرتے ہیں کہ عرب کے خوف سے تقیہ کے طور پر سکوت کرتا ہوں اور حق ظاہر نہیں کرتا بالکل
جھوٹ ہے اور انکا قول مغالطہ دہی ہے میں بحلف کہتا ہوں کہ میں نے کبھی حضرت سلطان کے سامنے جو
میرے نزدیک خلاف واقع ہو انکی رعایت یا انکے وزرا یا امرا کی رعایت سے کبھی نہیں کہا بلکہ صاف صاف
دونوں دفعہ میں جو میں بلایا گیا ہوں کہتا رہا ہوں اور کبھی خیال نہیں کیا کہ حضرت سلطان المعظم یا
انکے وزرا یا امرا ناراض ہونگے اور میرا جھگڑا اور گفتگو جو عثمان نوری پاشا کہ بڑے پاشا مہیب اور
زبردست تھے اور اپنے حکم کی مخالفت کو بدترین امور کا سمجھتے تھے میری گفتگو سخت جو مجلس عام میں آئی
تمام حجاز والے خاصکر حرمین والے بڑے چھوٹے سب کے سب بخوبی جانتے ہیں بلکہ اگر میں تقیہ کرتا تو ان
حضرات منکرین کے خوف سے تقیہ کرتا مجھے یقین ہے کہ جب انکے ہاتھ سے امام سبکی اور جلال الدین سیوطی
اور ابن حجر اور ہزارہا عالم تقوی شعار خاصکر انکے اوستادوں اور پیروں میں شاہ عبدالرحیم اور شاہ
ولی اللہ اور انکے بیٹے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالعزیز اور انکے نواسے مولوی محمد اسحق قدس اسرارہم
نہ چھوٹے تو میں غریب کہ نہ انکے سلسلہ استادوں میں شامل ہوں اور نہ سلسلہ پیروں میں کسطرح
چھوٹونگا یہ تو ہر طرح سے تفسیق اور بلکہ تکفیر میں بھی قصور نہ کرینگے پر میں انکے ان حرکات سے نہیں ڈرتا

اور جو میرے ان اقوال کی تائید اور سند جناب محقق مصنف رسالہ کے نے جابجا تحریر فرمائی ہے اسی پر اکتفا کرتا ہوں واللہ اعلم وعلمہ اتم فقط امر برقمہ وقال بفمہ الراجی رحمتہ ربہ المنان محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفرلہما اللہ الحنان۔

محمد رحمت اللہ ۱۲۹۴ھ

تقریظ جناب مولوی محمد حسن صاحب شاگرد جناب مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی دام فیضہ

الحمد للہ الذی الغنا بولادۃ النبی الاکرم والصلوۃ علی رسولہ الذی امر باتباع السواد الاعظم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد عرض کرتا ہوں کہ یہ رسالہ الدر المنتظم فی مولد النبی الاعظم اس ناچیز کی نظر سے گزرا اسکا ہر مضمون لاجواب اور پسندیدہ اولو الالباب ہے اور کیونکر نہو کہ اسکے مصنف تحقیق میں کالشمس فی نصف النہار ہیں اور تدقیق میں منبع الاسرار علماء عرب و ہند و روم و شام و مصر کی مستند بلکہ کافہ فضلائی عالم کے معتمد اور جیسا کہ انکا علم وذکا معتبر ہے ویسا ہی ورع واتقا مشتہر امید ہے کہ یہ کتاب بقبول خاص و عام ہوگی اور راحت جان اہل اسلام کیونکہ اسمیں مجلس مولد شریف کا ثبوت ہے وہ مجلس مولود شریف کہ جو گلدستہ خوبی دین ہے اور عطر مجموعہ فلاح و یقین وہ مجلس کہ جو امور مذکورہ ذیل پر مشتمل ہے۔ ذکر ولادت سرور عالم صلعم۔ استعمال خوشبو۔ آراستگی مکان۔ ذکر شیرنی۔ کثرت درود شریف۔ قیام۔ تداعی تعیین وقت ذکر مبارک کی خوبی جسمیں فضائل ومدح وبیان ولادت داخل ہے اس آیہ شریفہ سے بوجہ احسن مستفاد ہوتی ہے کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک فی ہذہ الحق وموعظۃ وذکری للمومنین آہ جب ذکر رسول تثبیت فواد اور موعظۃ اور ذکری کا مثمر ہو فما ظنک بذکر سید المرسلین حبیب احسن الخالقین فتنبہ وکن من الشاکرین لانعام خیر المنعمین اس آیہ شریفہ سے یہ بھی واضح ہوا کہ یہ ذکر شریف افراد وعظ میں داخل ہے بلکہ اعلے اور اہم بھی ہے کیونکہ یہ ذریعہ عمدہ ازدیاد محبت سرور کائنات کا ہے اور محبت ذریعہ کمال اتباع کا ہے۔ کما لا یخفی علی المنصفین الماہرین۔ نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے وہ محبوب انفس و جان سے محبت کہیگا جو آپسے محبت رکھے گا آپکا ذکر کثرت سے کریگا پس معلوم ہوا کہ جو مومن ہے آپکا ذکر کثرت سے کریگا دونوں مقدمے اس قیاس کی دو حدیثوں مسطورہ ذیل سے ثابت ہیں اول سے اول ثانی سے ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو مومن نہو گا جبتک ہر محبوب سے مجھے محبوب تر نہ بنائیگا۔ دوسری حدیث میں من احب شیئا اکثر ذکرہ۔ استعمال خوشبو خواہ مکان بسایا جاوے یا حاضرین پر چھڑکی

یا کپڑوں پر ملا جاوے سب ایک کلی کے افراد ہیں جسکا نام استعمال خوشبو ہو۔ اور وہ ایک فعل ہو محبوب دو عالم
کے افعال محبوبہ میں سے پس سنت سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے اخوان کو ایسے عمل میں شریک کرنا مزید مرتبہ ثانیہ
کا باعث نہو گا تو کیا ہو گا آراستگی مکان ذکر آراستگی سے مراد فروش اور چوکی ہے فروش سے مہمانوں کی
خاطر اور چوکی سے ذکر کی تعظیم مقصود ہوتی ہو دونوں کے نظائر بہت سے شریعت میں موجود ہیں خطبہ اور
وعظ اور قرأت حدیث اور حضرت حسان کے لئے منبر کا ہونا نیز قرأت حدیث اور وعظ کے واسطے چوکی
کا تعامل دلیل کافی ہو ثبوت تعظیم ذکر پر بہی مہمانوں کی خاطر حدیث شریف سے ایک نظیر واضح کرتا ہوں
جب حضرت ام ایمن زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر ہوا کرتی تھیں سرور مخلوقات علیہ الف
الف تحیات اپنی ردائے مبارک اُنکے واسطے بچھا دیا کرتے تھے۔ اگر کوئی کہے وہ رضاعی ماں تھیں اُنکی
تعظیم کیونکر نفرماتے ہم کہیں گے جب ایسا بادشاہ ایک حق کا ایسا خیال کرے پھر ہمکو اپنے بزرگوں اور
بھائیوں کا خیال بدرجہ اولیٰ چاہیئے۔ شیرینی حدیث صحیح میں آیا ہو کہ جب سالت پناہ صلے اللہ علیہ
وسلم تشریف فرما ہوتے تھے حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا عسل پیش کیا کرتی تھیں اس سے
معلوم ہوا کہ ہدیہ روح پرفتوح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے اور شکریہ قدوم برادر مومن کیلیئے
شیرینی خوب چیز ہو اور صحت کیساتھ ثابت ہو کہ حضور پرنور صلعم کو مٹھاس بہت مرغوب تھی پس آپکے ہدیہ کیلیئے
اور آپکی امت کی خاطر داری کیلیئے مٹھائی بہت مناسب ہو ہم ایصال ثواب و نیز تواضع احباب مصرعہ
چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار + بحجم کثرت درود فضائلہما لا تحتاج الی البیان قیام مستحسنات
مجموعہ علماء سے ہو مستحسنات علماء کا انکار کون کرسکتا ہو کیونکہ اس انکار سے بہت مسائل فقہیہ اور احادیث کا
انکار لازم آتا ہو اعاذنا اللہ منہ۔ طلبہ جو کہ علت کے جویاں رہتے ہیں اُنکی خدمت میں عرض کرتا ہوں
کہ وجہ استحسان علماء کی یہ ہو کہ یہ قضیہ مجربات سے ہو کہ اس وقت خاص میں خواص امت کو مشاہدہ
جمال مصطفوی حصول ہوتا ہو اور اس مشاہدہ کیواسطے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر مجلس میں
تشریف لانا ضروری نہیں بلکہ ارتفاع حجاب کافی ہو اسکی ایک نظیر محسوسات میں آفتاب ہو کہ
اُسکے لئے ایک جگہ معین ہو اور ہر اہل بصر ہر مکان میں اُسکی روشنی سے فائدہ اُٹھاتا ہو نابینا
تقلیداً روشنی کا معتقد ہو پس علماء کہ حکماء امت ہیں مستحسن سمجھے کہ اہل وجد و ذوق کی تقلید سے
عوام بھی بنیت استحسان قیام کر لیا کریں۔ ہکذا افادنی شیخی سید العاشقین امداد اللہ للعالمین بین العالمین

ما اللہ ظلہ علی رؤس المستفیدین۔ **فائدہ** جب مجلس امور مستحسنہ سے مرتب ہوئی تو اسکی ہیئت کذائی ایسی بننے کے
قبیل سے نہ ہوئی بلکہ مثل تدوین کتب احادیث و بناء مدارس و ایجاد علوم الہیہ کے ہوئی اور یہ مجلس مظہر فعل خیر
لطیفہ جب بریانی کا طباق سامنے آتا ہے تو ہم لوگ اسکی ہیئت کذائی پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ جھٹ پٹ
آستین چڑھا کر کلیہ کلوا من الطیبات میں داخل کر لیتے ہیں پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ حسنات کو
بھی واعملوا الصالحات کے تحت میں داخل رکھیں۔ تداعی یہ مجلس فعل حسن ہے تو اسکی تداعی کیوں حسن نہو گی
بلکہ احکام آیۃ کی تعمیل ہوگی ادع الی سبیل ربک تعاونوا علی البر والتقوی۔ الدال علی الخیر کفاعلہ وغیرہا۔
تعیین وقت حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر وظیفہ شب ناغہ ہو جائے تو اسکو ظہر سے اول پڑھ لیا کرو لفظ
(وظیفہ شب) سے دلالت ہے تخصیص وقت کی مقبولیت پذیروں کو پڑھنے کیواسطے فرمانا دلیل ہے پسندیدگی
مداومت پر اور بہت سے احادیث سے خوبی مداومت ثابت ہے پس مداومت فعل خیر کی بہت مناسب ہے
اس زمانہ میں تو لابد منہ کی قبیل سے ہے کیونکہ جو لوگ وعظ کے نام سے نفرت کرتے ہیں انکو احکام سنانے کی
کوئی صورت اس نالایق ننگ خلایق کے نزدیک اسکے سوا نہیں پس اسکی اشاعت پر کوشش علماء کو ضروری ہے
واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی براہین موجود ہیں مگر تفصیل اس مقام کی مناسب نہیں جسکو
زیادت مطلوب ہے اس رسالہ شریفہ اور انوار ساطعہ وغیرہما کتب محققین سے مل سکتی ہیں **تنبیہ** مجلس مقدس مولود
عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرہ اسپر شاہد ہیں اگر کوئی اپنی جہالت یا ہوائی نفسانی سے
اسمیں کچھ خرابی ملاوے تو اس شخص کے فعل کیوجہ سے یہ مجلس مقدس علی الاطلاق خراب کہلاویگی جسطرح کہ
نماز جو شارع کی مامور بہ اور فعل حسن ہے کسی نمازی کی خرابی مختلط کر دینے سے بد نہ ہوجاویگی واللہ اعلم وھو یہدی
من یشاء الی سواء السبیل حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزۃ النقوی الدہلوی المقیم ببلد اللہ الامین
زادہا اللہ شرفا الی یوم الدین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اللہم امتنی فی احد الحرمین
علی الایمان وابعثنی یوم القیمۃ من الآمنین آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

تقریظ جناب مولوی عبد السمیع صاحب مؤلف انوار ساطعہ

الحمد للہ سرا و جہارا والصلوۃ علی النبی و آلہ لیلا و نہارا اما بعد اس صدی کے آدمیوں کا باہمی شقاق بات بات
میں پھوٹ اور افتراق دیکھکر دلمیں خیالات آتے تھے یا رب العالمین وہ تیرے بندے سلف صالحین کیسے تھے

جنکا سینہ غبار کینہ سے صاف آنکھوں میں حیا دلمیں انصاف حب رسول انکی اصل طینت اتباع حق انکی جبلی فطرت انہیں
خیالات میں تھا کہ یکایک غیب سے آگاہ کیا گیا اے عبد السمیع بیدل تیرا دھیان کدہر ہی کیا حدیث رسول اللہ نے خبر نہیں
کہ فرمایا لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ اور فرمایا لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق پس اللہ کے پیارے بندے سدا رہینگے
حق کرینگے حق کہینگے از انجملہ دیکھ وہ مہاجر مقیم حرم صراط مستقیم پر ثابت قدم صوفی فقیہ محدث موید الصدق
والحق حلال مضامین ادق لکل خطاب صحیح احق جناب مولوی **عبد الحق** بلغاہ اللہ الی درجات الکمال
طبقا عن طبق واقعی جب اس بحیف نے انکے تصنیف رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم دیکھا معلوم
کیا اسکا مصنف مجسم انصاف کا پتلا ہی نہ تفریط کا نشان نہ افراط کا پتہ ہی مولد شریف مع القیام کا استحباب
وامور محرمہ سے اجتناب مرقوم کیا ہی محققین اہل سنت کا یہی مذہب اور راقم الحروف کا بھی یہی عمل اور عقیدہ
ہی میں نہیں جانتا کہ مانعین کو اسمیں تردد کیا ہی کیا کلام اللہ میں نہیں پڑھا ہی۔ واشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم
ایاہ تعبدون۔ اور کیا نہیں پڑھا قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون۔ مواہب لدنیہ
وغیرہ محدثین کی تصنیفات میں دیکھو کہ منجملہ اسماء مبارکہ آنحضرت صلعم ایک اسم آپکا نعمۃ اللہ بھی ہی اور
فضل اللہ اور رحمت بھی ہی پھر مولد شریف میں اس نعمت الٰہی کا شکر اور رحمت اور فضل الٰہی کا فرحت و
سرور ہی تو ہی اور شکر ادا ہوتا ہی انواع عبادات سے مثل تلاوت آیات قرآن و قرأت معجزات سید الانس
والجان واطعام طعام و دعوت اہل اسلام بسبب سامان سرور و فرحت ہی بنا علیہ یہ محفل داخل تحت
مضمون ارشاد حضرت رب العزت ہی جو فضل اللہ اور رحمت الٰہی کی فرحت اور سرور اور بجا آوری
شکر نعمت اللہ کی ہدایت ہی اور کیا نہیں پڑھا انھوں نے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب
اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اعظم شعائر اللہ میں ہیں پس جسوقت ایسے اعظم شعائر اللہ کے ظہور کا بیان ہو
اُسوقت تعظیماً کھڑا ہونا اور درود و سلام پڑہنا کیونکر بدعت ضلالت ہو اپنے منعم و محسن کے ذکر اور
آثار کی تعظیم بعینہ منعم و محسن کی تعظیم ہی مولوی اسمعیل صاحب صراط مستقیم مطبوعہ مطبع ہاشمی میرٹھ صفحہ ۱۶
شانزدہم میں لکھتے ہیں واز فروع حب منعم است تعظیم شعائر او مثل تعظیم نام او و کلام او و لباس او و سلاح او
حتی کہ مرکب او و مسکن او وخانہ ہر کسیکہ ہمارست این امور کردہ مجانست با حقوق شناسان از امرا و عظام بلکہ
جمیع مصاحبان کرام و تعظیم ایشان را فرمان بادشاہی و تخت بادشاہی را دیدہ پوشیدہ نخواہد ماند چون
تعظیم شعائر منعم بکمال میرسد باعث تعظیم ہر چیزیکہ منسوب بمحبوب مرغوب او باشد میگردد انتہی اور مولوی

اسمٰعیل تو اولیاء کرام کی محبت کو علامت تقویٰ اور داخل تعمیل آیہ ومن یعظم شعائر اللہ فرماتے ہیں بھلا حضرت
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت و تعظیم و فرحت وجود باجود کیونکہ تعمیل آیہ ومن یعظم شعائر اللہ نہو گی
عبارت انکی صراط مستقیم صفحہ ۴۳ میں ہے اگر نیک تامل کنی دریابی کہ محبت امثال این کرام خود شعار
ایمان محبت و علامت تقوی اوست ذلک ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب انتہی۔ کلامہ اس
کلام کے نقل کرنے سے ہمکو یہ بھی مدنظر ہے کہ جو بعض مغالطہ دینے والے ناواقفوں کو شک میں ڈالتے ہیں کہ یہ آیہ تو
فلاں موقع میں نازل ہوئی ہے پھر استدلال کیا تو یہ مغالطہ سخت بیجا ہے کیونکہ علماء اصول و فقہ کے نزدیک
عموم الفاظ پر حکم دیا جاتا ہے خصوص اسباب نزول وغیرہ پر منحصر نہیں رہتا اسی بنا پر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
نے عموم الفاظ شعائر اللہ میں تعظیم اولیاء کرام داخل کیا۔ پس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت
بدرجۂ اولیٰ اسمیں داخل ہے۔ **اب** اگر کوئی یہ وسواس پھیلائے کہ یہ قیام محدث ہے تو ہم کہیں گے کہ
محدث ہونا کچھ موجب نقص نہیں اور نہ ہمکو ذرہ بھر مضر ہے کئی وجہ سے **وجہ اوّل** یہ کہ جو امر جدید
کسی دلیل شرعی کے تحت میں داخل ہو اُسکو علماء بدعت حسنہ اور سنت حکمیہ کہتے ہیں بدعت اسواسطے
کہ بخصوصہ ظہور اسکا بدعت میں ہوا اور حسنہ اور سنت اسلئے کہ وہ عموم مندوبات شرعی میں داخل ہے اور
یہ قیام مروج ایسا ہی ہے تشریح اسکی یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعظیم نصوص قرآنی سے ثابت ہے
وتعزروہ وتوقروہ وصلوا علیہ وسلموا۔ ومن یعظم شعائر اللہ ان آیات و نیز دیگر مقامات سے تعظیم رسول کریم
صلعم کا ایک مفہوم کلی ثابت ہوا تو اُسکے افراد کا ثبوت ہوگیا فرق اسقدر رہا کہ بعض افراد تعظیمی وہ ہیں
جو عین قرون ثلثہ میں ظاہر ہوئے اور بعض وہ ہیں جو بعد میں ظاہر ہوئے سو اس صورت میں تغیر و تبدل
اصل ماہیت میں نہیں کیونکہ نوع مقتضای طبعی اپنے افراد میں نہیں بدلتا بناء علیہ وہی تعظیم کی غرض و غایت
کا حکم جو افراد موجودہ قرون ثلثہ میں تھا افراد محدثہ مابعد میں بھی باقی رہا اور افراد محدثہ میں جو تغایر
اور تخالف ہے وہ ہیئت و تشخیص کا اختلاف ہے سو یہ کچھ مضر نہیں حضرت شاہ ولی اللہ رسالہ انتباہ میں
لکھتے ہیں باید دانست کہ یکے از نعم خدا تعالیٰ بر امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات آنست کہ تا
امروز سلسلہ ایشاں تا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم صحیح و ثابت است داگرچہ اوائل امت را با اواخر امت در
بعض امور اختلاف بودہ است پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشاں در زمن اول بصحبت و تعلیم و تادب بآداب تہذیب نفس
بودہ نہ بخرقہ و بیعت و در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازاں رسم بیعت پیدا گشت

بود ارتباط سلسلہ ہمہ ایں امر متحقق است و اختلاف صور ارتباط ضرر نمیکند الی ان قال و علماء کرام ارتباط ایشاں
در زمن اول باستماع احادیث و حفظ آں در وعاء قلب بود و بعد ازاں تصنیف کتب و قرأت و مناولہ
و اجازت آں پیدا شد و ارتباط سلسلہ ہمہ نوع ایں امور صحیح است و اختلاف صور را اثرے نیست
انتہی اور یہی مضمون صاحب نہایہ کی عبارت کا ہی کوئی سمجھے یا نہ سمجھے وہ بیان بدعت میں لکھتے ہیں
وما کان واقعا تحت عموم ما ندب اللہ الیہ و حض او رسولہ فہو فی حیز المدح وما لم یکن لہ مثال موجود
کنوع الجود و السخا و فعل المعروف فہو من الافعال المحمودۃ ولا یجوز ان یکون ذلک فی خلاف ما ورد
الشرع بہ لان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قد جعل لہ فی ذلک ثوابا فقال من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و
اجر من عمل بہا انتہی ہم کہتے ہیں یہ قیام تعظیمی عموم مفہوم کلی تعظیم ثابت بالقرآن میں داخل ہی تو محمود اور
فعل معروف ہوا اور کسی فعل معروف کا وجود بخصوصہ و تشخصہ اگر صدر اول میں نہوا ور حال یہ کہ
وہ فعل عموم حکم شرعی میں داخل ہی تو وہ خلاف ما ورد بہ الشرع میں داخل نہیں ہو سکتا جیسا کہ صاحب
نہایہ نے تصریح کی ہی **دوسری وجہ** یہ کہ اس قیام میں ایک عظمت نکلتی ہی اور ادب پیدا ہوتا ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا اور ایجاد کرنا ایسی چیز کا مستحب ہے حدیث شریف میں اسکی ترغیب واقع ہوئی ہی من
سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بہا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بہا ولا ینقص من اجورہم شئی رواہ مسلم۔
امام نووی نے شرح مسلم میں اور ملا محمد طاہر نے مجمع البحار میں ذیل حدیث مذکورہ میں لکھا ہی کہ نیک
طریقہ جاری کرنے میں خواہ اوسیکا خود ایجاد ہے اور پہلے نہ تھا یا تھا پھر اُسنے جاری کیا دونوں صورتوں میں
اُسکو ثواب ملیگا اور وہ طریقہ خواہ علم ہو خواہ عبادت خواہ ادب ہو عبارت یہ ہی۔ کان ذلک تعلیم
علم او عبادۃ او ادب پس ہم کہتے ہیں کہ یہ قیام طریقہ حسنہ ہی جاری کیا گیا واسطے ادب کے بناء علیہ یہ
موجب اجر و مستحسن ہوا **تیسری وجہ** یہ ہی کہ یہ قیام کسی امر شرعی کی مخالف نہیں اور ممنوع وہ امر
جدید ہوتا ہی کہ جو مخالف ہو اور مٹا دے کسی امر سنت کو قال الامام حجۃ الاسلام الغزالی انما المحذور
بدعۃ تراغم سنۃ مامورا بہا اور مانعین جو اپنی طرف سے عقائد باطلہ فاعلین عمل مولود کے ذمہ افترا کر کے
حکم ممنوعیت لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ قیام کو فرض اعتقاد کرتے ہیں اور نیز جانتے ہیں کہ
ولادت شریف آپکی اس محفل میں ہوئی معاذ اللہ اور نیز حضرت کو عالم الغیب بالذات جانتے ہیں
سو یہ تینوں باتیں غلط ہیں قیام کو ہم مستحسن جانتے ہیں اور ولادت باسعادت کو خود فاری ولد شریف

صاف بیان کر دیتا ہی کہ فلاں سال و ماہ و زمان و مکان میں ہوئی نہ اس محفل میں معاذ اللہ اور نبی کریم علیہ
الصلوۃ والتسلیم کو ہم عالم الغیب بالذات نہیں جانتے بلکہ یہ جانتے ہیں کہ آپکو جو علم ہوا اور ہوتا ہی وہ ملائکہ کی
خبر رسانی و اللہ تعالیٰ کی وحی و الہام و کشف و شہود کر دینے سے ہی پس جب انعقاد محفل و قیام میں کوئی
عقیدہ اور فعل مخالف اہل سنت نہو پھر امتناع کیسا **چوتھی** وجہ یہ کہ ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ
حسن حضرت ابن مسعود سے روایت ہی اور اسمیں لفظ مسلمون واقع ہی لفظ صحابہ و تابعین وغیرہ کا نہیں
والعبرۃ لعموم الالفاظ بنا برعلیہ جس امر کو کسی طبقہ کے اہل اسلام پسند کرینگے وہ عند اللہ بھی پسند ہوگا لیکن مطلق
سے مراد فرد کامل ہوتا ہی تو لفظ مسلمون سے جو مسلمان کامل ہیں وہ ہی مراد ہونگے اس تقریر سے ثابت ہوا
کہ عہد صحابہ میں اُن اصحاب کا پسند کیا ہوا پسند ہوگا جو درجہ علم و عمل میں کامل ہونگے ایسیطرح طبقہ تابعین اور
تبع تابعین اور مجتہدین میں اُنکا پسند کیا ہوا پسند اور مستحسن ہوگا جو اپنے ہمعصروں میں اعلی درجہ کی قوت نظری
و عملی رکھتے ہونگے ایسیطرح طبقات مجتہدین کے بعد عامہ مسلمین اُنکا پسند کیا ہوا مستحسن عند اللہ ہوگا کہ جو شخص ممتاز
ہونگے روایت اور درایت میں مثل علماء دین ربانی و مفتیان شرع متین حقانی سو یہ قیام ایسی چیز ہی کہ
جب سے احداث اسکا ہوا ہی بڑے بڑے علماء دین اسکو مستحسن فرماتے رہے ہیں پس اُنکے مقابل میں دوسرے آدمیونکا
قول جو قیام سے انکار کرتے ہیں مسموع نہوگا کیونکہ مطلق میں فرد کامل مراد ہوتا ہی اور علماء کاملین شرقاً و غرباً
قیام کا استحسان فرما چکے ہیں اب ہم اُنکی دو چار نقلیں درج کرتے ہیں محمد ابن علی دمشقی لکھتے ہیں جرت عادۃ
کثیر المحبین اذا سمعوا بذکر وضعہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یقوموا پھر انکے بعد صاحب تاریخ انسانیہ نے اس قیام کا ذکر
کیا اور محدث دمشقی مذکور کی عبارت کو کھولدیا اور لکھدیا کہ ہذا القیام بدعۃ حسنۃ پھر انکے بعد صاحب سیرۃ حلبیہ نے
بھی یہی لکھا اور ایسیطرح علامہ مدابغی نے اپنے مولد میں لکھا کہ جرت العادۃ بقیام الناس اذا انتھی المداح الی
ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی بدعۃ مستحسنۃ مستحبۃ اور لکھ چکے ہم اوپر کہ بدعت حسنہ کو سنت حکمیہ کہتے ہیں اور وہ موجب
ثواب ہوتی ہی تو یہ قیام بھی موجب حصول ثواب ہوا اور ایک موقع ہیں جو چند اشعار مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پڑھے گئے شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ تعظیماً کھڑے ہوگئے اور انکے ساتھ جمیع علماء اور کبرا جو حاضر تھے وہ بھی
کھڑے ہوگئے اور حال اس امام وقت کا علامہ زرقانی نے جلد اول شرح مواہب میں اسطرح لکھا ہی الشیخ
الامام العلامۃ ابو الحسن علی بن عبد الکافی الملقب بتقی الدین السبکی الفقیہ الحافظ المفسر الاصولی المتکلم النحوی اللغوی
الجدلی الخلافی النظار الشیخ الاسلام بقیۃ المجتہدین برع فی العلوم و انتہت الیہ الریاسۃ بمصر انتھی اور چونکہ بڑے

درجے کے شخص تھے اسلئے سیرت حلبی میں بھی انکی سند پکڑی ہے اور نام انکا اس تعظیم اور صفت سے لکھا ہے جو مرقوم ہوتا ہے وقد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الامۃ ومقتدی الائمۃ دیناً وورعاً الامام تقی الدین السبکی وتبعہ علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصرہ فقد حکی بعضہم ان الامام السبکی اجتمع عندہ جمع کثیر من علماء عصرہ فانشد منشد قول الصرصری فی مدحہ صلی اللہ علیہ وسلم

(السبکی و یکفی مثل ذلک فی الاقتداء انتہی ملخصاً واضح ہو کہ ولادت اس امام کی سنہ ۶۸۳ھ اور وفات سنہ ۷۵۶ھ میں ہوئی اور اپنے وقت میں مقتدی ایک عالم کے ہوئے اسیواسطے محدث حلبی و دیگر اکابر سلف رحمہم اللہ لکھتے ہیں کہ اقتدا امام سبکی کا کافی حجت ہے مستحسن ہونے قیام میں اور لکھا امام برزنجی نے مولد شریف میں وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ ورویۃ فطوبیٰ لمن کان تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ اور علماء عہد کے درۃ التاج شیخ عبداللہ سراج مفتی حنفی مکی نے قیام مروجہ میلاد کے لئے لکھا ہے توارثہ الائمۃ الاعلام واقرہ الائمۃ الحکام من غیر نکیر منکر ورد راد یعنی اس قیام پر ائمہ اعلام اور ائمہ حکام میں سے کسی نے رد و انکار نہیں کیا بلکہ سبھوں نے مقرر رکھا اور سبھوں میں جاری رہا پھر انکے بعد مفتی عبدالرحمن سراج مفتی مکہ نے لکھا وعلماء العرب والمصر والشام والروم والاندلس کلہم رأوہ حسناً فعلی حاکم الشرع تعزیر منکرہ۔ اسوقت راقم الحروف اسیقدر پر اکتفا کرتا ہے اور جس صاحب منصف حق طلب کو مولد شریف کی اور زیادہ تحقیق منظور ہو وہ میرے رسائل دافع الاوہام وانوار ساطعہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمادیں اور جو کچھ میرے دلائل پر براہین قاطعہ وغیرہ میں جرح وقدح کیا گیا ہے بار دوم جو انوار ساطعہ وغیرہ کو نظر ثانی کرکے چھپوایا ہے اُس میں اُنکے سب شکوک و اوہام کو بحول اللہ وقوتہ القویہ کھولدیا گیا ہے ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلے اللہ نبیک سید المرسلین وآلہ وصحابہ ومحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ حررہ عبدالسمیع غفراللہ لہ ولوالدیہ

تقریظ جناب مولانا قیم الدین احمد رضوی عظیم آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً والصلوۃ والسلام علی حبیبہ ورسولہ المخاطب بیا ایہا النبی انا ارسلناک شاہداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً وعلی آلہ واہل بیتہ الذین طہرہم اللہ تطہیراً واصحابہ الذین اتبعوا النبی الامی وفرحوا بمیلادہ الشریف فبشرہم رسول اللہ بالنجاۃ تبشیراً اما بعد بندہ بارگاہ حضرت صمد سید قیم الدین احمد رضوی حنفی قادری منعمی عظیم آبادی غفراللہ لہ ولوالدیہ عاشقان روئے احمدی و مشتاقان کوئے محمدی کو بشارت دیتا ہے کہ رسالہ الدر المنظم فی حکم عمل مولد النبی الاعظم جسکو حضرت مولانا البحر الطمطام والحبر القمقام الغائص فی بحار التوحید

القائم فی معالم التجرید والتفرید المهاجر الی الله ورسوله السالک مسالک اقوم طرق حبیبه وآله حضرت مولانا بالفضل اولینا الحاج الشاہ عبد الحق الاله آبادی ثم المکی ادام الله ظلہ علینا لا زالت شموس افاضته طالعة علی العلمین والمسترشدین بالحق نے تالیف کیا ہی ایسی کتاب لاجواب و مسائل حقہ سے مامور بلا ارتیاب ہی کہ جسکے دیکھنے سے منکرین کو بجز سکوت چارہ نہوگا محبین کا دل باغ باغ اور منکرین کا کلیجہ داغ داغ ہوگا الحق مولانا نے اسم بامسمی اپنی کتاب کو کیا ہی یعنی موتیونکو پرو یا ہی اللہ تعالی مولانا ممدوح کو مجھسے اور سب مسلمانوں کیجانب سے جزائے خیر دے اور ذات کو انکی مفیضا علی الحق قائم رکھے اور کیونکر خوشی میلاد شریف سے منکر ہو سکتا ہی جب اللہ تعالی نے لقد من الله علی المومنین کہکر ذات پاک نبی کریم کی ولادت سے مسلمانوں پر احسان جتایا ہی تو بمقتضائی ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ہملوگوں کو ہمیشہ اظہار احسان کرنا و ممنون ہونا چاہیئے و بفحوائے حدیث شریف کہ تکمیل و صحت کلمہ لا الہ الا اللہ بغیر قول محمد الرسول اللہ نہیں ہوتی و ظاہر تلفظ محمد رسول اللہ بغیر دریافت کمالات ذاتی و صفاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکار آمد نہیں و موقوف علیہ فرض فرض ہوتا ہی بیان حالات رسول اللہ صلعم فرض ہوا و بعد بیان الکملت لکم دینکم الخ کے اللہ تعالی نے کتاب کریم کو اپنے بیان میلاد پر حضرت رسول اللہ کے ختم کیا یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم پھر منکرین پر فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم فرماکر عتاب کیا۔ فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار

تقریظ جناب مولانا مولوی عبد الله صاحب دام فیضہ داماد حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

بسم الله الرحمن الرحیم ط الحمد لله علی ما رزقنا بمنه وفضله اخوة الایمان وربط بالاتحاد والالفة حسن نظام الایقان واوجب علینا حضور الجماعات الحسنة والجمع والاعیاد ومدح الاجتماع فی حلق الذکر واستحب الجمع لمحافل المیلاد وحرم علینا المناقشة فیما بیننا والجدال والتباغض وشنع المناقشة فینا والمراء والتحاسد وجعل اختلاف الامة رحمة للمسلمین واظہر رافته باباحة الرخص علی المومنین والصلوة علی من اختصه بالخلق العظیم وعلی آله الذین اہتدوا واہدیه المستقیم بعد حمد و صلوۃ کے المفتقر الی الباری عبد اللہ انصاری تمام برادران دینی کی خدمت میں عرض کرتا ہی کہ مدت سے اختلاف باہمی درباب مسئلہ میلاد سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوات والتحیات سنتا تھا اور طرفین کا تعصب یوماً فیوماً ترقی پذیر دیکھکر شاہد رہ دل سے دعا

کیا کرتا تھا کہ یا اللہ کوئی صاحب مقبول انام مرجع خاص و عام اس بارہ میں کوئی کتاب ایسی تحریر فرمائیں کہ جس سے
فریقین اپنے تعصب بیجا سے خبردار ہو کر باز آئیں اور حق پرست اور منصف مزاج اور طالبان ہدایت
طریق مستوی پر لگ جائیں سو ان دنوں فقیر نے کتاب درالمنظم فی بیان حکم عمل مولد النبی الاعظم دیکھی جسکے
مصنف مخدومنا و مولانا شاہ **عبدالحق** محدث مہاجر عین الحق اس کتاب کے ہر مسئلہ کو بدلائل کتاب
و سنت و اجماع امت مدلل پایا اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف و فاروق اور کتاب کو قول فیصل
و صراط مستقیم کہا جاوے تو بجا ہے اور کیوں نہو مصنف دام ظلہ العالی کہ مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا میں علما
و فہما و ورعا مثل آفتاب مشہور ہیں ادنی دلیل انکے دلائل مقبولیت سے یہ ہے کہ وہ حرم محترم میں شیخ
الدلائل ہیں فقیر کو انکے توصیف کی کچھ ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمام مضامین اس کتاب کے انکے فضل و
کمال پر براہین قاطعہ ہیں اور صحت عبارات کی خود بخود انوار ساطعہ ہیں ہاں اسقدر گذارش ضرور ہے کہ
جو کچھ مصنف مد ظلہ نے درباب جواز میلاد فخر عباد تحریر فرمایا ہے وہی مسلک قولا و فعلا ہندوستان کے مشاہیر
علماء کا سلف سے لیکر خلف تک رہا ہے چنانچہ جناب مولانا شاہ عبدالحق محدث و حضرت مولانا شاہ ولی اللہ
محدث و مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی و مولانا مولوی احمد علی محدث و مولانا مولوی مفتی عنایت
احمد و مولانا عبدالحی رحمہم اللہ تعالی و استاذنا مولوی محمد لطف اللہ و مولانا مولوی ارشاد حسین و مولانا الحافظ
الحاج محمد ملا نواب سلمہم اللہ تعالی کا اسی پر عمل رہا اور ہے اور نیز زبدۃ الفضلاء و استاد العلماء مولانا مولوی
محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلی مدرسہ عربیہ دیوبند خاص دیوبند میں بارہا محافل میلاد میں شریک
ہوئے اور بحالت قیام قاری و سامعین قیام بھی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اسکی اصل جیسی کہ چاہیے نہیں مگر
جبکہ تمام مجلس ذکر ولادت کی تعظیم کو اٹھ کھڑی ہو ایسی حالت میں قیام نہ کرنا سوء ادبی سے خالی نہیں
چنانچہ مولانا مخدومنا کے اس قول کی اور فعل پر بہت سے شاگرد و رشید و باشندگان شہر شاہد ہیں سوا اسکے سلالہ
خاندان مصطفوی جامع الشریعۃ والطریقۃ حاجی سید محمد عابد مہتمم مدرسہ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے
اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف بطریق وعظ کرایا اور شیرینی بھی تقسیم فرمائی اور نیز کہف الفضلاء مولانا
مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور کی زبانی کرۃ مرۃ سنا گیا ہے کہ ذکر ولادت سعادت
موجب خیر و برکت ہے اور خاص مولانا بھی بعض جگہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے چنانچہ پیر جی واجد علی
صاحب دیوبندی جو مولانا کے مرید اور مولود خواں ہیں اس امر کے شاہد ہیں پس یہ جو بعض اشخاص

بلاتحقیق اہالیان مدرسہ دیوبند کو اپنی تحریرات میں مانعین ذکر ولادت باسعادت سے ٹھہراتے ہیں سراسر
بیجا ہے اور اتہام عظیم ہے جسکو کچھ بھی عقل ہوگی وہ سمجھ لیگا کہ اہل مدرسہ میرے مدرس اعلیٰ و مہتمم مدرسہ مدیر مدرسہ کے
اقوال وافعال کا اعتبار رہیگا یا ہر سفیہ کے ہفوات کا۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ؛

تقریظ جناب مولوی محمد جمیل الرحمن خانصاحب خلف الصدق مولوی عبد الرحیم خانصاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن بعث حبیبہ الی الخلق رحمۃ للعالمین والشکر لمن ارسل رسولہ الی الوری خاتما للنبیین
والصلوۃ علی من خوطب بخطاب الم نشرح لک صدرک۔ ثم بشر ببشارۃ ورفعنا لک ذکرک۔ وامر بذکرہ رحمۃ
عباد اللہ بقولہ واذکروا نعمۃ اللہ کیف لا فان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی تکریما۔ فیا ایہا الذین امنوا صلوا
علیہ وسلموا تسلیما وعلی جمیع الہ وصحبہ الذین فدوا اعمارھم وما ملکت ایمانہم فی مرضاۃ اللہ وحب رسولہ فطوبیٰ
لھم۔ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون۔ فیسر اللہ لی ولسائر المسلمین اتباعہم لانھم ھم المھتدون۔ و
وبعد فھذہ رسالۃ عجیبۃ غریبۃ بارعۃ ومقالۃ انیقۃ رشیقۃ فارعۃ۔ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء۔ تتلا
لاء فیہا آیات واحادیث کالیلۃ القمراء۔ یعجب حسن رزانۃ مضامینہا کل ناظر ماھر۔ ویغرب حصافۃ بیانہا
کل عالم باھر فی جواز صولد البشیر النذیر۔ رزق اللہ شفاعتہ کل صغیر وکبیر۔ تنشرح بہا صدور المحبین۔ و
تضیق بہا قلوب المنکرین۔ تمرح بہا نفوس اھل الحق والوداد۔ وتترح منہا عیون اھل الھواء والعناد
دلائلہا فالقۃ لاکباد الزائغین عن سبیل الرشاد وحججہا خارقۃ لاکتاد الرائغین الی طریق الفساد۔ ولیت شعری
ما الدلیل عندھم ھؤلاء الجاحدین۔ وما الحجۃ عند قوم المانعین۔ وھل لانکارھم من ھذا الفعل المحسن اصل
دایش لھم ثبوت بالنقل۔ لا واللہ بل ھم جاؤا بالسقر والبقر عن بنات آخر۔ ومحض الحقد والاثین۔ ومحض
البغض والمین۔ فما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا ولا یعرفون من السبت خمیسا۔ لعمری ان
عمل المولد النبی الکریم موجب لبغیۃ رب ورجاء النعیم۔ علی ان فیہ ارغام الشیطان۔ وازدیاد حب اللہ لاھل
الایمان۔ کیف لا وقد نطق بہا العالم الکبیر الفاضل الخبیر۔ والمحدث النبیل المولانا الحاج محمد عبد الحق
الہ آبادی۔ ابقاہ اللہ فی بسط الایادی۔ المہاجر بیت اللہ الحرام۔ والزائر روضۃ النبی الھمام۔ ظلہ درہم نفعا
حیث نالہا۔ ومرصعہا حیز اصفہا۔ لا ینزع فیضانہ عن کل عالم وعامی۔ ولا یحرم من ھدایتہ کل قاصی

وَادانی۔ فما اذکی ذہنہ الثقیف ۔ وما اشحذ فکرہ الحصیف ۔ بعلی نہ یخطر ببالی مرۃ بعد اخری ۔ وکرۃ بعد اولی۔ ان تحریر مثل ہذہ الرسالۃ کلام فخیم ۔ والی بیان ہذہ المسئلۃ للناس احتیاج عظیم ۔ الی ان جاء محظور بابی مخلعۃ من ظہر الغیب بخلعۃ الوجود ۔ ومکلاً باکلیل الطبع من توفیق الملک المعبود لینظر اہل الرشاد من المسلمین ۔ ان ہذا الفعل مقبول محبوب بین المومنین من قدیم الایام الی زماننا الذی قلب ظہر المجن فالحق ما راہ المومنون حسنا فہو عند اللہ حسن ۔ ولیعلم الذین ظلموا علی انفسہم بالانکار وتشمروا فیہ ذیل الاصرار ۔ ویتجاوزون فی ذلک سنتا ۔ ویحیدون عن طریق المستقیم شططا ۔ ویتنابزون اہل السنۃ بالقاب اہل البدعۃ والشرک والجحیم فسبحانک ہذا بہتان عظیم فعسی ان یکون لہم ہذہ الرسالۃ فصل الخطاب ۔ ان نظروا بعین الانصاف ۔ طالبا للصّواب لان المولف سلک فیہا مسالک المحققین ۔ واختار مذہب المدققین ۔ باعدا عن التفریط اخذ الطریقۃ السداد بالاحتیاط ۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ویضل من یشاء وہو الحکیم العلیم ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ عفا احقر عباد اللہ المنان عبدہ محمد جمیل الرحمن خان عفی عنہ مدرس اللسان العربیۃ فی مشن کالج دہلی

قصیدہ عرض حال پر ملال اشرف شکستہ بال بحضور پرنور حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم

الصّلوٰۃ اے پیشوائے انبیا
السّلام ای حضرت بدر الدجیٰ
الصّلوٰۃ اے سید خیر الوریٰ
السّلام اے مظہر ذات خدا
گر نبودے ذات پاکت را وجود
نیستی را ہستیت آمد فنا
تو نبی بودی و آدم آب و گل

السّلام اے مقتدای اولیا
الصّلوٰۃ اے سید نور الہدیٰ
السّلام اے شافع روز جزا
الصّلوٰۃ اے سرور دنیا و دیں
کن نگفتی خالق ارض و سما
اوّل آمد نور آخر شد ظہور
ہیچکس را نیست ہم تو ابتدا

الصّلوٰۃ اے حضرت شمس الضحیٰ
السّلام اے سرور ہر دو سرا
الصّلوٰۃ اے رحمۃ للعالمین
السّلام اے باعث تکوین ما
ہر چہ ہست از ہستی تو ہست شد
شد بناست ابتدا و انتہا
شہ اولاد آدم ذات تو

بے کے یسر شد کسے را این عطا
ذرہ نور یاب از حسن تو
والضحے تفسیر روے دل ربا
آنکہ وصف اوست قرآن مجید
سوختم در آتش ہجر شما
یا بخوان مارا حضور خویشتن
از چنیں محبوب محبوب خدا
سجدۂ خاکِ درِ دربارِ تو
جاں بخاک کوے تو سازم فدا
شوکت سلطاں نگیرد ہیچ کم
جام وصلت بخش از بہر خدا
بحر رحمت ایزدی من تشنہ کام
من کجا و وعدۂ وصلت کجا
یا الٰہی زندہ در محشر شود
منکرش را لعن گویم بر ملا
کور بہ چشمے نخواہد دید نیست
دل کہ بے درد ست بود بر بے بلا
زاد راہ آخرت موجود نیست
بے سر و سامانم و بید ست و پا
کار بد اخلاق بد گفتار بد
بار نیکی نا درو تخم خطا
دانہ دانہ منتشر گردم بخاک
بے سر و ساماں شدم مفلس گدا
فسحت عالم شب دیجور بود
بد رُخ پر نور یا شمس الضحے
ایکہ مداحت خدائی ذو الجلال
کیست در وصفش کند چون و چرا
پردہ افگن از رُخ پر نور خویش
مخلصی یا ہم زیں دار عنا
آرزو دارم نہ خاک کوے تو
عاشقانت را خوش از ظل ہما
آں کمند زلف مشکینت کجاست
ز التفات او سزے حال گدا
بعد مردن گر بدست آید وصال
در تب و تابم بصد رنج و عنا
تاب مہجوری ندارم ساعتے
تا چشم سرمہ بینم آں لقا
قطع بہ دستیکہ در دست تو نیست
کر بود گوشے کہ نشنید از شما
یا رسول اللہ منم بیچارۂ
ہر زمانم الرحیل آید ندا
نے بدستم زہد و نے حسن عمل
خبث و باطن را نہ حد و انتہا
ہر دم از عمر در شہوات بود
وائے بر حالم دریغا حسرتا
صرف کردم عمر در لہو و لعب
از تو روشن گشت یا بدر الدجیٰ
سورۂ واللیل وصفِ زلفِ تو
از ثنایت خامشی حد ثنا
یا نبی اللہ بحالم کن نظر
کز فراقت بر لب آمد جان ما
تاب تنہائی ندارم بعد ازیں
ہر دو چشم خویش سازم سرمہ سا
گر ہمایوں بخت من یاری کند
تا کند فرقم بسوے خاک پا
جان شیریں تلخ شد در ہجر تو
صد ہزاراں جاں بریں دن فدا
وعدۂ وصلت بروز محشر ست
تا بکے مانم دریں رنج و بلا
عشق حق در عشق تو دارد مقر
لنگ باد آں پا ز راہت نا شنا
در سکر سودات ز بادا قلم
بیکس و بے یار و یاور بے نوا
منزلم دور و درازہ پر خطر
از تہیدستی رسد کارم کجا
ہر چہ گردم نیست در دے جز بدی
ہر زمانم گنج گوہر بے بہا
خرمن عمرم بہ برق لہو سوخت
نیست در دستم بجز حرص و ہوا

خواب خرگوشم بگوشم پنبہ گرد
نیست جز ذات دگر ملجای ما
بار عصیاں گردنم دوتا نمود
نیستم مایوس ز امید نجا

ہیچ نشنیدم ز پند دلکشا
دشمنم بر حال زارم گریہ کرد
زیر گرانباری بہکند وشم نما
چشم دارم یار من یاری کند

نفس و شیطان دشمنانم در پے اند
دیدہ آید دوست چوں ساز دبا
گرچہ غرقاب گناہم دلے
از رحیم و من گرفتار بلا

از نہیب [illegible]سی چہ باشد خوف و بیم
تو محمد بادشہ اشرف گدا

تقریظ منظوم [illegible] تصنیف منشی محمود صاحب المتخلص بہ رونق

یہ تصنیف [illegible] اور دلنشیں ہے
کتاب ایسی ابتک تو دیکھی نہیں ہے
ہر کس بجز [illegible]ی یہ دُرفشانی
کہ ہر اک ورق دامن گوہریں ہے
عجب لکھی [illegible]اب مُدلل
مؤلف کو اسکے ہزار آفریں ہے
روایت تو یہ [illegible]ات صحیح
نہیں ایسی خوبی جو اسمیں نہیں ہے
بہ غور اسکو دیکھا تو اصل اسکی بیشک
حدیث شریف اور کتاب مبیں ہے
جو فعل بزرگاں ہے وہ مستند ہے
جو قول مشائخ ہے محکم متیں ہے
یہ وہ شاہد دلربا جلوہ گر ہے
فدا جسکی خوبی پہ ماہ مبیں ہے
ہر اک صفحہ اُسکا رُخ دلربا ہے
ہر اک سطر اک گیسوے عنبریں ہے
ہر اک دائرہ ہے اگر درج گوہر
تو ہر ایک نقطہ بھی دُر ثمیں ہے
جو دیکھے گا صل علی ہی کہے گا
کہ مملو بذکر شہ مرسلیں ہے
ہیں اس در منظم سے محروم منکر
کہ یہ درخور گوش اہل الیقیں ہے
لکھی ہیں وہ اسمیں دلائل کہ سو یہ
کہ منکر کو گنجائش اسمیں نہیں ہے
بہادہ ہی سمجھے گا ذکر نبی کو
جو سارا المصیر اور مبیں الیقیں ہے
نمانے اگر منکر اب بھی تو کیا ہے
ہمیشہ سے اُنکی تو عادت یہ نہیں ہے
معجزے بھی لایا بوجہل ایماں
علاج اس جہالت کا ممکن نہیں ہے
دعا مانگو اللہ سے یہ باتیں چھوڑ دو
کہ ذات اُسکی بس ارحم الراحمیں ہے

محبت نبی کی تو ہے اصل ایماں
جو یہ ہی نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے

[illegible] بالخیر